1

وَمَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

اور جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا (القرآن)

مِشکوٰۃ شریف (مترجم)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضلِ شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ
(مترجم: بخاری شریف، سُنن ابوداؤد شریف، سُنن ابن ماجہ)

فرید بک سٹال
۳۸۔ اُردو بازار لاہور

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565703 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء: ۸۰)
جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا
(کنز الایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد اوّل

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری
(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف، مؤطا امام مالک)

فرید بک سٹال- ۳۸ اردو بازار لاہور ۲

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

Copyright ©
All Rights reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں
یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب : مشکوٰۃ المصابیح (۳ جلد۔ مترجم)
تصنیف : امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تصحیح : مولانا محمد عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ
تصحیح : محمد عالم محمد مختار حق
تصحیح بار دوئم : قاری فیض الرسول، حافظ محمد شاہد اقبال
خوشنویس : محمد خلیل الرحمان
مطبع : گنج شکر پرنٹرز، لاہور
طبع باراول : جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ / فروری ۱۹۸۶ء
طبع باردوئم : جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ / فروری ۱۹۹۹ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

Farid Book Stall®
Phone No:092-42-7312173-7123435
Fax No.092-42-7224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور
فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵
فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹
ای میل: info@faridbookstall.com
ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اوّل

مضامین ابواب	صفحہ
عرضِ ناشرین	۳
عرضِ مترجم	۴
فہرست	×
خطبۂ کتاب	۱۲
۱۔ کتاب الایمان	۱۵
کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں	۲۷
وسوسہ کا بیان	۳۰
تقدیر پر ایمان کا بیان	۳۳
عذابِ قبر کا ثبوت	۴۴
کتاب وسنت پر یقین وعمل	۴۹
۲۔ کتاب العلم	۶۳
۳۔ کتاب الطّہارۃ	۷۷
جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں	۸۱
بیت الخلاء کے آداب	۸۶
مسواک کا بیان	۹۲
وضو کی سُنّتیں	۹۴
غسل کا بیان	۱۰۱
جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۱۰۴
پانی کے احکام	۱۰۸
نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان	۱۱۰
موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۱۴
تیمم کا بیان	۱۱۶
مسنون غسل کا بیان	۱۱۹
حیض کا بیان	۱۲۰
مستحاضہ کا بیان	۱۲۳
۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۱۲۵
اوقاتِ نماز کا بیان	۱۲۸
نماز میں جلدی کرنا	۱۳۱
نماز کے فضائل	۱۳۷
اذان کا بیان	۱۳۹
اذان اور جوابِ اذان کی فضیلت	۱۴۲
بقیہ دو فصلیں	۱۴۷
مساجد اور نماز کی جگہیں	۱۴۹
سَتر کا بیان	۱۶۲
سُترہ کا بیان	۱۶۵
نماز کی صفات کا بیان	۱۶۸

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مضامین الابواب	صفحہ
تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۱۷۵
نماز میں قرأت کا بیان	۱۷۸
رکوع کا بیان	۱۸۶
سجدہ کا بیان	۱۹۰
تشہد کا بیان	۱۹۳
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔	۱۹۶
دورانِ تشہد کی دعا کا بیان	۲۰۰
نماز کے بعد ذکر کرنا	۲۰۳
دورانِ نماز کونسے کام جائز نہیں ہیں اور کونسے جائز ہیں۔	۲۰۸
نماز میں بھول جانے کا بیان	۲۱۵
قرآنِ کریم میں (آیاتِ) سجدہ	۲۱۷
جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے	۲۲۰
نمازِ باجماعت اور اُس کی فضیلت	۲۲۴
صف سیدھی کرنے کا بیان	۲۳۰
نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ	۲۳۴
اِمامت کا بیان	۲۳۶
امام پر مقتدیوں کے حقوق	۲۳۹
مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مسبوق کا حکم	۲۴۰
جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے	۲۴۴
سُنتیں اور اُن کے فضائل	۲۴۷
رات کی نماز کا بیان	۲۵۲
جب رات کو اُٹھے تو کیا کہے؟	۲۵۸
راتوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب	۲۶۰
عمل میں میانہ روی ہو	۲۶۴
وتر کا بیان	۲۶۷
قنوت کا بیان	۲۷۲
ماہِ رمضان میں قیام	۲۷۴
نمازِ چاشت کا بیان	۲۷۸
نوافل کا بیان	۲۸۰
صلوٰۃ التسبیح	۲۸۲
سفر کی نماز کا بیان	۲۸۴
جمعہ کا بیان	۲۸۸
وجوبِ جمعہ کا بیان	۲۹۲
طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۹۴
خطبۂ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۹۸
نمازِ خوف کا بیان	۳۰۱
نمازِ عیدین کا بیان	۳۰۴
قربانی کا بیان	۳۰۹
عتیرہ کا بیان	۳۱۳
سورج گرہن کے وقت کی نماز	۳۱۴
سجدۂ شکر کا بیان	۳۱۸
نمازِ استسقاء کا بیان	۳۱۹
ہواؤں کا بیان	۳۲۲
۵۔ کتاب الجنائز	۳۲۵
بیمار پرسی اور مریض کا ثواب	〃
موت کی تمنا اور اُس کی یاد	۳۲۹
مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۳۴۳
میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۳۵۱
جنازے کے ساتھ جانا اور اُس پر نماز پڑھنا	۳۵۳
میت کو دفن کرنے کا بیان	۳۶۲
میت پر رونے کا بیان	۳۶۷
زیارتِ قبور کا بیان	۳۷۶

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مضامین ابواب	صفحہ
۶۔ کتاب الزکوٰۃ	۳۷۹
کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے	۳۸۵
صدقہ فطر کا بیان	۳۹۱
صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟	۳۹۳
سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟	۳۹۶
خرچ کرنے کا بیان اور کنجوسی کی برائی	۴۰۱
صدقہ کی فضیلت کا بیان	۴۰۹
بہترین صدقہ کا بیان	۴۱۸
خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے	۴۲۲
جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے	۴۲۴
۷۔ کتاب الصوم	۴۲۵
چاند دیکھنے کا بیان	۴۲۸
سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان	۴۳۱
روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟	۴۳۴
مسافر کے روزے کا بیان	۴۳۸
روزے کی قضا کا بیان	۴۴۰
نفلی روزوں کا بیان	۴۴۱
روزے کے دیگر متعلقات	۴۴۸
شبِ قدر کا بیان	۴۵۰
اعتکاف کا بیان	۴۵۳
۸۔ کتاب فضائل القرآن	۴۵۵
تلاوت کے آداب کا بیان	۴۷۳

مضامین ابواب	صفحہ
اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۴۷۸
۹۔ کتاب الدعوات	۴۸۴
ذکرِ الٰہی اور تقربِ خداوندی	۴۹۰
۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالٰی	۴۹۸
تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل کے ثواب کا بیان	۵۰۱
توبہ و استغفار کا بیان	۵۰۸
رحمتِ الٰہیہ کی وسعت کا بیان	۵۱۸
صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں۔	۵۲۳
مخصوص اوقات کی دعائیں	۵۳۳
پناہ مانگنے کا بیان	۵۴۳
جامع دعاؤں کا بیان	۵۴۸
۱۱۔ کتاب المناسک	۵۵۴
احرام اور تلبیہ کا بیان	۵۶۰
حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۵۶۲
مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۵۶۹
وقوفِ عرفات کا بیان	۵۷۵
عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۵۷۸
کنکریاں مارنے کا بیان	۵۸۱
ہدی کا بیان	۵۸۲
سر منڈانے کا بیان	۵۸۶
قربانی	۵۸۷

MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ
دس ذی الحجہ کا خطبہ اور ایام تشریق	۵۸۸	حرم مکہ معظمہ کا بیان اللہ تعالےٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۶۰۰
رمی اور طوافِ وداع			
مُحرم کن کاموں سے بچے؟	۵۹۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۶۰۳
حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے	۵۹۶	جدول	۶۱۰
روکے جانے اور حج فوت ہونے کا بیان	۵۹۸	قطعۂ تاریخِ طباعت	۶۱۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عرضِ ناشرین

پروردگارِ عالم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ادارہ فرید بک سٹال کو اُس نے محض اپنے لطف و کرم سے خدمتِ دین کی طرف راغب کیا اور کتبِ احادیث کو اُردو ترجموں سے مزیّن کر کے شایانِ شان طریقے پر پیش کرنے کی سعادت سے نوازا۔ یہ ادارہ اپنی اس پانچ چھ سالہ زندگی میں نسائی شریف، بخاری شریف، سنن ابن ماجہ اور ترمذی شریف اُردو ترجمے کے ساتھ پیش کر چکا ہوں جبکہ مؤطا امام مالک، سنن ابوداؤد اور مسند امام اعظم کو اُردو ترجمہ و تحشیہ کے ساتھ پیش کیا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ ہم اشعۃ اللمعات کی پہلی دو۲ جلدوں کا اُردو ترجمہ قارئین تک پہنچا چکے ہیں جبکہ اس کی تیسری جلد اور ریاض الصالحین بھی اُردو ترجمے کے ساتھ منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے بعد آج ہم مشکوٰۃ شریف کا اُردو ترجمے کے ساتھ مقدس تحفہ لے کر اپنے قارئین کی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہم اپنے قدردانوں کو یہ خوش خبری سنانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلم شریف اور طحاوی شریف کے ترجمے بھی برق رفتاری سے ہو رہے ہیں اور قارئین کو انتظار کی زیادہ زحمت نہیں اٹھانا پڑے گی۔ اِنْ شآءَ اللہُ تعالیٰ۔

اس مشکوٰۃ شریف کے ترجمے کی سعادت قسّامِ ازل نے علامہ عبدالحکیم خاں، اختر شاہجہانپوری کی قسمت میں لکھی تھی جو اہلِ سنت کے مایۂ ناز اہلِ قلم ہیں اور احادیثِ مطہرہ کا ترجمہ کرنے میں موصوف کو وہ یدِطولیٰ حاصل ہے کہ اس میدان میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہمارے موجودہ علمائے اہلِ سنت پر جو تساہل کا الزام لگایا جاتا ہے تو اختر صاحب نے مردانہ وار اس میدان میں جانفشانی کر کے جیران کُن جانبازی کے ساتھ کم از کم اس گوشے کے دھبے کو مٹا دیا ہے۔ موصوف اس سے پہلے بخاری شریف، مؤطا امام مالک، سنن ابن ماجہ اور سنن ابوداؤد کا ترجمہ پیش کر چکے۔ یہ ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ چکے ہیں اور بیرونِ ملک بھی انہیں پذیرائی اور شرفِ قبولیت حاصل ہو چکا ہے کیونکہ علامہ اختر شاہجہان پوری کا قلم اپنی صحت و روانی، شگفتہ بیانی اور خصوصاً حفظِ مراتب کے سلسلے میں ایک مثال بن چکا ہے۔

ہم قارئینِ کرام کے شکرگزار ہیں جو ہماری پیش کردہ حدیث کی کتابوں کو دیگر اداروں کی مطبوعات پر ترجیح دیتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ لے اُڑتے ہیں اور ہم سعیٔ بسیار سے کام لیتے ہوئے اپنے قارئین کی مانگ پوری کرتے آ رہے ہیں۔ اس موقع پر ہم اپنی پبلشر برادری کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو توقع سے بڑھ کر ہمارے ساتھ تعاون کرتے آ رہے ہیں۔ ہمیں اُمید واثق ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اِس تعاون اور حوصلہ افزائی میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا۔ اِنْ شآءَ اللہُ تعالیٰ۔

سیّد اعجاز احمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

عرضِ مترجم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ امّا بعد۔ جب سے اُردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرضِ وجود میں آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اِس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آرہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علومِ دینیہ کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ یہی شعبۂ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اُڑ جاتے ہیں جبکہ معیاری تصانیف شہرتِ عام اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصّہ بن جاتی ہیں۔ اِسی سرمایۂ ملّت کے لُٹ جانے پر شاعرِ مشرق یُوں نوحہ کناں ہوئے تھے ؎

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی!
اُنھیں دیکھیں جو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو یہ معلوم نہیں کہ دینِ متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل مجبور ہے کہ کلامِ الٰہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیثِ رسول کا سہارا لے۔ یُوں قرآنِ کریم متن اور سنّتِ رسول اُس کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اُردو زبان میں بھی کتاب و سُنّت پر ہونا چاہیئے تھا اور ہونا بھی شایانِ شان چاہیئے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہلِ حق نے اِس ضرورت کا کما حقہٗ احساس نہیں کیا اور نہ اِس خطرے کو محسوس کیا کہ برٹش گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجرِ اسلام میں اپنے زر خرید علماء کے ذریعے بڑے پُراسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگوا رہی ہے۔ اگر اِس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو قرآنِ مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیریں لکھ کر بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اِسی طرح کتبِ احادیث کے اُردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمین کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے پُرفتن دَور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے ؎

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا

قرآنِ مجید کے مفہوم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہنماؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہُوا کہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء کو کنز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظرِ عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال تک کوئی شایانِ شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اِتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے مُلک کے گوشے گوشے میں پہنچا دیئے ترجمانی کے پردے میں مقدس شجرِ اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلمیں لگائیں۔ جب اُنہوں نے میدان مار لیا تو آج علمائے اہلِ سنّت روتے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اُوپر ظلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دِلوں کو تڑپایا ہے۔ اِن مہربانوں سے کوئی پوچھے کہ آپ اکیلے کنز الایمان پر اکتفا کیوں کر بیٹھے تھے؟ گمراہوں نے قرآنِ مجید کے بیس پچیس اُردو ترجمے کیے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کر ڈالتے۔ متعدد تفسیریں لکھتے اور اُن کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ جب کچھ نہ کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے یا لمبی تان کر سو گئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیرانِ عظام کچھ آنکھیں کھولتے تو پیر خانوں میں نذرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ لیتے تو عوام الناس کی جیبوں پر نگاہیں جما کر لچھے دار تقریریں جھاڑنے کے لیے۔ بس اس کے سوا باقی سب خیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اِتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے عاجز بنا بیٹھے تو نتیجہ بھی اِسی صورتِ حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی:۔

ؔ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جُرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآنِ کریم کے یہ جملہ اُردو تراجم کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اُس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کہلانے والے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں اُنھوں نے باقی دین کا دلیا بنانے میں کونسی کسر باقی چھوڑی ہو گی۔ جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں اُنھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بدخواہ؟ اُن کے نام رہنماؤں کے خانے میں آتے ہیں یا پُراسرار رہزنوں کی فہرست میں؟ دریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ اِن میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اُسے ہر نظریے کے علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ اسلام کو دُور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے بہی خواہوں نے اِس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا اُن حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام اُن کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ دوستو!

ؔ ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لادوا
ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمۂ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کارفرما رہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دِل کھول کر اِن کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کتنے ہی علماء کو خرید کر اصلاح و تحقیق کے نام پر اُن سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اِسی ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے متعدد خانہ ساز اسلام اور معرضِ وجود میں آ گئے جنھوں نے اصلی اسلام کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ ہر گمراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بنانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہلِ حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جاتا۔ اِس سازش کے باعث صورتِ حال سے بے خبر عجیب چکّر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش گورنمنٹ کی اِس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اِس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خدا پر ایمان رکھنے والے،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اُمتی کہلانے والے، قرآنِ مجید کو اپنا ضابطۂ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قبلے کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہلِ حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو اُن کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو اُنہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہمیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ اِدھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اِس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے بہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوجھتا ہی نہیں۔ سوجھتا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا رُخ کفر دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا پھُسلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سوادِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا ؎

دِل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اِس پُراسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ہاتھوں کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے ہوئے تو ظاہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہوگا؟ بہر حال کسی طرح بھی سہی، لیکن اِس میدان میں بھی کام ہُوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اِس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولانی دکھائی۔ میرے خیال میں اِس کام کی اب تک دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو آئے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے پُرفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریبًا ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی ۱۲۹۰ھ کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں نجد سے لاکر ایک منحوس پودا لگایا گیا تھا جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا ڈھول بجانے کے لیے سرمایۂ ملّت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ تراجم کی ابتداء یُوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصًا صحاحِ ستّہ کا اُردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف فکرِ معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمۂ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اُردو میں

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرقے کو اپنی نشو و نما کے لیے کافی سہارا مِلا اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگی اور دوسری جانب اُردو زبان کا دامن کُتبِ احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وظیفے کے بارے میں یُوں تصریح فرمائی ہے:۔

"بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر حقیر سراپا تقصیر وحید الزماں عفا عنہ المنّان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعانِ شریعت مبین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۴ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا۔ جس وقت شہر پونا میں وارد ہُوا تو جناب اخی معظمی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دار الاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض مآب، قامعِ بدعت، محی سنت، نواب والاجاہ، امیر الملک سید محمد صدیق حسن خاں بہادر دام اقبالہ، ہمارے تمہارے قصدِ ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستّہ کی مفوّض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اِس خبر فرحت اثر کے سُنتے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔" [۱]

مولوی وحید الزماں خاں صاحب اگرچہ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملّتِ اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومولود فرقے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دِنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اِس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پانے کی پوری اُمید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علّامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الہام کی مُہر لگا کر یہاں تک لکھ گئے:۔

"کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستّہ کے تمام اہلِ ہند کی معمول یہی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانۂ مہدی علیہ السلام میں جو اب بلحاظ کیفیت اور حالتِ اعمال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر جھکا کر عالمِ خلوت میں تصورِ ذاتِ الٰہی میں مصروف تھا۔ دفعتاً الہام ہُوا کہ یہ ترجمہ صحاح ستّہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہلِ اسلام ہند کے واسطے ایک سندِ محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ اِن کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوعِ طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔" [۲]

؎ دیکھو تو دلفریبیٔ اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گُل کتر گئی

---

[۱] وحید الزماں خاں، علّامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷

[۲] وحید الزماں خاں، علّامہ: دیباچہ سنن ابو داؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اُردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہُوا بلکہ جس عالم سے ہو سکا اُس نے ایک آدھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اُردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنّۃ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنّت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود احمد رضوی مدظلہٗ ،فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لا رہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہار تھک کر چھوڑ بیٹھے۔ تفہیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہٗ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ چھ جلدیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ اشعۃ اللمعات کا مولانا سعید احمد نقشبندی مدظلہٗ آٹھ جلدوں میں اُردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہٗ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہُوا ہے اور ۱۹۸۰ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء) نے ذوالمرأت کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو رُوح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی، وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اُردو میں یہ کام بہت تھوڑا اور ناکافی ہے۔ معلوم یُوں ہوتا ہے کہ علمائے اہلسنّت نے اپنی ذمہ داری کو کماحقہٗ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیئے تھا اُس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہُوا۔ گویا یہ میدان بھی سرمایۂ ملّت کو بازیچۂ اطفال بنانے والے شعبدہ بازوں اور گمراہ گروں کے لیے خالی چھوڑا ہُوا تھا۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا!
کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں کو بھیڑیوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہُوا ہے۔ ملّتِ اسلامیہ کی کشتی تلاطم خیز طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہے۔ اِن حالات میں کشتیٔ ملّت کے اِن ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خوابِ خرگوش کے مزے لینا کہاں تک زیب دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبحِ قیامت کو داورِ محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ ملّتِ اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشنِ اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بہاروں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے حق وصداقت کے خلاف اُٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سدِّ سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نصوصِ دین کے کسی ظاہر یا پُراسرار منصوبے کو کامیاب نہ ہونے دیتے۔ یُوں اُمّتِ مرحومہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جُبّوں اور عماموں کی لاج رکھتے۔ خانقاہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حرف نہ آنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنّت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خبر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہلِ حق کی اِس بے کسی اور بے بسی پر خدائے ذوالمنن کو ترس آ گیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیڑیں جنھیں چاروں طرف سے بھیڑیئے گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیبِ پروردگار کی بھیڑیں ہیں۔ پروردگارِ عالم نے اہلسنّت وجماعت کی بھیڑوں میں ہی زندگی کی کچھ رُوح پھونک دی جس کے باعث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لہرسی دوڑ گئی ہے اور ہر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کام زیادہ تر وہی حضرات کر رہے ہیں جنھیں موجودہ علمائے اہلسنّت اپنی صف میں شامل کرنے سے عار محسوس کرتے ہیں بلکہ پوری ہمت سے اُنھیں بدنام کرتے اور اُن کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں۔ ہاں گمراہی جن جن راستوں سے جسدِ ملّت میں داخل ہو رہی ہے اُس کا جائزہ لے کر سدِّباب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تاحال خاموش اور خود فراموش ہیں۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنّت وجماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے کا کام شروع ہُوا۔ یوں کہ داتا کی نگری (لاہور) کے دو سیّد برادران اِس کام کا عزم بالجزم لے کر میدان میں یُوں کُود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جانے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے پندرھویں صدی کا پہلا سال انگڑائیاں لے کر پر تول رہا تھا۔ ترجمۂ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک سٹال والے سیّد اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سیّد حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اُردو ترجمے کروانے شروع کر دئے اور بفضلہٖ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اُردو ترجموں سے مزیّن ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادۂ عوام کی خاطر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں تیاری کے جملہ مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کام برابر جاری ہے۔ میرے جیسا بے کس، بے بس اور ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں اِن حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ خداوندِ کریم انھیں مزید ہمت واستقامت اور دینی ودنیاوی وسائل دے کر اِس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزاں فرمائے، آمین۔

خدائے ذوالمنن نے اِس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کج مج بیان کو اِس سعادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اُردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد مؤطا امام مالک اور سننِ ابوداؤد کو اُردو ترجمہ تحشیہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اُردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضرِ خدمت ہے۔ یہ میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتیٔ اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کی نگاہِ لطف وکرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدائے رحیم وکریم نے اپنے اِس عصیان شعار بندے کو اپنے محبوبِ اکرم، خلیفۂ اعظم، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال وافعال کی اُردو ترجمانی سے نوازا اور پیہم نوازتا ہی جا رہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

لُطف وکرم ہے یہ مرے ربِّ کریم کا
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۷۶ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ عصر اِس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں۔ قدم اُٹھ نہیں رہے بلکہ اُٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق ومالک

کا نرالا کرم ہے کہ جسمانی علالت ونقاہت کو راہوارِ قلم کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دستِ قدرت کے اُس شہکار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی ترجمانی کا ہے جن کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنکروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آجاتا تھا۔ جس خلاصۂ کائنات کے فیضان واعجاز کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنایا ہو تو :۔

ے
پھر کر گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دِل کو جو عقل دے خدا، تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیث مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسلّمہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جسارت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں اِن باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، بامحاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پل صراط یعنی حفظِ مراتب کو صاحبِ کنز الایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آزادی اور فتنہ پروری کے دور میں بڑی حد تک قحط ہے اور اکثر فخرِ زمین وآسمان بننے والے علامۂ دوراں بھی بڑی حد تک اِسے طاقِ نسیاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ کہا وہ کتبِ معتبرہ ومعتمدہ کی روشنی میں کہا ہے کیونکہ اُمّتِ محمدیہ کو اُن کی دین فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تا قیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کُتبِ احادیث کے متعدد اُردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ اُنھیں دیکھا تو آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انبیائے کرام کے وارث کہلانے والے بعض حضرات تو احادیثِ مطہرہ کے تقدس سے کھیلتے رہے ہیں۔ عظمتِ خداوندی اور ناموسِ مصطفوی کا پاس لحاظ اگر رکھا ہے تو صرف رسمی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح ناآشنا ہیں۔ صرف جُبّوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ وخم کی پذیرائی کے زعم میں جو چاہا کہہ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ :۔

ع
میر حرفِ آخری ہے اپنا فرمایا ہُوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنھوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی ردّ وبدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ حتیٰ کہ تھوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اِس کارگزاری کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بریں جب دیدۂ بینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علمائے دین جیسی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتب دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتانے والے اور اُنہیں راہِ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوفِ خدا اور خطرۂ روزِ جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردۂ منزل ہو جاتے ہیں تو غور فرمائیے ایسے حالات میں گروہِ علماء کی قدر وقیمت اُن کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورتِ حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتبِ احادیث کے تمام اُردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جو حاصل ہو سکے اُن سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی اُن حضرات کی بے حسی پر رونا آیا جو علمِ پیمبر کے وارث کہلاتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اور رُشد وہدایت کی مسندوں پر براجمان ہیں۔ یہ حضرات سرمایۂ ملّت کی نگہبانی کے صِلے ہیں کھا کما تو رہے ہیں لیکن حفاظت کونسے سرمائے کی کر رہے ہیں؟ خدائے ذوالمنن نے اُنہیں آنکھیں کیا دیکھنے کے لیے دی تھیں اور وہ دیکھ کدھر رہے ہیں؟ پروردگارِ عالم نے تو اُنہیں سرمایۂ ملّت کو دیکھنے والی آنکھیں دی تھیں اور اسی ذمہ داری کی مسند پر بٹھایا تھا لیکن جب ایک عرصہ سے کتاب وسنّت کے مفہوم ومعانی پر دِن دہاڑے ڈاکے پڑ رہے ہیں تو اُنھوں نے اِس جانب دیکھا کیوں نہیں؟ دیکھ کر بدخواہوں کے مقابلے پر کیوں نہیں آئے؟ کیوں سرمایۂ ملّت کی حفاظت نہیں کی؟ کیا اِن کی حفاظت پنڈت اور پادری آ کر کریں گے؟

رہِ منزل میں سب گُم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے
میرِ کارواں بھی ہے اُنھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایۂ ملّت کے صرف برائے نام ودام اور درحقیقت اپنے اپنے کاروباری دھندوں کے نگہبان ہیں ورنہ ضرور دیکھتے کہ اِس دولتِ دین ودنیا کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ اپنے جیتے جی کبھی بدخواہوں اور نا اہلوں کو من مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اِس مقدس امانت کو کبھی بازیچۂ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اِس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایۂ ملّت کے مقدس شجر میں کبھی من مانی قلمیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ اُن حضرات کی مقدس زندگیوں میں اِس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اِس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن وحدیث کے حقیقی مفہوم ومطالب کی پاسبانی کے لیے اُنہیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ دریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اِن بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہ ہمالیہ سے اُونچی علمی وروحانی بلندیاں کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ اُن کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم تو اُن کی بارگاہوں میں بصد ادب صرف یہ التماس کرتے ہیں:۔

اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی — یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اِس ناچیز کو اپنی نااہلی اور علمی بے مائگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے۔ گھر کے بھیدی کی طرح لنکا ڈھانے والا نفسِ امّارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہٰذا نہیں کہہ سکتا کہ اِس مقدس میدان میں بے علم طفلِ ناداں کتنی جگہ پر ٹھوکریں کھا بیٹھا ہو۔ دریں حالات اُن حضرات کا مجھ پر بہت احسان ہوگا جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرمائیں گے تاکہ شکریہ کے ساتھ پہلی فرصت میں اُن کی اصلاح کر دی جائے اور کُتبِ احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز قارئین بھی میرے ساتھ اُن غلطیوں کی مضرّت سے محفوظ ہو جائیں۔ اُمید ہے کہ اِس مرحلے پر اختلافِ مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اِس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اسے میرے لیے کفّارۂ سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے دراولیاء:۔ عبدالحکیم خاں اختر
مجددی، مظہری، شاہجہان پوری
لاہور

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ
مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الرَّحِیْم

خطبہ کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً تَكُوْنُ لِلنَّجَاةِ وَسِیْلَةً وَّلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ
كَفِیْلَةً وَّاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ بَعَثَهٗ وَ
طُرُقُ الْاِیْمَانِ قَدْ عَفَتْ اٰثَارُهَا وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا وَ وَهَنَتْ
اَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا فَشَیَّدَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ
مِنْ مَّعَالِمِهَا مَا عَفٰی وَشَفٰی مِنَ الْعَلِیْلِ فِیْ تَاْیِیْدِ كَلِمَةِ
التَّوْحِیْدِ مَنْ كَانَ عَلٰی شَفَا وَاَوْضَحَ سَبِیْلَ الْهِدَایَةِ لِمَنْ
اَرَادَ اَنْ یَّسْلُكَهَا وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ
یَّمْلِكَهَا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْیِهٖ لَا یَسْتَتِبُّ اِلَّا
بِالْاِقْتِفَآءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰهِ
لَا یَتِمُّ اِلَّا بِبَیَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَابِیْحِ الَّذِیْ
صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْیِی السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ الْحُسَیْنُ
بْنُ مَسْعُوْدِ الْفَرَّآءُ الْبَغَوِیُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ
صُنِّفَ فِیْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِیْثِ وَاَوَابِدِهَا وَلَمَّا
سَلَكَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِیْقَ الْاِخْتِصَارِ وَحَذَفَ الْاَسَانِیْدَ
تَكَلَّمَ فِیْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ
كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَیْسَ مَا فِیْهِ اَعْلَامٌ كَالْاَغْفَالِ فَاسْتَخَرْتُ
اللّٰهَ تَعَالٰی وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ فَاَوْدَعْتُ
كُلَّ حَدِیْثٍ مِّنْهُ فِیْ مَقَرِّهٖ كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ
وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ مِثْلُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ
الْبُخَارِیِّ وَاَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَیْرِیِّ وَ
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ الْاَصْبَحِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ
مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں
اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے
اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے
بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو
راہ حق کی ہدایت نہ دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں میں شہادت
دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
جو نجات کا وسیلہ اور ترقی درجات کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں
تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں
اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ
چکے تھے ان کی روشنی ماند پڑ گئی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور
اور منزل غیر متعین ہو گئی تھی ان نبی مکرم نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور
برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ توحید کی تائید سے بیمار
کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور راہ ہدایت کے متمنی
کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خزینوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے
ان کی نشاندہی کی حمد و صلوٰۃ کے بعد بیشک آپ کی سنت سے استفادہ
اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن
ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب محی السنۃ
قامع البدعۃ ابو محمد حسین بن مسعود فرآء بغوی نے تصنیف فرمایا تھا اللہ تعالیٰ
ان کے درجات کو بلند فرمائے، اس موضوع پر جامع کتاب تھی جس میں منتشر
اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن فاضل مصنف نے
اختصار کو مدنظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر
بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ سے آپ کا نقل کرنا
ہی کافی تھا اور بمنزلہ سند کے بھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا
جاتا۔ میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی (یعنی استخارہ کیا)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلِ الشَّيْبَانِيِّ وَأَبِي عِيسَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ حُسَيْنٍ الْبَيْهَقِيِّ وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيْلٌ مَّا هُوَ وَإِنِّي إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيْثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ وَسَرَدْتُّ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيْهَا وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا عَلَى فُصُوْلٍ ثَلٰثَةٍ أَوَّلُهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ وَثَانِيْهَا مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُّلْحَقَاتٍ مُّنَاسِبَةٍ مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَّ حَدِيْثًا فِي بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ أُسْقِطُهُ وَإِنْ وَجَدْتَّ آخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوْكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُوْمًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِيْ اهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِيْ فَاعْلَمْ أَنِّيْ بَعْدَ تَتَبُّعِيْ كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُوْلِ اعْتَمَدْتُّ عَلَى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافًا فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيْثِ وَلَعَلِّيْ مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَلِيْلًا مَّا تَجِدُ أَقُوْلُ مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِيْ كُتُبِ الْأُصُوْلِ أَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيْهَا فَإِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُوْرَ إِلَيَّ لِقِلَّةِ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ ہدایت کے اماموں ثقہ راویوں نے مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی۔ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابو بکر احمد بن حسین بیہقی۔ ابو الحسن رزین معاویہ عبدری وغیرہ سے مروی ہیں اور وہ قلیل ہیں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے گویا اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی ہے کیونکہ سند حدیث کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی کر دیا ہے میں نے کتابوں اور اسنادِ حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوشِ قدم کا اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک رہے ہوں دوسری فصل میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکورہ ائمہ میں سے کسی نے بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر مشتمل ہیں اور اس سے مناسب تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے مطابق ہیں اگرچہ وہ صحابی یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہوں۔ اگر کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے ترک کیا گیا ہے یا بقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب اہتمام کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل ثانی میں تو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الدِّرَايَةِ لَا إِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي
الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ إِذَا
وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَأَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ
وَلَمْ آلُ جُهْدًا فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ
وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُّ وَمَا
أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ أَوْ ضَعِيْفٍ أَوْ
غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ إِلَيْهِ
مِمَّا فِي الْأُصُوْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهُ فِي تَرْكِهِ إِلَّا فِي
مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَّ
ذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ أَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ
فَإِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَأَلْحِقْهُ بِهِ أَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَ
سَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ وَأَسْأَلُ
اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَ
تَيْسِيْرَ مَا أَقْصِدُهُ وَأَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

امام حمیدی کی جمع بین الصحیحین اور جامع الاصول اور طریقہ تخریج محدثین کے بعد شیخین کی صحیحین (بخاری و مسلم) کے متون پر اعتماد کیا ہے اگر متن حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد ہیں لیکن شاید میں اس اصل متن حدیث پر مطلع نہ ہو سکا جس کو جناب مصنف نے نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے یہ لکھا ہے کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف دیکھی ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے نہ کہ جناب شیخ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے) کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے تصور سے پناہ مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہٖ نقل کر دیا ہے فاضل مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں نے اشارہ نہیں کیا فلہذا میں نے اصول کے بیان کرنے میں شیخ کی پیروی کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے میں نے وہ جگہ خالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق۔ مدد۔ ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ بہترین وکیل ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچانے اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى
مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت صرف اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خاتون سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

كِتَابُ الْاِيْمَانِ

ایمان کا بیان

پہلی فصل

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهٗ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْأَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ الْاٰيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے اچانک ایک صاحب حاضر بارگاہ ہوئے جو عمدہ سفید لباس پہنے ہوئے تھے ان کے بال گہرے سیاہ تھے اور چہرے سے سفر کی تھکان ظاہر نہ ہوتی تھی لیکن حاضرین میں کوئی بھی اس شخص سے واقف نہ تھا وہ آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اس طرح بیٹھے کہ آپ کے گھٹنے سے اپنا گھٹنا ملا لیا اور سید عالم کے زانوؤں پر اپنا ہاتھ رکھا اور حضور علیہ السلام سے عرض کرنے لگے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کی بابت بتائیں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بشرط استطاعت خانہ کعبہ کا حج کرو یہ سن کر اس آنے والے مہمان نے کہا آپ نے درست فرمایا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں یہ سن کر ہمیں تعجب ہوا کہ سوال بھی کرتے ہیں اور جواب پر تصدیق بھی مہمان سائل نے دوسرا سوال کیا کہ آپ ایمان کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اللہ رب العالمین ملائکہ کتابوں رسولوں اور روز قیامت پر ایمان رکھو اور تقدیر کی اچھائی برائی پر بھی تمہارا ایمان ہو سائل نے کہا آپ نے درست فرمایا اس کے بعد ایک اور سوال کیا کہ آپ احسان کے بارے میں خبر دیں سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تم اس انداز سے عبادت گزار ہو گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو لیکن اگر یہ منزل حاصل نہ ہو تو عبادت کا یہ تصور ہو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد سائل نے کہا کہ قیامت کے بارے میں بھی بتائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے متعلق مسئول کا علم سائل سے زیادہ نہیں سائل نے عرض کیا کہ قیامت کی نشانیاں ہی بتادیں تو سرکار نے فرمایا پہلی نشانی یہ کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پیروں پھرنے والے ننگے بدن رہنے والے بکریوں کے چرواہے اور مفلس محلوں میں عیش کریں گے راوی حدیث حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سوالات کرکے وہ صاحب تو چلے گئے لیکن میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا تو سرور کون و مکان نے مجھ سے فرمایا عمر جانتے ہو وہ سوالات کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں سرکار نے فرمایا وہ جبریل امین تھے جو تمہیں دین (اسلام) کی تعلیم دلانے آئے تھے (روایت مسلم) یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ مروی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں کہ جب تم ننگے پیروں والوں برہنہ رہنے والوں گونگے بہرے کہ خطہ زمین کا حاکم دیکھو اور پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی اللہ کو قیامت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے آخر آیت تک (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے

([illegible])

۳/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کچھ حصوں میں منقسم ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور کمترین حصہ راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا ہے اور حیاء ایمان کی شاخوں میں سے ہے (متفق علیہ)

۴/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ۔

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یہ الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں) امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان

(مسلم یعنی مومن)

۵/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو والدین اولاد اور تمام عالم انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو (متفق علیہ)

۶/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی حلاوت اور چاشنی کو پالے گا (۱) جس کو ماسوی سے اللہ اور اس کا رسول محبوب ہوں (۲) جو دوسرے انسان کو اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب رکھے (۳) اور جو حالت کفر میں لوٹنے کو (جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حالت سے نکال لیا ہے) اتنا ہی برا جانے جتنا کہ آگ میں ڈالے جانے کو (متفق علیہ)

۷/۷ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔

حضرت عباس ابن عبدالمطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا مزا چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اسلام کے دین (کامل) ہونے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہو (صحیح مسلم)

۸/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سنے بغیر مرگیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور اس دین (شریعت اسلام) پر ایمان نہ لایا جس کو میں لایا ہوں تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا (روایت مسلم)

۹/۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِیْهِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ یَّطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے پہلا وہ اہل کتاب جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا دوسرا کسی انسان کا غلام جبکہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کما حقہ ادا کرتا ہے تیسرا وہ شخص جس کے پاس باندی تھی جس سے صحبت کرتا تھا پھر اس کو اچھے آداب سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کرکے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ لہذا ایسے اشخاص دوہرے ثواب کے مستحق ہیں (متفق علیہ)

۱۰/۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ یَذْکُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں (لڑائی لڑوں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ لہذا جب انہوں نے ایسا کر لیا تو انہوں نے (مجھ سے) اسلام کی وجہ اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر لیا اور حساب (بدلہ) ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الا بحق الاسلام یعنی الا بحق الاسلام کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۱۱/۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذبیحہ کھایا یہی شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضامن ہیں لہذا اس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عہد شکنی نہ کرو (بخاری)

۱۲/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَکْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّکٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس پر عمل کرکے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا فرض نمازوں کو ادا کر اور مقررہ زکوٰۃ کو ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ یہ سن کر اس دیہاتی نے کہا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ کمی یہ کہہ کر جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھ لے (متفق علیہ)

۱۳/۱۳ وَعَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴/۱۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُّخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ

بارے میں ایسی (حتمی) بات بتا دیں جس کے بعد مجھے کسی دوسرے سے سوال کی حاجت نہ ہو یا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان حال ژولیدہ بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گنگنا رہا تھا کہ آواز تو سنی جا رہی تھی لیکن ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آتا تھا وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھ گیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب و روز میں پانچ نمازیں ادا کرنا ہیں، سائل نے دریافت کیا ان کے علاوہ مجھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے رکھنا سائل نے کہا رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے رکھنے ہیں سرکار نے فرمایا نہیں مگر تو اپنی مرضی سے رکھے اس کے بعد سرکار نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ اور انفاق بھی کرنا ہے سرکار نے فرمایا اگر تو چاہے تو صدقہ کر یہ سن کر وہ واپس ہوا اور یہ کہتا جا رہا تھا خدا کی قسم نہ میں اس میں زیادتی کروں گا اور نہ کمی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ صادق القول ہے تو فلاح پائے گا۔

(متفق علیہ)

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کے وفد نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کونسی قوم (شک راوی) یا کونسا وفد ہے کہنے لگے کہ ہم قوم ربیعہ سے ہیں تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک کہ نہ انہیں رسوائی سے واسطہ ہوا اور نہ پشیمانی سے اس کے بعد سرکار وفد نے کہا یا رسول اللہ ہم اشہر حرم (حرمت والے مہینوں) کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضری کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مضر قبیلہ آباد ہے جو کافر ہیں اب آپ ہمیں ایسے امر محکم تعلیم فرما دیں تاکہ ہم اپنے پسماندگان کو جا کر سکھا دیں اور وہ ہمارے لیے جنت میں داخلہ کا سبب بن جائے پھر وفد کے لوگوں نے پینے کے برتنوں کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا اور مزید چار کاموں کے کرنے اور چار کو نہ کرنے کا حکم فرمایا (ا)، اللہ کی وحدانیت کے اقرار کا حکم فرما کر دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَكُمْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ۔

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں نماز کو قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا اور چار باتوں سے منع فرمایا سبز لاکھی برتن، کدو کے تونبے، چوبی برتن اور روغنی برتن کے استعمال سے۔

16/16 وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی آپ نے فرمایا میرے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو گے نہ چوری کرو گے اور نہ زنا کا ارتکاب نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے نہ ایسی بہتان طرازی کرو گے جس کو تم نے اپنے ہاتھ اور پیروں کے ساتھ متعلق کر رکھا ہے یعنی اپنی ذات کے ساتھ متعلق کیا ہے اور نہ نیک کاموں کے کرنے میں نافرمانی کا اظہار کرو گے پس جو اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے لیکن اگر کسی نے دنیا میں ایسے عمل کا ارتکاب کیا تو دنیا میں سزایاب ہوگا اور یہ سزا اس کے لیے عاقبت میں کفارہ ہوگی اور اگر کسی نے دنیا میں کوئی ایسا عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے ذمہ ہے وہ چاہے تو اس بندہ کو عذاب دے یا معاف فرمادے۔

17/17 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ جاتے ہوئے عورتوں کے پاس سے گذرے تو ان سے فرمایا اے گروہ خواتین نیکی کرو کیونکہ میں تم میں زیادہ تر کو جہنمی دیکھتا ہوں وہ عورتیں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت و ملامت زیادہ کرتی ہو اور شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو میں نے نہیں دیکھا کہ ایک ناقص عقل اور ناقص دین رکھنے والی کسی ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ ضائع کرے اس پر ان خواتین نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے دین اور عقل میں کمی اور نقصان کا سبب کیا ہے سرکار نے فرمایا کیا عورت کی شہادت مرد کی نصف شہادت کے برابر ہوتی ہے؟ کہنے لگیں بیشک تب سرکار نے فرمایا یہی ان کی عقل کا نقصان ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تو نماز ادا کر سکتی ہیں اور نہ روزہ رکھ سکتی ہیں (متفق علیہ)

18/18 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لَنْ يُّعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَاَنِيْ وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لیے مناسب نہ تھا اس نے مجھے برا بھلا کہا یا گالی دی اور یہ بات اس کے لیے درست نہ تھی اس کی تکذیب سے مراد یہ ہے کہ اس نے یہ کہا کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا جس طرح کہ اول میں میری تخلیق فرمائی تھی حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا اس کو دوبارہ زندہ کرنے سے زیادہ آسان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہَ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ وَّفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّايَ فَقَوْلُهٗ لِيْ وَلَدٌ وَّسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

19/19 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

20/20 وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

21/21 وَعَنْ مُّعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَّيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

22/22 وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَّدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ

نہیں ہے (یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے آسان ہے) اور ابن آدم کے گالی دینے سے مراد یہ ہے کہ اس نے مجھ پر بہتان باندھا کہ میں نے اپنے لیے بیٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں ایک اور بے پرواہ ہوں جو نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے اور نہ میرا کوئی ہمسر ہے۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ بندے کے گالی دینے سے اُس کا یہ کہنا مراد ہے کہ میرا کوئی بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی اور اولاد سے پاک ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے ایذا دیتے ہیں اور زمانہ کو برا بھلا کہتے ہیں حالانکہ زمانہ میں خود ہوں اقتدار و اختیار میرے دست قدرت میں ہے اور میں ہی شب و روز کو تبدیل کرتا ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر صبر کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین سے بڑھ کر نہیں کیونکہ بندے اس کے لیے بیٹا ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دراز گوش پر سواری کا شرف ملا اس وقت میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی رحمت دو عالم نے مجھ سے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کے کونسے حقوق اللہ تعالیٰ پر ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں تب سرکار نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق رب تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو شخص شرک کا ارتکاب نہ کرے اس کو مبتلائے عذاب نہ فرمائے میں عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں یہ خوشخبری دوسروں کو نہ پہنچا دوں سرکار نے فرمایا یہ بات دوسروں کو نہ بتانا کیونکہ وہ بھروسہ کر کے بیٹھیں گے (عمل ترک کر دیں گے) متفق علیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے سرکار نے فرمایا اے معاذ یہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ حاضر ہوں اور ہمہ تن گوش بھی (یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے) سرکار نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفٰے اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دیتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں کو سنا دوں تو سرکار نے فرمایا کہ لوگ ابھی سے اعتماد کر بیٹھیں گے لہٰذا جناب

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ اِذًا يَتَّكِلُوا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِي ذَرٍّ وَكَانَ اَبُو ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي ذَرٍّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِي قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَدِيثَانِ الْمَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي سَنَذْكُرُهُمَا

معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے مصروف خواب تھے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا جس بندے نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر مرا تو وہ داخل جنت ہوگا میں نے عرض کیا چاہے وہ چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو میں نے ان کلمات کا اعادہ کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جناب ابوذر کا معمول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو ضرور کہتے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں بلاشک جناب عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی بندی کے فرزند اور اللہ کی نشانی اور وہ روح جو اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب پھونکی گئی نیز جنت اور دوزخ کا وجود حق ہے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو جنت میں خواہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔ متفق علیہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک بڑھائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں رحمت دو عالم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اے عمرو کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کیا چاہتا ہو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت یہ سن کر سرکار نے فرمایا اے عمرو کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو دور کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

www.waseemziyai.com MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِیْ بَابِ الرِّیَآءِ وَالْکِبْرِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

روایت کردہ دو حدیثیں انا اغنی الشرکاء عن الشرک اور دوسری الکبریاء ردائی ان کو ریا اور کبر کے باب میں ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۲۶/۲۶ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ عَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ وَقَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ قَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَآئِدُ اَلْسِنَتِھِمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گذار ہوا۔ یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جہنم سے دور کر کے جنت میں داخل کر دے سرکار نے فرمایا کہ تم نے بڑی بات دریافت کی ہے البتہ جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کے لیے آسان ہو جاتی ہے وہ بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ کرو نماز کو قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے معاذ کیا میں تجھے بھلائی کے دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کروں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔ اور کسی شخص کا نصف شب کے وقت نماز پڑھنا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی تتجافی جنوبہم عن المضاجع سے یعملون تک اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں کسی کام کی ابتدا یا اس کے سرا اس کی بلندی اس کے ستون کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا بتایئے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کسی کام کا سر یا اصل اسلام ہے اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد سرکار نے مجھ سے پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ان اعمال کا دار و مدار کس پر ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ تو آپ نے میری زبان پکڑ کر فرمایا تو اس کو بند رکھ میں نے کہا یا نبی اللہ کیا ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر مواخذہ ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھے کھوئے لوگوں کو آگ میں منہ یا ناک کے بل ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی گرائیں گی (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۲۷/۲۷ — وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِیْمٍ وَّتَاْخِیْرٍ وَّفِیْہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لیے کسی کو محبوب رکھے یا برا جانے اللہ ہی کے لیے کچھ دے یا اللہ ہی کے لیے دینے سے ہاتھ روکے پس اس نے ایمان کو مکمل کر لیا روایت کیا ابو داؤد نے اور ترمذی نے حضرت معاذ بن انس سے تقدیم و تاخیر کلمات کے ساتھ نقل کیا ہے اور ان کی روایت میں ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

۲۸/۲۸ — وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کے لیے دوستی یا دشمنی رکھے۔ (روایت ابو داؤد)

۲۹/۲۹ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمَنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَزَادَ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ بِرِوَایَۃِ فَضَالَۃَ وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا وَ الذُّنُوْبَ۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے کہ جس سے انسانوں کے مال اور جانیں محفوظ رہیں (ترمذی و نسائی) لیکن بیہقی نے شعب الایمان میں فضالہ کی روایت سے یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور گناہوں سے کنارہ کشی کرلے۔

۳۰/۳۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔
(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم خطبہ دیتے لیکن جب بھی خطبہ دیتے تو یہ فرماتے جو امانت دار نہیں وہ کامل الایمان نہیں اور جو عہد کو پورا نہیں کرتا وہ پورا دیندار نہیں (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

تیسری فصل

۳۱/۳۱ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

۳۲/۳۲ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو موت آئی اور وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ داخل جنت ہوگا (مسلم)

۳۳/۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں ایسی ہیں جو دو چیزوں کو واجب کرتی ہیں ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دو واجب کرنے والی دو چیزیں کونسی ہیں سرکار نے فرمایا جو اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کرتے ہوئے مرا وہ دوزخ میں جائے گا اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا وہ جنت میں جائے گا (مسلم)

۳۴/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ اَظْھُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَیْنَا وَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوبکر وعمر بھی تھے سرکار وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور بہت دیر تک واپس نہ آئے ہمیں تشویش ہوئی کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں دشمن نے آپ کو اذیت نہ دی ہو لہٰذا تشویش کے عالم میں ہم اٹھ کھڑے ہوئے سب سے پہلے میں تلاش میں نکلا یہاں تک کہ تلاش کرتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتَیْتُ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِی النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِہٖ ھَلْ اَجِدُ لَہٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ فَاِذَا رَبِیْعٌ یَّدْخُلُ فِیْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَۃٍ وَّالرَّبِیْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا شَاْنُکَ قُلْتُ کُنْتَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَأْتَ عَلَیْنَا فَخَشِیْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَکُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَیْتُ ھٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ کَمَا یَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَھٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِیْ فَقَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاَعْطَانِیْ نَعْلَیْہِ فَقَالَ اذْھَبْ بِنَعْلَیَّ ھَاتَیْنِ فَمَنْ لَّقِیَکَ مِنْ وَّرَاءِ ھٰذَا الْحَائِطِ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُسْتَیْقِنًا بِھَا قَلْبُہٗ فَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَکَانَ اَوَّلَ مَنْ لَّقِیْتُ عُمَرُ فَقَالَ مَا ھَاتَانِ النَّعْلَانِ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ ھَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِیْ بِھِمَا مَنْ لَّقِیْتُ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُسْتَیْقِنًا بِھَا قَلْبُہٗ بَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیْ فَقَالَ ارْجِعْ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْھَشْتُ بِالْبُکَاءِ وَرَکِبَنِیْ عُمَرُ وَاِذَا ھُوَ عَلٰی اَثَرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قُلْتُ لَقِیْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ بَعَثْتَنِیْ بِہٖ فَضَرَبَ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ضَرْبَۃً خَرَرْتُ لِاِسْتِیْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عُمَرُ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ بَعَثْتَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ بِنَعْلَیْکَ مَنْ لَّقِیَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُسْتَیْقِنًا بِھَا قَلْبُہٗ بَشَّرَہٗ بِالْجَنَّۃِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یَّتَّکِلَ النَّاسُ عَلَیْھَا فَخَلِّھِمْ یَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَلِّھِمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۵/۳۵ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَھَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا

ہوا بنی نجار کے باغ تک آیا میں اس باغ کے گرد اگرد گھومتا رہا تاکہ اس کا دروازہ ملے تو اندر جا کر حضور علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے نکاس کی ایک بڑی نالی نظر آئی میں نے اس نالی کے نکاس کو ذرا وسیع کیا کہ میں آسانی سے اس کے ذریعہ اندر داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح لومڑی داخل ہوتی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا تم ابوہریرہ ہو میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یا رسول آپ ہمارے پاس رونق افروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور دیر تک واپسی نہ ہوئی تو ہم تشویش میں مبتلا ہو کر تلاش میں نکلے میں سب سے آگے آیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر اس باغ میں آیا ہوں بقیہ ساتھی عقب میں آرہے ہیں سرکار نے فرمایا اے ابوہریرہ یہ میری دونوں نعلین لے جاؤ اور اس باغ کی دیوار کے پار جو کوئی بھی تمہیں ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے گواہ ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو جو شخص مجھے سب سے پہلے ملے وہ جناب عمر تھے دریافت کرنے لگے اے ابوہریرہ یہ نعلین کیسی ہیں میں نے عرض کیا کہ سرکار کی نعلین مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا ہے کہ راستے میں مجھے جو شخص ملے اور وہ اللہ کی وحدانیت کا صدق دل سے اقرار کرتا ہو تو میں اس کو جنت کی بشارت دے دوں یہ سن کر جناب عمر نے میرے سینے پر دوہتڑ مارا اور میں پشت کے بل گر پڑا جناب عمر نے مجھ سے کہا کہ واپس جاؤ چنانچہ میں ہٹ کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر رونے لگا جناب عمر بھی میرا تعاقب کرتے ہوئے آئے اس وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابوہریرہ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ سنایا تو سرکار نے جناب عمر سے فرمایا اے عمر تمہیں کس بات نے اس عمل پر برانگیختہ کیا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے ابوہریرہ کو یہ حکم دیا تھا کہ میری نعلین لے کر جاؤ اور لوگوں کو یہ بشارت دو کہ جو صدق دل سے توحید الٰہی کا مقر ہوگا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت عمر نے عرض کیا سرکار ایسا نہ کریں مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ عمل کرنا چھوڑ کر مغفرت کے بھروسہ پر بیٹھ جائیں گے لہٰذا آپ انہیں عمل کرنے دیں سرکار نے فرمایا اچھا انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

اللہُ ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۶/۳۶ — وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَّا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللهِ مَا شَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَّسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَدْ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهٗ نَجَاةٌ ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۷/۳۷ — وَعَنِ الْمِقْدَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّ ذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِّنْ اَهْلِهَا اَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۸/۳۸ — وَعَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَّيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَّهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

۳۹/۳۹ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ

گواہی دینا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ (احمد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کتنے ہی صحابہ بہت زیادہ غمگین ہوئے اور یہ خدشہ ہوا انہیں بیدوسوسوں میں مبتلا نہ ہو جائیں حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میرا بھی یہی حال تھا ایک دن میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر آئے اور مجھے سلام کیا لیکن مجھے احساس نہ ہوا اور سلام کا جواب نہ دیا، اس کی شکایت حضرت عمر نے حضرت صدیق اکبر سے کی تو یہ دونوں میرے پاس آئے اور سلام کیا حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا اے عثمان کیا وجہ ہے کہ تم نے اپنے بھائی عمر کے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے جواب دیا ایسا تو نہیں ہوا حضرت عمر نے فرمایا بخدا ایسا ہی ہوا ہے حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اس کا احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ آئے اور سلام کیا اور میں نے جواب نہ دیا میری بات سن کر حضرت صدیق نے فرمایا عثمان صحیح کہہ رہے ہیں ان کو کسی چیز نے سلام کے جواب سے باز رکھا ہے میں نے (حضرت عثمان) کہا بیشک ایسا ہی ہے حضرت ابوبکر نے فرمایا وہ کیا بات ہے تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے نبی (علیہ السلام) کو قبل اس کے کہ ہم ان سے نجات کا ذریعہ معلوم کر لیتے وفات دے دی جناب ابوبکر نے فرمایا اے عثمان میں نے سرکار سے اس بارے میں دریافت کر لیا تھا یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور حضرت ابوبکر سے کہا اے ابوبکر میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ اس سوال کو معلوم کرنے کے زیادہ حقدار تھے ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے سرکار سے دریافت کیا تھا یا رسول اللہ اس کام سے نجات کا طریقہ کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس

صرف اس کلمہ کو قبول کر لیا جس کو میں نے اپنے چچا (ابو طالب) پر پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو رد کر دیا تھا، تو وہی اس کے لیے نجات ہے (روایت احمد)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا خطۂ زمین پر مٹی سے بنا ہوا کوئی گھر یا خیمہ باقی نہ رہے گا مگر رب تعالیٰ اسلام کو ان میں داخل فرمائے گا عزت دینے والے کی عزت افزائی کے ساتھ یا ذلیل کرنے والے کی رسوائی کے ساتھ یا تو اس کلمہ (اسلام) کی وجہ سے ان (بندوں) کو عزت دے گا یا وہ نافرمانی کی وجہ سے خوار اور زبوں حال ہو کر مطیع و فرمانبردار ہو جائیں گے۔ میں نے کہا:۔ یوں سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے گا (احمد)

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے یہ دریافت کیا گیا کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں لیکن ہر کنجی میں دندانے ہوتے ہیں لیکن اگر تم ایسی کنجی لائے ہو جس میں دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا ورنہ نہیں (ترجمۃ الباب۔ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے اسلام کو سنوارتا ہے تو ہر نیکی کے عمل پر دس گنے اجر سے سات سو گنے تک لکھا جاتا ہے اور ہر برائی صرف ایک ہی لکھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

يَعْمَلْهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰
۴۰ — وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْإِثْمُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۱
۴۱ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْإِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهٗ وَأُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۲
۴۲ — وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۳
۴۳ — وَعَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جاتی ہے یہاں تک کہ وہ (بندہ) اللہ سے ملاقات کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری نیکی تجھے مسرور کرے اور برائی غمگین کرے تب تو کامل الایمان ہے سائل نے دوسرا سوال کیا گناہ کیا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے۔ (احمد)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (ابتدا میں) اس دین پر کون تھا سرکار نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (جناب صدیق اور زید بن حارثہ) راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ افضل اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا میں نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت، میں نے دریافت کیا اسلام میں کون فرد بہتر ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق، میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی نماز بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا طویل قیام والی نماز (رات کے وقت میں) میں نے ایک اور بات یہ دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے آپ نے فرمایا اس عمل سے احتراز کر جس کو تیرا رب برا فرمائے میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا جہاد افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا گھوڑا مار دیا جائے اور سوار کا خون بہایا جائے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ (عبادت کے لیے) کونسی گھڑی افضل ہے آپ نے فرمایا درمیان شب کا آخری حصہ) (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو پانچوں نمازیں روزانہ پڑھی ہوں رمضان کے روزے رکھے ہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بشارت سنا دوں سرکار نے فرمایا چھوڑو اور انہیں اچھے عمل کرنے دو۔ (احمد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا کسی سے دوستی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے میں نے دریافت کیا اور اس کے بعد کیا ہے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تو دوسروں کے لیے اس چیز کا خواستگار ہو جس کو اپنے لیے چاہتا ہے اور دوسروں کے لیے اس چیز کو گوارا نہ کر جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے (احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

باب الکبائر وعلامات النفاق

کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں

پہلی فصل

۴۴/۱ — عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک فانزل اللہ تعالی تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الھا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ۔

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے انہوں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ کبیرہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے ایک اور سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کونسی چیز گناہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو ہمسایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے اور اللہ تعالیٰ نے ان امور کی تصدیق کتاب ہدایت میں فرمائی ہے (ترجمہ آیت) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس نفس (جان) کو قتل کرتے ہیں ح جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق سے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں آخر آیت تک (متفق علیہ)

۴۵/۲ — وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشھادۃ الزور بدل الیمین الغموس۔

(متفق علیہ)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا کسی (جان) کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) لیکن حضرت انس کی روایت میں جھوٹی قسم کی بجائے جھوٹی گواہی کے الفاظ مروی ہیں۔

(متفق علیہ)

۴۶/۳ — وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربو واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مہلک چیزوں سے بچو حاضرین نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا جادو گری کرنا اور اس شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کی وجہ سے سود کھانا یتیم کا مال ہضم کر جانا لڑائی کے دن پیٹھ دکھانا اور ایماندار بے خبر پاکدامن خواتین پر تہمت لگانا۔

(متفق علیہ)

۴۷/۴ — وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ وفی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زانی زنا نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح حالت ایمان میں چور چوری کا مرتکب نہیں ہوتا اور ایمان کی حالت میں شرابی شراب خواری کا ارتکاب نہیں کرتا اور لٹیرا نہیں لوٹتا اور لوگوں کی آنکھیں نہیں اٹھواتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو اسی طرح خیانت کرنے والا حالت ایمان میں خیانت کا جرم نہیں کرتا پس تم احتیاط کرو۔ احتیاط کرو (متفق علیہ) اور حضرت ابن عباس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا وَّلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ۔

کی روایت کے مطابق کوئی مومن کسی شخص کو حالت ایمان میں قتل نہیں کرتا عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے اعمال کے کرنے والے کا ایمان کس طرح سلب کیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑا پھر سیدھا کرکے فرمایا اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں کو مروڑا ابوعبداللہ بخاری نے فرمایا ایسا شخص مومن کامل نہیں ہوتا اور اس کا ایمان منور نہیں ہوتا۔ (بالفاظ بخاری)۔

۴۸ / ۵ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَّاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اور امام مسلم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویدار ہو نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے (اس کے بعد کے الفاظ مشترک ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

۴۹ / ۶ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوگی اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد یا وعدہ کرے تو عہد شکنی یا وعدہ خلافی کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

۵۰ / ۷ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو ریوڑوں یا گلوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۱ / ۸ — عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِّصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِّيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو اس شخص نے پہلے والے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (از الغرض) وہ نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے نو روشن نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو اللہ کا شریک ٹھہراؤ نہ زنا کا ارتکاب کرو نہ چوری کرو اور نہ اس جان کو قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ اور کسی کو قتل کرانے کے لیے بادشاہ

الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَّلَا تُوَلُّوا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ قَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَّقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ۔

کے پاس نہ لے جاؤ۔ نہ جادو کرو اور نہ سود کھاؤ نیک اور پارسا عورتوں پر الزام تراشی نہ کرو نہ لڑائی کے دن پیٹھ دکھا کر بھاگو۔ اے یہودیو! تمہارے لیے خصوصی حکم یہ ہے کہ تم ہفتہ کے دن حد سے آگے نہ بڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کر کے عرض کیا ہم شہادت دیتے ہیں بلاشک آپ اللہ کے نبی ہیں تب ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اس اقرار اور میری پیروی کے بعد تمہیں اسلام لانے میں کونسی چیز مزاحم ہے تب ان دونوں نے کہا[۴]

۵۲/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ایمان کی اصل ہیں رک جانا ایسے شخص سے جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا ہو نہ تو گناہ اس کے کفر کا سبب بنتے ہیں اور نہ تم اس کو کسی عمل کی وجہ سے اسلام کے دائرہ سے خارج کرو اور جہاد اس وقت سے جاری ہے جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اس امت کا آخری فرد دجال کو قتل کرے اور کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل اس (جہاد) کو باطل نہ کر سکے گا اور تقدیر پر ایمان رکھنا (ابوداؤد)

۵۳/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس کے سر پر سائبان کی طرح رہتا ہے اور جب وہ اس عمل سے فارغ ہوتا ہے تو واپس آجاتا ہے (ترمذی ابوداؤد)

[۴] حضرت داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ خداوندا ہمیشہ میری ذریت میں نبی پیدا فرما … اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو ہمیں خوف ہے کہ یہودی …

تیسری فصل

۵۴/۱۱ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سرکار نے نصیحت فرمائی کہ میں دس باتوں پر عمل کروں (۱) اگر مجھے جان سے مارے جانے یا جلائے جانے کا بھی خوف ہو جب بھی اللہ کی وحدانیت میں کسی کو شریک نہ کروں (۲) اگر والدین مجھے یہ حکم دیں کہ اہل وعیال کو چھوڑ دے جب بھی ان کی نافرمانی نہ کروں (۳) جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک نہ کروں کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز کو ترک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں نہیں رہتا (۴) شراب نوشی سے احتراز کروں کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے (۵) ارتکاب گناہ سے بچوں کیونکہ گناہ غضب الٰہی کا سبب بنتے ہیں (۶) اگر جنگ میں لوگ مر کٹ بھی رہے ہوں تو بھی جنگ سے نہ بھاگو (۷) اگر انہیں (وبا کی وجہ سے) اموات ہونے لگیں تو وہیں ٹھہرو اور وہاں سے نہ بھاگو (۸) اور استطاعت کے مطابق اہل وعیال کی کفالت کرو (۹) اور ان کی تربیت سے غافل نہ رہو (۱۰) اور ان کو خشیت الٰہی کی تعلیم دو۔ (احمد)

(ترمذی ابوداؤد نسائی)

۵۵/۱۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نفاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھا اب یا تو کفر ہے یا ایمان۔ (بخاری)

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

وسوسہ کا بیان

پہلی فصل

۵۶/۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلب میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر عمل کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

۵۷/۱۴ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے دلوں میں ایسے وسوسے آتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا نامناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعی تم پر گزرا ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک تب سرکار نے فرمایا کہ یہ ایمان (محکم) کی صحیح نشانی ہے (مسلم)

۵۸/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک ہوتا ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے پس جس شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ[۳] مانگے اور باز آجائے (متفق علیہ)

۵۹/۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ یہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسا خیال آئے تو چاہیے کہ وہ یہ کہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (متفق علیہ)

۶۰/۱۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصاحب (ہمزاد) فرشتوں اور جنوں میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے ارشاد فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی[۴] مجھے بھلائی کا حکم دیتا ہے (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

٦١ / ١٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں (خون کے ساتھ) سرایت کرجاتا ہے۔ (متفق علیہ)

٦٢ / ١٩ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں کوئی نو مولود ایسا نہیں مگر وقت ولادت شیطان اس کو چھوتا ہے اور اس چھونے کی وجہ سے وہ چیختا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے صاحبزادے کے۔ (متفق علیہ)

٦٣ / ٢٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولادت کے وقت بچے کا چیخنا شیطان کے ٹھونگا مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے (متفق علیہ)

٦٤ / ٢١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے روانہ کرتا ہے اس ذریت میں ابلیس کے قریب ترین اس کا وہ ادنیٰ فرد بھی ہو جاتا ہے جس نے بڑا فتنہ جگایا ہو جب وہ اپنی کارگزاری سناتا ہے کہیں نے ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تونے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے اس کے بعد جب دوسرا آتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کو کس حال میں چھوڑ کر آیا ہے تو یہ کہتا ہے کہیں نے شوہر اور بیوی کے درمیان تفریق کرائی ہے سرکار نے فرمایا کہ شیطان اس چیلے کو اپنے قریب کرلیتا ہے کہتا ہے کہ ہاں بس تو نے کام کیا اعمش کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ سرکار نے یہ بھی فرمایا کہ شیطان اسے چمٹا لیتا ہے (مسلم)

٦٥ / ٢٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جزیرہ عرب کے نمازیوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نمازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں آپس میں ورغلائے۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

٦٦ / ٢٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئلہ بن جاؤں اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے ہمکلام ہوں یہ سن کر سرکار نے ارشاد فرمایا تعریف ہے اس اللہ کی جس نے اپنے معاملے کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا (ابوداؤد)

۶۷
۲۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتہ کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس پر ان دونوں کا تصرف پایا جاتا ہے شیطان کا کام حق کی تکذیب کرانا یا برائی کی طرف توجہ دلانا ہے لیکن فرشتہ کا کام نیکی کی طرف متوجہ کرانا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے جو کوئی فرشتہ کی بات کو پائے تو سمجھے کہ یہ توفیق الٰہی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو پاتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) شیطان تمہیں فقر کی طرف بلاتا ہے اور برائی کا حکم کرتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

۶۸
۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آپس میں ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے کہ اس مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے اور جب وہ یہ کہنے لگیں تو انہیں یہ جواب دیا جائے کہ اللہ رب العالمین ایک اور تنہا ہے بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ وہ کسی سے پیدا کیا گیا نہ اس کا کوئی کفو ہے وہ تو تنہا ہے پھر وہ (بندہ) اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (ابوداؤد)
ہم انشاء اللہ عمرو بن احوص کی حدیث کو خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۶۹
۲۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا كَذَا مَا كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا (بخاری) لیکن امام مسلم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ رسول اللہ سے فرمائے گا کہ تمہاری امت کے افراد ہمیشہ یہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے یعنی حقائق اشیاء کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔

۷۰
۲۷ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلٰوتِيْ وَبَيْنَ قِرَاءَتِيْ يُلَبِّسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہوا اور مجھے شبہات میں مبتلا کرتا رہا سرکار نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تم اس کی مداخلت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارو میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

عَنِّيْ -　(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کردیا۔　(مسلم)

۷۱
۲۸
وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَھِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْبُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ اُمْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَّذْھَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ -
(رَوَاہُ مَالِكٌ)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اُن سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنی نماز میں وہم ہوتا ہے جو مجھے بہت ناگوار رہے میں نے اس کو بتایا کہ تم نماز پڑھتے رہو وہ وہم اور وسوسہ ہرگز ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ تم نماز ختم کرکے یہ کہو کہ میں نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے
(مالک)

بَابُ الْاِیْمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۷۲
۱
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ الْمَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ - (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پچاس ہزار سال قبل خلائق کی تقدیریں تحریر فرمادی تھیں اس وقت عرش الٰہی پانی پر تھا
(مسلم)

۷۳
۲
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزِ وَالْکَیْسِ -
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدر ہو چکی ہے حتیٰ کہ ناتوانی اور توانائی یا دانائی و حماقت
(مسلم)

۷۴
۳
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عِنْدَ رَبِّھِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَسْکَنَكَ فِیْ جَنَّتِہٖ ثُمَّ اَھْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِیْٓئَتِكَ اِلَی الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفٰكَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِیْھَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ وَّقَرَّبَكَ نَجِیًّا فَبِکَمْ وَجَدْتَّ اللّٰہَ کَتَبَ التَّوْرٰىةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰی بِاَرْبَعِیْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَھَلْ وَجَدْتَّ فِیْھَا وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰۤی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی - (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام اپنے رب تعالیٰ کے سامنے مصروف مذاکرہ ہوئے اور اس مذاکرہ میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب موسیٰ نے حضرت آدم سے کہا اے آدم آپ وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی روح پھونکی پھر فرشتوں کا مسجود بنایا اپنی جنت میں رکھا لیکن آپ کی لغزش کی وجہ سے بندوں کو زمین کی طرف اتار دیا جناب آدم نے اس کا جواب اس طرح دیا کہ اے موسیٰ آپ بھی وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے شرف سے مشرف فرمایا آپ کو الواح توریت ملیں جن میں ہر چیز کا بیان تھا اور سرگوشی کے لیے آپ کو تقرب عطا ہوا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالمین نے الواح توریت لکھیں موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا چالیس سال تب آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے دریافت کیا کہ آپ کو توریت میں یہ آیت ملی وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی جناب موسیٰ نے فرمایا

[illegible]

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۷۵ / ۴ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سچوں کے سچے ہیں نے یہ حدیث بیان کی کہ تمہاری پیدائش کا انداز یہ ہے کہ چالیس دن نطفہ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے پھر جما ہوا خون رہتا ہے پھر گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے پھر ایسے ہی اللہ تعالیٰ اس کی طرف چار باتوں کے لیے فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ نومولود کا عمل اس کی موت رزق اور بدبختی و نیک بختی کی بابت لکھتا ہے پھر اس مضغہ گوشت میں روح ڈالی جاتی ہے۔ اس ذات وحدہ لاشریک کی قسم تم میں کا کوئی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے اور اس پر وہ مکتوب غالب آتا ہے تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اسی طرح ایک بچہ بڑا ہو کر دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر اس نوشتہ کا غلبہ ہوتا ہے اور اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۷۶ / ۵ — وَعَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشک بندہ دوزخیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے اور جنتیوں کے جیسے کام کرتا ہے اور وہ درحقیقت دوزخیوں میں سے ہوتا ہے درحقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

۷۷ / ۶ — وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ دُعِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَنَازَۃِ صَبِیٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طُوْبٰی لِھٰذَا عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ لَمْ یَعْمَلِ السُّوْٓءَ وَلَمْ یُدْرِکْہُ فَقَالَ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلْجَنَّۃِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَآئِھِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَھْلًا خَلَقَھُمْ لَھَا وَھُمْ فِیْ اَصْلَابِ اٰبَآئِھِمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ میں بلایا گیا میں نے اس وقت عرض کیا کہ خوش قسمتی سے بچے جنت کی چڑیوں میں سے ہیں نہ برائی تک رسائی حاصل کی اور نہ برائی پر عمل کیا سرکار نے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ بات ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا بیشک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو بنایا اور جنت کو ان کے لیے بنایا اسی طرح دوزخ کے لیے کچھ لوگ بنے اور دوزخ ان کے لیے بنائی گئی حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (مسلم)

۷۸ / ۷ — وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَۃِ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں سرکار نے فرمایا عمل کرو کیونکہ جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے اور اگر وہ سعادتمندوں میں سے ہے تو نیک اعمال اس کے لیے آسان ہیں اور اگر وہ شقیوں میں سے ہے تو برائی اس پر آسان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اَلْاٰيَةَ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۹/۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَهِیْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ يَهْوٰی وَيَتَمَنّٰی وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ ۔

۸۰/۹ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِیَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰی فِيْهِمْ مِّنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِیَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰی فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۱/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَّاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْاِخْتِصَآءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۸۲/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ

ہو گی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) لیکن جس شخص نے دیا اور تقویٰ پرہیزگاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی (آخر آیت تک) (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جو اس کو لامحالہ پہنچے گا کیونکہ آنکھ کا زنا برائی سے دیکھنا اور زبان کا زنا بری بات کرنا ہے نفس شہوت دلاتا اور خواہش پیدا کرتا ہے لیکن شرمگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ مقدر ہے جو اس کو یقیناً ملے گا کیونکہ آنکھوں کا زنا دیکھنا اور کانوں کا زنا سننا اور زبان کا زنا بری بات کہنا ہے ہاتھ کا زنا برائی سے پکڑنا پیروں کا زنا برائی کے لیے چلنا دل میں شہوت اور آرزو ہوتی ہے لیکن شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائیں کہ بندے جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوشاں رہتے ہیں کیا وہ چیز ان کے لیے مقدر کر دی گئی ہے ازل سے لکھی جا چکی ہے وہ ان پر گذر چکی ہے یا مستقبل میں پیش آنے والی ہے جو ان کے نبی لے کر آئے اور (ان پر بندوں) حجت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الٰہی سے ہوتی ہے آیت میں ہے قسم ہے جان اور اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور دل میں برائی اور بھلائی کو ڈالا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جوان العمر ہوں اور اپنے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ نکاح کر لوں کیا میں خصی ہو سکتا ہوں ابوہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکوت ہی فرمایا لیکن جب میں نے چوتھی مرتبہ وہی بات کہی تو آپ نے فرمایا تم پر جو گزرنے والی ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اب تم خصی ہونے کا ارادہ کر دیا چھوڑ دو (تقدیر پر شاکر ہو جاؤ ہوگا وہی جو مقدر ہو چکا ہے) (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اے دلوں کو پھیرنے والے خالق و مالک ہمارے دلوں کو اپنی بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

۸۳/۱۲ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نومولود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیت یا نصرانیت و مجوسیت کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس طرح چارپایہ پورا بچہ جنتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس کرتے ہو اس کے بعد سرکار نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر کہ اس نے پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدیل نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

۸۴/۱۳ — وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کے شایان شان ہے وہ ترازو کو پست اور بلند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے حجابات نور جلال کے ہیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو جلا ڈالے۔ (مسلم)

۸۵/۱۴ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کا خرچ اور عطا ان کو خالی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا خرچ کیا ہے اور اس کے دست قدرت سے کچھ بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان (ترازو) ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت بھرا ہے ابن نمیر کہتے ہیں کہ اس کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کی کوئی

۸۶/۱۵ — وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۸۷/۱۶ — عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اكْتُبْ قَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

88/17 وَعَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ الْاٰيَةَ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهٗ بِهِ النَّارَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

89/18 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا وہ قلم ہے اس کو حکم ہوا کہ لکھ قلم نے پوچھا کیا لکھوں حکم ہوا کہ تقدیر کو لکھ لہٰذا اس نے ماضی میں جو ہوا اور جو مستقبل میں ہونے والا ہے سب کچھ لکھ دیا (ترمذی)

(امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔

مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا (ترجمہ) جب پکڑا تمہارے (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پروردگار نے بنی آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی ذریت کو آخر آیت تک حضرت عمر نے فرمایا میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا تھا بیشک اللہ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی اور ان کی پشت پر اپنا دست قدرت پھیرا تو اس سے اولاد برآمد ہوئی تو ان کے بارے میں فرمایا ان کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے دوسری مرتبہ جب دست قدرت پھیرا تو اس سے پھر اولاد نکلی تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ نے فرمایا یہ لوگ میں نے دوزخ کے لیے بنائے ہیں یہ جہنمیوں جیسے کام کریں گے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے تو سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنتی بناتا ہے تو اس سے جنتیوں جیسے کام کراتا ہے لہٰذا اس کا جنتیوں جیسے کام کرتے ہوئے خاتمہ ہوگا جس کے سبب اس کا داخلہ جنت میں ہوگا اور جب کسی بندہ کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرے گا اور اس کام پر اس کا خاتمہ ہوگا جس کے سبب وہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ کے دست اقدس میں دو کتابیں تھیں سرکار نے حاضرین سے دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ یہ دو کتابیں کیسی ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ناواقف ہیں لہٰذا آپ ہمیں بتا دیں فرمایا کہ یہ کتابیں اللہ رب العالمین کی طرف سے ہیں داہنے ہاتھ والی کتاب میں اہل جنت کے نام مع ولدیت وقبائل کی تفصیل کے ساتھ درج ہیں پھر آخر میں ان کی اجمالی تعداد درج کی گئی ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں پھر بائیں ہاتھ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس میں دوزخیوں کے نام ان کے آباء واجداد اور قبائل کے نام درج ہیں پھر ان کا اجمال بھی آخر میں موجود ہے جس میں قیامت تک اضافہ اور کمی ممکن نہیں یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب عمل کی کیا ضرورت جب سب کچھ لکھا جا چکا اور امر مقدر ہو گیا ہے سرکار نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ فَنَبَذَھُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

تم اپنے اعمال کو درست کر کے تقرب الٰہی حاصل کیونکہ جنتی کا خاتمہ نیک عمل پر ہی ہوتا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرتا ہے اور دوزخی کا خاتمہ بھی بداعمالی پر ہی ہوگا اگرچہ وہ اس درمیانی عرصہ میں کتنے ہی نیک کام کرتا رہا ہو اس کے بعد سرکار نے ان کتابوں کو پس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر احکام ختم فرما دیئے اب جنتی جنت اور دوزخی دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

۹۰/۱۹ — وَعَنْ اَبِیْ خُزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَءَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْھَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ابوخزامہ تابعی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ افسوں (تعویذ) جو ہم کراتے ہیں یا دواؤں سے علاج کرتے ہیں یا بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں، کیا یہ تقدیر کو بدل دیتی ہیں؟ فرمایا کہ یہ چیزیں بھی تقدیر کا حصہ ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۹۱/۲۰ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی اَحْمَرَّ وَجْھُہٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِیْ وَجْنَتَیْہِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِھٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِھٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْہِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر بحث کر رہے تھے اس پر آپ نے ناراضگی کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے غصہ کا عالم یہ تھا کہ چہرہ مبارک انار کے دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں سرخ انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے تھے آپ نے فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو کا حکم دیا گیا تھا کیا میری بعثت کا مقصد ایسے مسائل پر گفتگو ہے؟ تم سے پہلے لوگوں نے جب اس موضوع پر جھگڑا کیا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے میں قسمیہ کہتا ہوں یا تمہیں قسم دلاتا ہوں کہ اس سلسلہ میں آپس میں تکرار نہ کرنا (ترمذی)، اور اسی روایت کو ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے

۹۲/۲۱ — وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَۃٍ قَبَضَھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدَرِ الْاَرْضِ مِنْھُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَالسَّھْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا فرمایا جو تمام خطہائے زمین سے حاصل کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاکی ہیں اور ان میں سرخ سفید اور کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم خو بھی ہیں اور تند خو بھی ناپاک بھی ہیں اور پاک بھی۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۹۳/۲۲ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ خَلْقَہٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْھِمْ مِّنْ نُّوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا اور ان پر نور کی تجلی فرمائی جس کو یہ نورانیت مل گئی اس کو ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو اس نورانیت سے حصہ نہ ملا وہ گمراہ رہا سرکار نے فرمایا اسی لیے میں کہتا ہوں کہ علم الٰہی پر قلم خشک ہو چکا ہے (احمد و ترمذی)

۹۴/۲۳ — وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۵/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۹۶/۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۷/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

۹۸/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

۹۹/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

۱۰۰/۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم فرمادے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ ہم آپ پر اور جو آپ لائے اس پر ایمان لائے ہیں کیا اب بھی آپ ہماری وجہ سے خوف کھاتے ہیں سرکار نے فرمایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انھیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی سی ہے جو میدانی زمین پر پڑا ہوا ہے اور ہوائیں اس کو پلٹتی رہتی ہیں اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہیں۔

(روایت احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان چار باتوں پر ایمان نہ رکھے (۱) اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے (۲) اور میری رسالت کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے (۳) موت اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان رکھے (۴) اور تقدیر الٰہی پر ایمان رکھے (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں وہ گروہ مرجئہ اور قدریہ ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میری امت میں لوگوں کا زمین میں دھنسنا اور ان کی صورتوں کا مسخ ہونا ہوگا اور یہ ان لوگوں کو پیش آئے گا جو تقدیر کے منکر ہیں (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرقہ قدریہ کے لوگ اس امت کے مجوسیوں کی مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریوں کے ساتھ نہ تو اٹھو بیٹھو اور نہ انہیں اپنا حاکم بناؤ۔

(ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۰۱/۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ کی بھی ان پر لعنت ہے کیونکہ ہر نبی کی دعا مقبول ہے (وہ چھ شخص یہ ہیں) (۱) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا تاکہ اس کی عزت بڑھے جو بارگاہ الٰہی کا راندہ ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اس کو ذلیل کرے (۴) ان چیزوں کو حلال جاننے والا جنہیں اللہ نے حرام فرمایا ہے (۵) جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کو میری اولاد اور اہل قرابت سے [1]

۱۰۲/۳۱ وَعَنْ مَّطَرِ ابْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت مطر بن عکامس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی کی موت کسی دوسرے خطہ پر مقدر فرماتا ہے تو اس خطہ زمین کی طرف اس کی کوئی غرض وابستہ کر دیتا ہے (احمد و ترمذی)

۱۰۳/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ مِنْ اٰبَاۤئِهِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے آباء (والدین) کے تابع ہوں گے میں نے عرض کیا بغیر عمل کے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ عمل کرتے اور جب میں نے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ بھی اپنے آباء کے تابع ہیں میں نے عرض کیا بغیر عمل کیے؟ تو آپ نے

۱۰۴/۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو زندہ درگور کرنے والی اور زندہ درگور کیا جانے والا (بچہ) دونوں جہنمی ہیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵/۳۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاۤءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پانچ کاموں سے فارغ ہو چکا ہے ان کی موت سے ان کے عمل سے ان کے رہنے کی جگہ سے ان کے چلنے پھرنے کے مقام سے اور ان کے رزق سے (احمد)

۱۰۶/۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْئَلْ عَنْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے تقدیر کے بارے میں کچھ کہا اس سے قیامت میں باز پرس ہوگی اور جس نے کچھ نہ کہا اس سے سوال نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

۱۰۷/۳۶ وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ

ابن دیلمی سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

لَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ شَیْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِیْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّذْھِبَہٗ مِنْ قَلْبِیْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰہَ عَذَّبَ اَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَ اَھْلَ اَرْضِہٖ عَذَّبَھُمْ وَھُوَ غَیْرُ ظَالِمٍ لَّھُمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا قَبِلَہُ اللّٰہُ مِنْکَ حَتّٰی تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُخْطِئَکَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَکَ لَمْ یَکُنْ لِّیُصِیْبَکَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ حُذَیْفَۃَ ابْنَ الْیَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَیْتُ زَیْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۱۰۸/۳۷ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُقْرِءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِءْہُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَھْلِ الْقَدَرِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ۔

۱۰۹/۳۸ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِیْجَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّلَدَیْنِ مَاتَا لَھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا فِی النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاَی الْکَرَاھَۃَ فِیْ وَجْھِھَا قَالَ لَوْ رَاَیْتِ مَکَانَھُمَا لَاَبْغَضْتِہِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَلَدِیْ مِنْکَ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَھُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَھُمْ فِی النَّارِ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْھُمْ ذُرِّیَّتُھُمْ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۱۱۰/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَھْرَہٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَھْرِہٖ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں تقدیر کے بارے میں کچھ سوالات ہیں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان شبہات کو دور کردے تب جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یہ یقین کر لو کہ اللہ تعالیٰ اگر آسمان کے رہنے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرے تو یہ عمل ظلم نہ ہوگا اور اگر ان بندوں پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور برتر ہوگی اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں دے دو تو یہ عمل اس وقت تک قابل قبول نہ ہوگا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی ہے وہ خطا کرنے والی نہ تھی اور جس چیز نے تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملنے والی نہ تھی اگر مرتے وقت تمہارا یہ عقیدہ نہ ہوگا تو جہنم میں داخل ہوں گے یہ سن کر میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیئے جو جناب ابن ابی کعب نے دیئے تھے اس کے بعد میں جناب حذیفہ بن یمان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی دی جوابا

حضرت نافع تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے جناب ابن عمر نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا جواب، نہ کہنا بیشک میں نے سرکار دو عالم علیہ السلام سے سنا ہے کہ میری امت میں یا اس امت میں (شک راوی) زمین میں دھنسنا صورتوں کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے عذاب منکرین تقدیر کو ہوں گے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث ۔ ۔ ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو دور جاہلیت میں فوت ہوئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں حضرت علی فرماتے ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم ان کی جگہ دیکھ لو تو تم بھی انہیں برا سمجھنے لگو گی تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار سے تھی تو آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا مومن اور ان کی اولاد جنتی ہیں مشرکین اور ان کی اولاد جہنمی پھر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا (آخر آیت تک) (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَخَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ فَرَاٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ اَيْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوٗدُ فَقَالَ اَيْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰى عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَ خَطَأَ اٰدَمُ وَخَطَأَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱/۴۰ — وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۲/۴۱ — وَعَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِيْ وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۳/۴۲ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت پر اپنا دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور ودیعت فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے پیش کیا جناب آدم نے رب کریم سے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں؟ خالق و مالک نے فرمایا تمھاری اولاد ہے ان میں سے ایک شخص کی پیشانی کی چمک انھیں اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے دریافت کیا خداوندا یہ کون ہیں جواب ملا یہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوندا ان کی عمر کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوندا انہیں میری عمر میں سے چالیس اور دیدے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کے چالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے فرمایا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ تو جناب عزرائیل نے فرمایا کیا آپ نے اپنی عمر میں چالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیئے تھے تو جناب آدم نے انکار کر دیا اسی لیے ان کی ذریت میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم نے بھول کر گیہوں کھایا اسی طرح ان کی اولاد بھول جاتی ہے جناب آدم سے لغزش ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی غلطیاں ہوتی ہیں (ترمذی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو انکے داہنے کاندھے پر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت چیونٹیوں کی طرح نکلی جو صاف شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کاندھے پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور کوئلے کی طرح تھی۔ اس موقع پر رب تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ دائیں ہاتھ والی ذریت جنتی اور میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جہنمی ہے (احمد)

حضرت ابونضرہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام ابوعبداللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے تو انہیں روتا ہوا پایا جب انسے سوال کیا جناب رونے کا کیا سبب ہے، کیا آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مونچھوں کے بال لو یعنی انہیں کترا دو اور اس عمل پر مداومت کرو یہاں تک کہ آخرت میں مجھ سے ملاقات کرو ابوعبداللہ نے فرمایا کیوں نہیں ابوعبداللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں دست قدرت کی مٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور دوسری جماعت بائیں دست قدرت کی مٹھی میں لی اور داہنی مٹھی سے ایک جانب (جنت کیطرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوزخ کیطرف) اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ جنتی اور دوزخی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابوعبداللہ کہتے ہیں میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں کونسی مٹھی والوں میں سے ہوں (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

قَالَ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِيْ عَرَفَةَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۴/۴۳ وَعَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۱۵/۴۴ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ

جناب آدم کی پشت کی ذریت سے عہد و میثاق وادی نعمان یعنی میدان عرفات میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو برآمد کر کے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں رب نے فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے اسلاف نے کیا تھا اور ہم تو انکی اولاد تھے کیا اے رب تعالیٰ تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسمیں رب کریم فرماتا ہے (ترجمہ آیت) جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی ذریت کو نکالا راوی فرماتے ہیں ان سبکو جمع فرمایا اور انکو مختلف اقسام میں تقسیم کیا انکو صورت عطا کی نطق کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر انسے عہد و میثاق لیا اور انکی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا کیوں نہیں تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے والد جناب آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے اور نہیں جانتے تھے جان لو کہ میرے سوا نہ تو کوئی معبود ہے اور نہ کوئی رب لہٰذا میرے ساتھ کوئی شریک نہ ٹھہراؤ میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا جو میرا عہد و میثاق تمہیں یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم میں (ہدایت کیلئے) کتاب نازل کرونگا۔ تب ان سب نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو ہمارا رب اور ہمارا معبود ہے تیرے سوا نہ کوئی ہمارا رب ہے اور نہ کوئی تیرے سوا معبود ہے اسکے بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان میں غنی بھی تھے اور فقیر بھی خوبصورت بھی تھے اور بدصورت بھی تب آدم علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوند تو نے سبکو ایک جیسا کیوں نہ بنایا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے جناب آدم نے اس مجمع میں انبیاء کو دیکھا کہ وہ (اندھیرے میں) چراغوں کی مانند ہیں ان پر خاص قسم کی نورانیت چھائی ہے جسطرح عوام سے عہد لیا گیا اسطرح انبیاء سے بھی عہد لیا گیا جسکی جانب اس آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا ہمنے انبیاء سے عہد (آیت کے دوسرے حصہ) عیسیٰ ابن مریم تک جو کہ ان ارواح میں موجود تھے انہیں حضرت مریم کیطرف بھیجا گیا حضرت ابی بن کعب راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ روح حضرت مریم کے منہ کے راستہ جسم میں داخل ہوئی (احمد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَذَاکَرُ مَا یَکُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَّکَانِہٖ فَصَدِّقُوْہُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَیَّرَ عَنْ خُلُقِہٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ یَصِیْرُ اِلٰی مَا جُبِلَ عَلَیْہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنیوالے واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو سچ مان لو لیکن اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہوگئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ (احمد)

۱۱۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا یَزَالُ یُصِیْبُکَ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَّجَعٌ مِّنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ الَّتِیْ اَکَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِیْ شَیْءٌ مِّنْھَا اِلَّا وَھُوَ مَکْتُوْبٌ عَلَیَّ وَاٰدَمُ فِیْ طِیْنَتِہٖ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو زہر آلود بکری کا گوشت کھا لینے کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت مقدر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے مٹی خمیر ہو رہی تھی (احمد)

بَابُ اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا ثبوت

پہلی فصل

۱۱۷ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ یُقَالُ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو یہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں کیونکہ فرمان الٰہی یہ ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ایک اور روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت کریمہ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب مردہ سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

۱۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ فَیُقَالُ لَہٗ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بندہ کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو اس مردہ کو بٹھا کر اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تب اس سے فرشتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرٰهُمَا جَمِيْعًا وَّاَمَّا الْمُنَافِقُ وَ
الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ
لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ
وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيْحُ
صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ)

۱۱۹ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ
فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى
صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱ ۵ وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ
مَعَهٗ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ
خَمْسَةٌ فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ
رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِي الشِّرْكِ فَقَالَ اِنَّ
هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ
اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا نہ تو تونے جانا اور نہ پڑھا اسوقت اسکو لوہے کے کوڑے سے ضرب لگائی جاتی ہے جس سے اسکی چیخ نکلتی ہے لیکن یہ آواز جن وانسان کو سنائی نہیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ الفاظ بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح وشام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اسی کیطرف اٹھایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا تذکرہ کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار سے عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی نماز ایسی نہ دیکھی جس کے بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ بنی نجار کے باغ کے قریب تھے سرکار اس وقت خچر پہ سوار تھے جو انتہائی شوخی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار خچر سے گر جائیں وہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے انہوں نے کہا یہ حالت شرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت قبر میں آزمائی جائے گی اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس کو میں سنتا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوندا ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتے ہیں سرکار نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا اے اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا ظاہر و باطن فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ مانگی سرکار نے پھر ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ طلب کرو ہمنے اللہ سے ظاہر و باطن کے فتنو سے پھر پناہ مانگی تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ہم نے کہا ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۲/۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو دو فرشتے سیاہ رو نیلی آنکھوں والے قبر میں آتے ہیں انہیں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے اور وہ مردے سے حضور کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں انکو کیا کہا کرتا تھا اگر مردہ ایماندار ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (سرکار) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور کلمہ شہادت پڑھتا ہے تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دیگا پھر اس مردے کیلئے ستر ستر گز قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سو جا تو وہ کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سو جا جس کو گھر کا سب سے محبوب فرد ہی جگاتا ہے۔ پھر وہ سوتا ہے تو اس کو اس کے ٹھکانہ سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہوتا ہے تو وہ فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے آپکے (سرکار) بارے میں سنا وہی میں بھی کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا جواب یہی ہوگا اسکے بعد زمین سے کہا جاتا ہے تو قریب ہو جا تو زمین اسقدر سمٹتی ہے اور قبر اسقدر تنگ ہوتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں چلی جاتی ہیں اور وہ اسوقت تک اس عذاب میں مبتلا رہیگا جبتک کہ وہ قبر سے اٹھایا جائے۔ (ترمذی)

۱۲۳/۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا یُدْرِیْكَ فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ کِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰیَةَ قَالَ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور مردے کو بٹھاتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ شخصیت کون ہے جسکو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا مردہ کہتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں فرشتے کہتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ان پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا (اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو قول محکم پر ثابت رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک منادی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ
اَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ
فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا
الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا
اَدْرِیْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ
فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ
لَا اَدْرِیْ فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ
مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ
قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ
حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ مَعَهٗ
مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ لَّوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ تُرَابًا فَيَضْرِبُهٗ
بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ
فَيَصِيْرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۲۴/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى
حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِیْ
وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَّجٰى مِنْهُ فَمَا
بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ
قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ
مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

۱۲۵/۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا
لِاَخِيْكُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۱۲۶/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

آسمان سے ندا کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لیے جنت کا بستر
بچھاؤ اور جنتی لباس پہناؤ جنت کی طرف کے دروازے کھول دو جب دروازوں
کو کھولا جاتا ہے تو اسکے پاس جنتی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حدنگاہ اسکی قبر میں
وسعت کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسکی روح
جسم میں واپس کی جاتی ہے اور اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسکو بٹھا کر دریافت
کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا دوسرا
سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا تیسرا سوال
یہ ہوتا ہے وہ شخصیت کیسی ہے جسکو تمہاری جانب مبعوث کیا گیا تو حسب معمول
وہی جواب دیتا ہے افسوس میں نہیں جانتا اسوقت آسمان سے ایک منادی کہتا
ہے یہ جھوٹا ہے اسکو آگ کا لباس پہناؤ آگ کا بستر دو اور دوزخ کی جانب
کے دروازے کھول دو جس سے لو اور گرمی آتی ہے سرکار نے فرمایا اس پر قبر تنگ کر دی
جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں آپس میں مختلط ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک نابینا
اور بہرا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جسکے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے۔ اس گرز کو پہاڑ
پر مارا جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس مردہ کو مارتا ہے تو اسکی
آواز کو جن و انس کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں اس ضرب سے وہ مٹی
ہو جاتا ہے پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے (اور یہ عمل جاری رہتا ہے) (احمد ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر کے پاس
کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ اُن کی داڑھی تر ہو جاتی جب ان سے
دریافت کیا گیا کہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن
قبرستان میں آپ پر گریہ طاری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے
اگر اس منزل سے آسانی سے گذر گئے تو بعد کی منازل بھی آسانی سے گذر جائیں
گی لیکن اگر پہلی ہی منزل بھاری پڑی تو بعد کی منزلیں بھی مشکل ہو جائیں گی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ سخت منظر
اور کہیں نہیں دیکھا (ابن ماجہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا معمول یہ تھا کہ جب آپ دفن میت سے فارغ ہوتے تو قبر کے کنارے
ٹھہر جاتے اور حاضرین سے فرماتے اب اس کے لئے استغفار کرو اور ثابت
قدم رہنے کا سوال کرو کیونکہ اب یہ سوال و جواب کی منزل میں ہے (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OQOOL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا - رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ سَبْعُوْنَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ -

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر قبر میں ننانوے سانپ مسلط کئے جاتے ہیں جو اس کو قیامت تک ڈستے رہیں گے اور اگر ان میں ایک سانپ بھی زمین پر پھنکار مارے تو زمین کی سرسبزی ختم ہو جائے اور آئندہ سبزہ نہ اُگے (دارمی، ترمذی) اور ترمذی نے ننانوے کی جگہ ستّر کہا ہے۔

تیسری فصل

۱۲۷ (۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ -

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے سرکار نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو بند کر کے مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح ادا فرمائے اور ہم بھی حضور کے ساتھ بہت دیر تک تسبیح و تہلیل کرتے رہے اسکے بعد سرکار نے تکبیر پڑھی تو ہم بھی سرکار کے ساتھ پڑھتے رہے بعد میں ہم نے تسبیح تہلیل و تکبیر پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپنے فرمایا اس نیکو کار بندے پر قبر تنگ ہو رہی تھی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اسمیں وسعت فرما دی (احمد)

۱۲۸ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ شخص ہیں جس کے لئے عرش الٰہی ہل گیا آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پہلے ان کی قبر بھینچی گئی جس طرح بھینچی جاتی ہے پھر اس میں وسعت فرما دی گئی۔ (نسائی)

۱۲۹ (۱۳) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا وَزَادَ النَّسَائِيُّ حَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ -

حضرت اسماء بنت ابی بکر روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے آپنے فتنہ قبر کے بارے میں جسمیں کہ انسان مبتلا ہوتا ہے ذکر کیا اس خطبہ کے دوران حاضرین دھاڑیں مار کر رونے لگے (بخاری) امام نسائی نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حدیث کو نقل کیا لوگوں کی گریہ وزاری کی آوازیں میری سماعت اور سرکار کے کلام کے درمیان مزاحم ہوئیں اور میں سرکار کا کلام نہ سن سکی جب انکا رونا کم ہوا تو میں نے اپنے قریبی شخص سے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں برکتوں سے نوازے کہ سرکار نے اختتامی کلمات کیا فرمائے تھے تو ان صاحب نے بتایا سرکار نے فرمایا تھا میرے پاس وحی آئی تم فتنہ قبر میں مبتلا کئے جاؤ گے جو فتنہ دجال کے قریب قریب یا مماثل ہوگا۔

۱۳۰ (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر کے ماحول

فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ دَعُوْنِي أُصَلِّي۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

کو ایسا کر دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے غروب آفتاب قریب ہے۔ وہ آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔

۱۳۱/۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوْبٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْغُوْبًا فَيُقَالُ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو مردہ اپنی قبر میں بیٹھتا ہے اس وقت اس پر نہ تو خوف مسلط ہوتا ہے نہ گھبراہٹ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے تو کن میں سے تھا وہ جواب دیتا ہے میں متبع اسلام تھا پھر سرکار کی جانب اشارہ کرکے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہیں تو وہ جواب دیتا ہے یہ ذات تو سرکار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو ہمارے پاس دلائل اور براہین لے کر آئے اور ہم نے آپکی تصدیق کی پھر مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تو نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی شخص کے لائق یہ بات نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھے پھر اسکی طرف دوزخ کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکا بعض بعض کو توڑ رہا ہے اسوقت اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے بچا لیا پھر اسکے لیے جنت کی جانب کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے تو مردہ اس کی بہاروں اور تر و تازگی کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اس یقین و ایمان کی بنا پر یہ تیرا ٹھکانا ہے جس پر تیری زندگی گذری اور تجھے موت آئی اور اسی یقین پر انشاء اللہ روز قیامت اٹھایا جائیگا۔ لیکن ہر برے آدمی کو قبر میں جب اٹھایا جاتا ہے تو قبر میں ڈرا اور گھبرایا ہوا بیٹھتا ہے جب اس سے سوال ہوتا ہے کہ تو کس دین پر تھا تو وہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں اور جب اس سے سرکار کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ جو کچھ ان کے بارے میں لوگوں سے سنتا تھا وہی میں بھی کہتا تھا۔ پھر اسکے لئے جنت کی کھڑکیاں کھول لی جاتی ہیں اور وہ جنت کی بہاروں کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کن نعمتوں سے پھیر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کی کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو ختم کر رہا ہے

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر عمل اور یقین

پہلی فصل

۱۳۲/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَهُوَ رَدٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳/۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۴/۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۵/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى قِيْلَ وَمَنْ أَبٰى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۶/۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا أَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهٗ نَائِمٌ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کی جو اس میں پہلے سے نہ تھی۔ وہ عمل یا اسکا کرنیوالا مردود ہے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمد و صلوٰۃ کے بعد بہترین بات قرآن کریم ہے اور ہدایتوں میں برتر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان ہے اور بدترین چیز وہ ہے جو دین میں ایجاد کی گئی اور دین میں ہر نئی بات گمراہی ہے۔

(بخاری)

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ سرزمین حرم پر بے راہ روی کرنے والا۔ اسلام لانے کے بعد جاہلیت کی رسوم کو اپنانے والا اور خون مسلم کا ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کو بہائے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی داخل جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا مطلب ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ داخل جنت ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے تو کچھ فرشتے آپ کے پاس آئے تو یہ آپس میں کہنے لگے تمہارے لئے اس معزز شخصیت کی ذات ایک مثال ہے اس کو بیان کرو ان میں سے بعض نے کہا آپ آرام فرما رہے ہیں تو بعض نے کہا بظاہر تو سو رہے ہیں لیکن آپ کا دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے کہا کہ آپ کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے مکان بنایا اور اسمیں کھانا تیار کرکے کسی کو بھیج کر لوگوں کو کھانے کیلئے بلایا ہے پس جو بلانے والے کی بات مان کر آیا اور اسنے کھانا کھا لیا اور جس شخص نے بلانے والے پر اعتبار نہ کیا اور اس سے آکر کھانا نہ کھایا اس گفتگو کے بعد فرشتوں نے آپس میں کہا کہ یہ بات تفصیل طلب ہے اسکی تفصیل بیان کرو تو یہ آپسمیں کہنے لگے آپ تو سوئے ہوئے ہیں تو بعض نے کہا آپکی آنکھیں مصروف خواب ہیں لیکن دل جاگ رہا ہے تب فرشتوں نے آپس میں کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے اور بلانے والے سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لی اس نے اللہ کی بات مانی اور جس نے سرکار کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حق و باطل میں وجہ امتیاز ہے (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۳۷/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِھَا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا وَّقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّھَارَ اَبَدًا وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشٰکُمْ لِلّٰہِ وَاَتْقٰکُمْ لَہٗ لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکار کی عبادات کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اسکو کم سمجھا کہنے لگے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایک نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزاروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکار تشریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار! خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(متفق علیہ)

۱۳۸/۷ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی (یعنی ترک کر دیا) لیکن لوگوں نے اس سہولت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا کہ لوگ کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرتا بھی ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۳۹/۸ وَعَنْ رَّافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ اِذَآ اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَآ اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّاْیِیْ فَاِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ملاحظہ کیا کہ لوگ کھجوروں کے درختوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے انسے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے آکر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں تم کو دین کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات (بتاؤں تو میں بھی انسان ہوں۔ مسلم)

۱۴۰/۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص آکر اپنی قوم سے کہے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٤١ / ١٠ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا هَذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِي آخِرِهَا قَالَ فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي تَقَحَّمُونَ فِيهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٤٢ / ١١ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہٰذا جلدی کرو جلدی کرو۔ اس طرح اس کی قوم میں سے ایک جماعت نے اسکی بات کو مانا اور وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے بقیہ لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں لے کر آیا ہوں اس کی تکذیب کی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جسنے آگ جلائی اور جب اسکے گرد اگرد روشنی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پروانے اس میں آ کر گرنے لگے تو اس نے ان کو روکنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ میں گرنے لگے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے کمر پکڑ کر روک لیتا ہوں جبکہ تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے! میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرے جاتے ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس چیز کی مثال جس کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک وتر گھاس اگائی اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا بنجر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی اور اس نے اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نیچا کیے رہا اور اسنے نہ تو اللہ کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۳ / ۱۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَقَرَاَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَيْتَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں محکم آیات ہیں "اولوا الالباب" تک تلاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم دیکھو اور امام مسلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ جو لوگ متشابہ آیات کی طرف توجہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ انکے دلوں میں کجی ہے) لہٰذا ان سے بچو (متفق علیہ)

۱۴۴ / ۱۳ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دوپہر کو پہنچا تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اس وقت سرکار حجرہ شریف سے باہر تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک سے غصہ کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے۔

(مسلم)

۱۴۵ / ۱۴ **وَعَنْ** سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو اس بات کے بارے میں چون وچرا کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چون وچرا کی وجہ سے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

۱۴۶ / ۱۵ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے جھوٹے دجال ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے لہٰذا تم ان سے بچو اور خود کو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو وہ تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ (مسلم)

۱۴۷ / ۱۶ **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب توریت عبرانی زبان میں پڑھ کر اسکی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں بتاتے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب صرف اتنا کہو اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ہم ایمان لائے اللہ پر اور وہ جو ہماری طرف نازل ہوا آخر تک آیت کے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(رواہ البخاری) — (بخاری)

۱۴۸/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو نقل کردے (مسلم)

۱۴۹/۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان کی امت میں ان کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر انکے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جنکا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہٰذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مومن اور اس کے بعد برائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

۱۵۰/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس عمل کرنیوالے کو ملا ہے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کیجائے گی۔ اور اگر کسی شخص نے کسی کو برائی کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ برائی کرنے والے کو ہوگا اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ مجرا نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

۱۵۱/۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتداء غریب لوگوں سے ہوئی اور ایسا ہی ہو جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے لہٰذا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔ (مسلم)

۱۵۲/۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابوہریرہ کی حدیث ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ کو کتاب المناسک میں اور دو حدیثیں جو حضرت معاویہ و جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ وَلَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ باب ثواب ہٰذہ الامۃ کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

دوسری فصل

۱۵۳/۲۲ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ فِيهَا مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللّٰهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک فرشتہ آیا اس گفتگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوں کان سنیں اور دل سمجھے حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں مصروف خواب ہیں کان سن رہے ہیں اور میں حضور قلب سے سمجھ رہا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر مجھ سے کہا گیا ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا۔ اس دعوت کو جس نے قبول کر لیا اور آکر دعوت کھائی تو سردار اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جسنے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو سردار کے گھر آیا اور نہ اسکی دعوت میں شرکت کی تو سردار اس سے ناراض ہو گیا۔ سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ بمنزلہ سردار اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلانے والے گھر اسلام ہے

۱۵۴/۲۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں تم میں کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے۔ یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا ہے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو وہی کیا ہے یا کرینگے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے (احمد ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ بیہقی نے یہ روایت دلائل النبوۃ میں نقل کی ہے)

۱۵۵/۲۴ وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مجھے قرآن اور اسکی مثل ایک چیز عطا کی گئی ہے ایک پیٹ بھرا شخص تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال جانو اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھو لیکن درحقیقت رسول (خدا صلی اللہ علیہ وسلم) نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیا ہے جیسے اللہ نے حرام فرمائی ہیں خبردار ہو جاؤ تمہارے لئے گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں اسی طرح پھاڑ کھانیوالا جانور (شیر۔ چیتا۔ کتا وغیرہ) بھی۔ اور معاہد کا لقطہ (چھوڑا ہوا سامان) مگر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پرواہ ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قوم میں مہمان ہو تو میزبانوں کو چاہیئے کہ اسکی مہمان داری کریں لیکن اگر وہ میزبان بننے کے لیے تیار نہ ہوں تو اس مہمان کو چاہیئے کہ انسے زبردستی مہمانی لے

(ترجمہ) احمد، ابو داؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۶
۲۵
وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَّلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ ابْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسہری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرتا ہے کہ نہیں حرام کی اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے۔ خبردار ہو جاؤ بلاشک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ (حرمت میں) بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اہل کتاب کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر نہ جاؤ نہ انکی عورتوں کو زدوکوب کرو اور نہ ان کے پھل کھاؤ جب تک کہ وہ تمہیں نہ دیں جو ان کے ذمہ واجب ہو (اس کو روایت کیا ابوداؤد نے مگر اس کے راویوں میں اشعث بن قیس مصیصی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے)

۱۵۷
۲۶
وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر بصیرت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اور قلب خشیت سے بھر گئے اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی رخصت ہونیوالے کی طرح وصیت ہے پھر ہمیں وصیت ہی فرما دیں یہ سن کر سرکار نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حکم کرنیوالا حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اسپر عمل کرو اور انکے طریقہ کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑلو تم دین میں ایجاد کردہ نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (روایت کیا اس کو احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ اور ترمذی نے نماز کا ذکر نہیں کیا ہے)

۱۵۸
۲۷
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کے ہے اس کے بعد داہنے اور بائیں جانب خطوط کھینچ کر فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدھا ہے اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

۱۵۹
۲۸
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي أَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِّيْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ -

160/29 وَعَنْ بِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِيْ فَإِنَّ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ أُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ -

161/30 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَّأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّيْنَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

162/31 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَّنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَّكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَأَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَإِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں لے کر آیا ہوں (شرح السنہ اور نووی نے اپنی اربعین میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ کیا ہے)

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہو۔ اسکو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس سنت پر عمل کرنیوالوں کو ملے گا اور اس عمل کرنیوالے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور جسنے گمراہی کی ایسی نئی بات نکالی جو اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا سبب بنے تو اسکے نامہ اعمال میں اتنے ہی گناہ لکھے جائیں گے جتنے کہ اس پر عمل کرنیوالوں کے نامۂ اعمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے کثیر بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے اس حدیث کو روایت کیا)

حضرت عمرو بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین حجاز کی جانب اسی طرح سمٹے گا جسطرح کہ سانپ اپنے بل کیطرف سمٹتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ حاصل کرے گا جس طرح پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتی ہے۔ بلاشبہ دین غریبوں سے پھیلا اور اس طرح ہو جائے گا جس طرح ابتداء میں پھیلا تھا اور خوشخبری غرباء کے لئے ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو میری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے بعد اس کی اصلاح کریں گے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر آیا تو ایسا ہی میری امت میں ہوگا بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹی تھی اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی جو ماسوا ایک کے سب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت کیا گیا وہ فرقہ کونسا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابی ہیں (ترمذی لیکن احمد اور ابو داؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی جس طرح کتے میں مالک کی محبت سرایت کرتی ہے اور اس سے کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ۔

بچتا مگر اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے)

۱۶۳/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَّیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہوتا ہے اور جو جماعت سے جدا ہوگیا وہ تنہا ہی آگ میں ڈالا جائے گا۔

(ترمذی)

۱۶۴/۳۳ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ وَّ ابْنِ عَاصِمٍ فِیْ کِتَابِ السُّنَّۃِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائیگا

(ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عاصم)

۱۶۵/۳۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذَالِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے ہو کہ تمہارے صبح وشام ٹھیک ہوں تو تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہونا چاہیئے پھر آپ نے فرمایا میرے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا۔ (ترمذی)

۱۶۶/۳۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ۔

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الزُّھْدِ لَہٗ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری امت کے بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو شہیدوں کے برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالہ سے نقل کیا)

۱۶۷/۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَتَاہُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَّھُوْدَ تُعْجِبُنَا اَفَتَرٰی اَنْ نَّکْتُبَ بَعْضَھَا فَقَالَ اَمُتَھَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَھَوَّکَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِھَا بَیْضَآءَ نَقِیَّۃً وَّلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت جب حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم یہودیوں سے باتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالدیتی ہیں کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں۔ سرکار نے فرمایا کہ تم بھی اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح کہ یہود حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

۱۶۸/۳۷ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اسکی زیادتیوں سے محفوظ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

آمَنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۹/۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۰/۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۷۱/۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۲/۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَآمِنُوا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوا بِالْأَمْثَالِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَلَفْظُهُ فَاعْمَلُوا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ۔

۱۷۳/۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ ثَلَاثَةٌ أَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ

رہے تو وہ داخل جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول اللہ آجکل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دور میں ہو جس نے ان دس باتوں میں سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہوگیا لیکن وہ وقت بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو نجات کا حقدار ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ نہیں کی گئی مگر وہ جھگڑے اور فساد پر آمادہ ہوئے اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے وہ صرف جھگڑا کرنے کیلئے تھی کیونکہ یہ قوم ہی جھگڑالو ہے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی فرمائے گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہوئے اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور کلیساؤں کی بقیہ ہے اور یہ رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔ اس میں حلال۔ حرام۔ محکم متشابہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت پکڑو۔ مذکورہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر عمل کرو حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شریعت میں امور کام تین قسم پر ہیں ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّہٗ فَاجْتَنِبْہُ وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِیْہِ فَکِلْہُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کر دو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

تیسری فصل

۱۷۴/۴۳ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الْغَنَمِ یَاْخُذُ الشَّاذَّۃَ وَالْقَاصِیَۃَ وَالنَّاحِیَۃَ وَاِیَّاکُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَالْعَامَّۃِ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکری کے بھیڑیئے کی طرح ہے جو گلے سے بچھڑ جانے والی۔ گلے سے دور رہنے والی ہو کیونکہ بھیڑیا گلے کے کنارہ والی بکری کو (آسانی سے) پکڑ لیتا ہے لہٰذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو (احمد)

۱۷۵/۴۴ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

۱۷۶/۴۵ وَعَنْ مَالِکِ ابْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ ۔

(رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہوگے گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (مؤطا)

۱۷۷/۴۶ وَعَنْ غُضَیْفِ ابْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت غضیف ابن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی جاتی ہے لہٰذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

(احمد)

۱۷۸/۴۷ وَعَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَۃً فِیْ دِیْنِہِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰہُ مِنْ سُنَّتِہِمْ مِثْلَہَا ثُمَّ لَا یُعِیْدُہَا اِلَیْہِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نہیں شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک واپس نہیں کرتا (دارمی)

۱۷۹/۴۸ وَعَنْ اِبْرَاہِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ

حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

أَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ مُرْسَلًا۔

١٨٠/٤٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْٓءَ الْحِسَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

١٨١/٥٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَّقُوْلُ اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَّدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهٗ فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ۔

١٨٢/٥١ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ

کی عزت کی بے شک اس نے اسلام کی عمارت کو گرانے میں مدد کی (بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان کے حوالہ سے مرسلاً نقل کیا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اسمیں جو احکام ہیں انکی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائیگا ایک روایت میں اسطرح منقول ہے جسنے کتاب الٰہی کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلائے شقاوت ہوگا

(رزین)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی دیواریں ہیں جن میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اس راستہ کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے سیدھے راستے چلتے رہو آڑے ٹیڑھے نہ چلو اس سے آگے ایک اور پکارنے والا ہے جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو اسوقت ندا کرتا ہے تجھ پر خرابی ہو اسکو نہ کھول کیونکہ اسکے بعد تو اسمیں داخلے کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد آپ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستہ سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور لٹکتے پردوں سے مراد حدود الٰہی ہیں اور پہلا منادی قرآن کریم ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار رہنے میں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت رزین۔ احمد بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے روایت کی ہے لیکن ترمذی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپنائے جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنیوالے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو (مضبوط بنیاد) پر قائم

MARKAZ-UL-ILM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۸۳/۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۴/۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللهِ وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔

۱۸۵/۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ۔

۱۸۶/۵۵ وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ۔

کرنے کے لیے چنا ہے لہٰذا انکی فضیلت کو پہچانو انکے نقش قدم پر چلو اور حتی الامکان ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرو کیونکہ وہ سیدھے راستہ پر تھے (رزین)

م اتباع شرع (دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ توراۃ کا نسخہ ہے سرکار خاموش رہے حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو پڑھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے اسوقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا گم کرنیوالیاں تمہیں گم کردیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو؟ حضرت عمر نے پھر ایک نظر چہرہ نبوی پر ڈالکر کہا میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل ہونے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔اسوقت سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو تم راہ راست سے بھٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو وہ بھی میری ا

م منسوخ کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا کہا ہوا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اسیطرح بعض کلام الٰہی بعض کو م

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس طرح کلام الٰہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض مقرر کر دیئے ہیں لہٰذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزوں کو حرام فرمایا ہے انکے قریب نہ جاؤ اور بہت سی حدود متعین فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہٰذا ان پر بحث نہ کرو۔(مذکورہ بالا تینوں احادیث دارقطنی سے مروی ہیں)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

كِتَابُ الْعِلْمِ — علم کے فضائل

پہلی فصل

١٨٧/١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی احادیث نقل کرو اسمیں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (بخاری)

١٨٨/٢ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ وَّالْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُّرٰى أَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ (نقل کرنے والا) جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے (متفق علیہ)

١٨٩/٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

١٩٠/٤ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کی طرح ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو دور جاہلیت میں بہتر افراد تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں جبکہ ان میں دین کی سوجھ بوجھ (فقہ) ہو۔ (مسلم)

١٩١/٥ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اسکو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے فیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

١٩٢/٦ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو ان (والدین) کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

١٩٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٧
مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ
عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ
الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ
عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ
فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ
بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ
وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ
بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی سختیوں کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں آسانیاں میسر فرمائے گا۔ اور جسنے کسی بندے کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا اور کوئی قوم ایسی نہیں جو اللہ کے گھروں سے کسی گھر میں جمع ہوکر اسکے کلام کی تلاوت کرکے اس کو دوسروں کو سکھلائے مگر اللہ تعالیٰ ان پر سکون وطمانیت نازل کرتا ہے اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس فرشتوں میں انکا تذکرہ فرماتا ہے اور جو عمل میں کمی کرتا ہے کہ عالی نسبتی اس نقصان کو پورا نہیں کرتی (مسلم)

١٩٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
٨
وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ
اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ
وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ
بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ
الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَ
قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ
لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ
فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ
مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ
فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ
مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ
فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ
جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ
ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے جسکا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا وہ شہید راہ حق ہے اسکو سامنے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں یاد کرائیگا جنکو وہ پہچان لیگا اسکے بعد رب تعالیٰ اس (شہید) سے دریافت کرے گا کہ تونے اس سلسلہ میں کیا عمل کیا تو وہ کہے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہانتک کہ شہادت حاصل کی رب تعالیٰ فرمائیگا تونے غلط کہا تونے جنگ اسلئے لی تھی کہ تو بہادر کہلائے اور تجھے یہی کہا گیا کہ اسکے بارے میں فیصلہ ہوگا اور اسکو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ ایک اور شخص جسنے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا قرآن پاک پڑھا اسکو بھی لایا جائیگا اسکو بھی نعمت الٰہی بتائی جائینگی جنکا وہ اعتراف کرے گا رب تعالیٰ اس سے فرمائیگا تونے کیا عمل کیا وہ کہے گا کہ میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا رب تعالیٰ فرمائیگا تونے غلط کہا تونے علم اسلئے سیکھا تھا کہ تجھے عالم اور قاری کہا جائے اور لوگوں نے تجھے یہی کہا پھر اس کے بعد اس کے بارے میں حکم ہوگا اور اسکو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ انکے علاوہ ایک وہ شخص ہے کہ اللہ نے اسکو دولت سے نوازا انواع و اقسام کے مال دئے اسکو لایا جائیگا اسکے سامنے بھی نعمتوں کا تذکرہ ہوگا اور وہ ان کا اعتراف کریگا اس سے رب کریم فرمائیگا تونے اس مال سے کیا کیا ہے وہ عرض کرے گا مولا میں نے کوئی راہ نہ چھوڑی اور جہاں جہاں تیری رضا کے حصول کیلئے مال خرچ کرسکتا تھا کیا رب تعالیٰ فرمائے گا تو غلط

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

١٩٥ / ٨ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لے گا کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا لے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلاء کو بنا لیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

١٩٦ / ٩ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُّذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَّا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کر کے دین کی باتیں سناتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کر کے تنگ کر دوں اور یہ مجھے پسند نہیں البتہ میں ناصحانہ انداز میں تمہاری خبر گیری کرتا ہوں جس طرح ہمارے اکتا جانے کے خیال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

١٩٧ / ١٠ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ لے اور جب کہیں کسی مجمع میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

١٩٨ / ١١ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ مَا عِنْدِيْ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری سواری تھک گئی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سواری دلوائیے سرکار نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں، حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اسکو ایسا شخص بتا سکتا ہوں جو سواری مہیا کر سکتا ہے۔ اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرنیوالے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسلم)

١٩٩ / ١٢ وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُّجْتَابِى النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِى السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے بدن کمبل یا قبائیں لپیٹے تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک راوی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَّالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فاقہ زدہ چہروں کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اسوقت آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کہیں جناب بلال نے تعمیل ارشاد میں اذان کہی اور اقامت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے" تک تلاوت فرمائی اسکے بعد سورہ حشر کی آیت (ترجمہ اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تمہارے نفس نے قیامت کے دن کیلئے کیا بھیجا ہے (یعنی کونسا نیک کام کیا ہے) چاہیئے کہ صدقہ کرے اپنے دراہم و دینار میں سے یا کپڑوں گیہوں اور کھجوروں میں سے کچھ چاہے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو راوی کہتے ہیں اس وقت انصار میں سے ایک صاحب ایک بھاری ہمیانی لیکر آئے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اور ہاتھ کپکپا رہے تھے وہ ہمیانی حضور کی نذر کی اسکے بعد عطیات کے ڈھیر لگ گئے اور میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے میں نے دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا اسوقت سرکار نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ رائج کیا تو اس کے لئے بھی اور اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے بھی اجر ہے اسی طرح اگر کسی نے اسلام میں کوئی بری رسم رائج کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کو بھی اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم)

۲۰۰/۱۳ — وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهٗ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے اسکا حصہ حضرت آدم کے بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے سب سے پہلے قتل کی رسم جاری کی۔ (متفق علیہ) صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب معاویہ کی وہ حدیث جو لا یزال من امتی سے شروع ہوتی ہے اسکو انشاء اللہ باب "ثواب ہذہ الامۃ" میں ذکر کریں گے۔

دوسری فصل

۲۰۱/۱۴ — عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسوقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابوالدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کیلئے آیا ہوں جسکے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی غرض مجھے یہاں لائی ہے یہ سنکر جناب ابوالدرداء

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَّطْلُبُ فِیْہِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰہُ بِہٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَسَمَّاہُ التِّرْمِذِیُّ قَیْسَ ابْنَ كَثِیْرٍ۔

نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لئے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کرا دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے حصول کیلئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر۔ بلاشک علماء انبیاء کے وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی لیکن ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

۲۰۲/۱۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا وَّلَمْ یَذْكُرْ رَجُلَانِ وَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاكُمْ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا وَسَرَدَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسنے والے یہاں تک کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں دریا میں رہنے والی مچھلیاں بھی اس شخص کے لئے دعا خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی اور دارمی نے اس مضمون کو جناب مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے جس میں مذکورہ حدیث سے تھوڑا سا فرق ہے اسمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں صرف سرکار کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اسکے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی تحقیق زیادہ ڈرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء جناب مکحول نے اس کے بعد حدیث کا بقیہ مضمون نقل کیا ہے

۲۰۳/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا یَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

۲۰۴/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْكَلِمَۃُ الْحِكْمَۃُ ضَآلَّۃُ الْحَكِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ لہٰذا جہاں بھی تم اس کو پاؤ تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (ابن ماجہ و

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

ترمذی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہیں۔

۲۰۵/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

۲۰۶/۱۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْلِمٍ وَّقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَّقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نا اہل کو پڑھانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زر و جواہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان ان کی روایت میں صرف لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

۲۰۷/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔ (ترمذی)

۲۰۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترمذی و دارمی)

۲۰۹/۲۲ وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ۔

حضرت سخبرۃ الازدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی کی غلطیوں کا کفارہ بن جاتا ہے (ترمذی۔ دارمی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث باعتبار سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی ابوداؤد ضعیف ہے)

۲۱۰/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم سیر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے (ترمذی)

۲۱۱/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

۲۱۲/۲۵ وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ اسکی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۲۱۳/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ رِیْحَھَا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے حصول کی باتے دنیاوی فوائد کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۱۴/۲۷ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَّرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَفْقَہُ مِنْہُ ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ وَاَبَا دَاؤدَ لَمْ یَذْکُرَا ثَلٰثٌ لَّا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جسنے میرے کلام کو سنکر اسکو نہ صرف اچھی طرح یاد رکھا بلکہ اسکو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں اور بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور تین کامل مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت نہیں کرتا وہ خالصًا رضائے رب کے حصول کیلئے عمل کرتے ہیں مسلمانوں سے خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی (مسلمانوں) جماعت میں شامل رہتے ہیں ایسے لوگوں کی دعا عقب سے بھی انکی معاونت پر ہوتی ہے روایت شافعی وبیہقی بحوالہ مدخل لیکن احمد ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ اور دارمی نے جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور ص

ص ابوداؤد نے اس حدیث میں خیانت کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں)

۲۱۵/۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَاً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَہٗ مِنْ سَامِعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اسکو خوش وخرم رکھے جسنے مجھ سے حدیث کو سنکر اسکو من وعن نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یاداشت رکھتے ہیں۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی بروایت حضرت ابوالدرداء)

۲۱۶/۲۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ وَّلَمْ یَذْکُرْ اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں احتیاط کرو اور وہی بیان کرو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجھ کر کسی حدیث کو مجھ سے غلط منسوب کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (ترمذی وابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی علم کے الفاظ تک حضرت ابن مسعود وجابر کے حوالہ سے نقل کیا ہے)

۲۱۷/۳۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَّنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جسنے قرآن میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے ایک اور روایت میں اسطرح ہے جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۲۱۸/۳۱ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

۲۱۹/۳۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

۲۲۰/۳۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَءُوْنَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَّإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۱/۳۴ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۲۲۲/۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَّمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۲۳/۳۶ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ مُخْتَالٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٍ۔

۲۲۴/۳۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلٰى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

لے۔ (ترمذی)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن کریم (کے مفاہیم) میں اپنی رائے کو دخل دیا اور مفاہیم تک رسائی حاصل بھی کر لی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی، ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے (احمد و ابو داؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک جماعت (مفاہیم) قرآن میں جھگڑا کرتی ہے تو آپنے فرمایا امم سابقہ اس وجہ سے ہلاکت میں پڑیں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم اسکے بعض کی بعض سے تکذیب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں کو بتاؤ اور جو معلوم نہ ہو تو اسکو جاننے والے سے معلوم کرو۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا اس کی ہر آیت کا ظاہر و باطن ہے اور اسکی ہر حد میں ظاہر ہونے کے مواقع ہیں (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت محکمہ (قرآن کریم) سنت قائمہ (جو ذمہ دارانہ ذرائع سے منقول ہوں) فریضہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ انکے علاوہ ہے وہ لایعنی ہے (احمد و ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نصیحت کریں گے مگر مالدار یا اہلکاران حکومت یا متکبر (شیخ عبدالحق دہلوی نے فرمایا ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے) (ابو داؤد۔ دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ انکی روایت میں متکبر کی بجائے ریا کار کے الفاظ ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اسکے لئے مناسب نہ تھا تو اسنے خیانت کا ارتکاب کیا (ابو داؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۲۵ (۳۸) وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۲۶ (۳۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرائض دینی (یا علوم وراثت) اور علوم قرآنی کو حاصل کرو کیونکہ میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

۲۲۷ (۴۰) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ يُّخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے اٹھا لیا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا چیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

۲۲۸ (۴۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (الفاظ حدیث میں راوی کو شک ہے) قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن مدینہ کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی) ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبدالرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحٰق بن موسٰی کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے اس سے مراد عمری زاہد عبدالعزیز بن عبداللہ کی ذات ہے۔

۲۲۹ (۴۲) وَعَنْهُ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائیگا جو ان کے بعد ان کے دین کو تازہ کریگا (ابوداؤد)

۲۳۰ (۴۳) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْمَدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُّعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کرنے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے (بیہقی نے مدخل میں اس حدیث کو بقیہ بن ولید۔ معان بن رفاعہ انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمان عذری ہی کے حوالہ سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث فانما شفاء العی السوال کو ہم باب التیمم میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

تیسری فصل

۲۳۱ (۱) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهٖ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیاء اسلام کے لئے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ
(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور انبیاء (علیہم السلام) کے درجات میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

۲۳۲ (۲) وَعَنْہُ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَحَدُھُمَا کَانَ عَالِمًا یُّصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ وَالْاٰخَرُ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ ھٰذَا الْعَالِمِ الَّذِیْ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَۃَ ثُمَّ یَجْلِسُ فَیُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیْرَ عَلَی الْعَابِدِ الَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ کَفَضْلِیْ عَلٰٓی اَدْنَاکُمْ۔
(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کرکے بیٹھتے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت حاصل ہے جتنی کہ مجھے تمہارے ادنیٰ آدمی پر حاصل ہے۔
(دارمی)

۲۳۳ (۳) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص وہ ہے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے معلومات کی جائیں تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے (رزین)

۲۳۴ (۴) وَعَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ کُلَّ جُمُعَۃٍ مَّرَّۃً فَاِنْ اَبَیْتَ فَمَرَّتَیْنِ فَاِنْ اَکْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِیَنَّکَ تَاْتِی الْقَوْمَ وَھُمْ فِیْ حَدِیْثٍ مِّنْ حَدِیْثِھِمْ فَتَقُصُّ عَلَیْھِمْ فَتَقْطَعُ عَلَیْھِمْ حَدِیْثَھُمْ فَتُمِلُّھُمْ وَلٰکِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْکَ فَحَدِّثْھُمْ وَھُمْ یَشْتَھُوْنَہٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَآءِ فَاجْتَنِبْہُ فَاِنِّیْ عَھِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ لَا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ وعظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو دو بار خطاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں صرف تین مرتبہ۔ آپ نے فرمایا قرآن کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کرکے انکی گفتگو میں دخل در معقولات کرکے انہیں پریشان کرو ایسے وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت آرائی سے پرہیز کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

۲۳۵ (۵) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَکَہٗ کَانَ لَہٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ یُدْرِکْہُ کَانَ لَہٗ کِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔
(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کرلیا اس کو دوہرا ثواب ہے اور ارادہ کرکے حاصل نہ کرسکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

۲۳۶ (۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَہٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہُ اَوْ بَیْتًا لِّابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہُ اَوْ نَھَرًا اَجْرَاہُ اَوْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال خیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑ یا قرآن کریم کسی کو دیا۔ مسجد یا سرائے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔

۲۳۷ / ۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰى اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ۔

۲۳۸ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَآئِهَا ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

۲۳۹ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِیْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَآءِ فَيَدْعُوْنَ اللهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَآءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَآءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

۲۴۰ / ۱۰ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِیْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِیْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا ۔

۲۴۱ / ۱۱ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْرًا وَّحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔

۲۴۲ / ۱۲ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِیْ

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہو گا (ابن ماجہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی کہ جس نے حصول علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اسکے لئے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا۔ اور اگر کسی کی آنکھیں لونگا تو جنت اس کیلئے مقرر کر دوں گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے۔ اور دین کی بنیاد پرہیزگاری ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کیلئے تھوڑی رات جاگنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے (دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لو لگائے ہوئے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیدے اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقہ یا کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکار انہی معلمین کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (دارمی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کرکے انسان فقیہ بن سکے سرکار نے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کرلیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا سب سے بڑا سخی اللہ رب العالمین اور بنی آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سخی ہے جو علم حاصل کرکے اسکی اشاعت کرے وہ قیامت کے دن اکیلا امیر یا اکیلا امت بن کر اٹھے گا۔

انہی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو حریصوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والے کا کہ اس سے اس کا پیٹ کبھی

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْهَا رَوَى الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَآءِ هٰذَا مَتْنٌ مَّشْهُوْرٌ فِیْمَا بَیْنَ النَّاسِ وَلَیْسَ لَهٗ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ۔

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریص کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ بالا تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اور امام احمد نے حضرت ابوالدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن لوگوں میں ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

۲۴۳/۱۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَیَزْدَادُ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادٰی فِی الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی قَالَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

عون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو[۲] حریص کبھی شکم سیر نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنیوالا اور دوسرا دنیا کو حاصل کرنیوالا اور یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم تو رضائے خداوندی کیلیے کوشاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنیوالا سرکشی میں غرق رہتا ہے اسکے بعد ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اسلئے سرکشی کرتا ہے تاکہ خود کو بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی بے شک بندوں میں سے[۴]

۴ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں علماء ہی - (دارمی)

۲۴۴/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سَیَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ یَعْنِی الْخَطَایَا۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآنی علوم حاصل کرکے یہ کہیں گے کہ ہم امراء کی صحبت حاصل کرکے انکے ذریعہ دنیا تک رسائی حاصل کرینگے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ خار دار درخت سے کانٹا ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اسطرح انکے قریب کانٹے ہی چُبھے جائیں گے۔ اس موقع پر محمد بن صباح نے کہا ہے کہ وہ اس سے گناہوں کو مراد لیتے تھے (ابن ماجہ)

۲۴۵/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْیَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَیْهِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ اِلٰی اٰخِرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے سردار بن جائیں گے لیکن علم اگر دنیا داروں کو سکھایا تاکہ دنیا حاصل کرلیں تو انہیں ذلت ہوگی ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جسنے صرف آخرت کو اپنا مقصود بنایا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ کو یہ پرواہ نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الہموم سے آخر تک)

۲۴۶/۱۶ وَعَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَیْرَ اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

جناب اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کے لئے آفت (نسیان) بھولنا ہے اور اس کو ضائع کرنا یہ ہے کہ نااہلوں کے سامنے علم رکھا جائے۔ اسے دارمی نے مرسلاً روایت کیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

۲۴۷/۱۷ وَعَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَّنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبان علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لالچ (دارمی)

۲۴۸/۱۸ وَعَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ اِلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں معلوم کیا تو سرکار نے فرمایا مجھ سے شر کے بارے میں نہیں بلکہ خیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے برے بھی علماء ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں۔ (دارمی)

۲۴۹/۱۹ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَّا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے برا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا (دارمی)

۲۵۰/۲۰ وَعَنْ زِيَادِ ابْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز منہدم کرتی ہے راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا (دارمی)

۲۵۱/۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت ہے۔ (دارمی)

۲۵۲/۲۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاۗئَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا ہے ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے۔ یعنی کھانا کھانے کی رگیں۔ (بخاری)

۲۵۳/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو وہ بیان کرے ... علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے تو یہ بات ... علم ہی کی وجہ سے ہے اور اسکو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا۔ تم فرما دو میں اس پر تم سے اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں (متفق علیہ)

۲۵۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہے پس دیکھو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۵/۲۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۶/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ ۔

۲۵۷/۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۵۸/۲۸ وَعَنْ زِيَادِ ابْنِ لَبِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ۔

۲۵۹/۲۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے قاریوں کے گروہ استقامت حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم دائیں بائیں ہو گئے تو دور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی جُبّ حزن سے پناہ مانگو صحابہ نے دریافت کیا جُبّ حزن کیا ہے سرکار نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا اس میں کون جائیگا تو آپ نے فرمایا ریاکار قرآن پڑھنے والے اعمال میں ریا کاری کرنے والے (ترمذی) البتہ ابن ماجہ نے اسمیں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قاریوں کو ناپسند فرماتا ہے جو امراء کی صحبت اختیار کرتے ہیں لیکن محاربی نے کہا ہے کہ اس سے ظالم امیر مراد ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئیگا جسمیں اسلام نام کے لیے باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لوٹیں گے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے جانے کا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے میں تجھ کو مدینہ کے عقلمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں کرتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابو امامہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ فرائض (تقسیم ترکہ کا علم) حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَصُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

کو پڑھاؤ کیونکہ میں … وصال ہونے والا ہے۔ … علم کم ہوتا جائے گا اسکے بعد فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں گے اور کوئی انکے درمیان فیصلہ کرنے …

۲۶۰
۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو ایسی ہے جیسا کہ کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد و دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت (پاکی) کا بیان

پہلی فصل

۲۶۱
۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں یا بھر دیتا ہے۔ (شک راوی) آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو۔ نماز نور ہے اور صدقہ دلیل۔ صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے یا تجھ پر حجت (دلیل) ہے۔ ہر شخص جو صبح کرتا ہے وہ اپنی جان کو فروخت کر دیتا ہے یا اسکو آزاد کرا لیتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت کے مطابق اس اضافہ کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھر دیتے ہیں میں نے اس روایت کو صحیحین میں نہیں دیکھا اور حمیدی کی کتاب میں ملی نہ جامع الاصول میں لیکن دارمی نے اس … سبحان اللہ و …

۲۶۲
۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں کو معاف کر کے تمہارے درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا زیادہ قدم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضری دینا۔ نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔ یہ حقیقت میں رباط ہے۔ حضرت مالک بن انس کی روایت کے کے مطابق رباط کے لفظ کا سرکار نے دو مرتبہ اعادہ فرمایا اور ترمذی میں تین بار آیا ہے

۲۶۳
۳ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسکے سبب تمام گناہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۲۶۴/۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَ مِنْ وَّجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْٓئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَّدَیْہِ کُلُّ خَطِیْٓئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْٓئَۃٍ مَّشَتْھَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵/۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَھَا وَخُشُوْعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا قَبْلَھَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَّذٰلِکَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶/۶ وَعَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَہُ الْیُسْرٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْٓئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْٓئِیْ ھٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ نَفْسَہٗ فِیْھِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ)

۲۶۷/۷ وَعَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّتَوَضَّاُ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْھِمَا بِقَلْبِہٖ وَوَجْھِہٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸/۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی

بہہ جاتے ہیں یہانتک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ بندہ مومن و مسلم وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا تھا اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا تھا اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا اب وضو سے فارغ ہوکر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو نماز فرض کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرکے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے تمام عمر۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسطرح وضو کیا کہ تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر مسح کیا اس کے بعد داہنے پیر کو تین مرتبہ دھویا اسکے بعد بائیں پیر کو تین مرتبہ دھویا حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا پھر فرمایا کہ جو شخص میری طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کاموں کے درمیان اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی خیال نہ آئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (متفق علیہ) لیکن حدیث کے الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کاموں کے درمیان حضور قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَّتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَآءَ ھٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَّکَذَا ابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَکَرَ الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ النَّوَوِیُّ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَلٰی مَا رَوَیْنَاہُ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاہُ مُحْیِ السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ فِی الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اِلٰی اٰخِرِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِہٖ بِعَیْنِہٖ اِلَّا کَلِمَۃَ اَشْھَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہو (امام مسلم کی یہ روایت حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جامع الاصول میں کی ہے اور شیخ محی الدین نووی نے مسلم کے اخیر میں ہماری روایت کے مطابق اس حدیث کو بیان کیا ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوندا مجھے توبہ کرنیوالوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔ لیکن جو حدیث محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحاح میں روایت کی اسمیں فرمایا ہے جسنے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث کو بعینہٖ نقل کیا ہے)

٢٦٩ (٩) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلائی جائے گی کہ انکے چہرے وضو کے اثر سے چمکتے دمکتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ چاہے کہ اس کی پیشانی چمکتی ہوئی ہو تو اسکو چاہیئے کہ ایسا ہی عمل کرے (متفق علیہ)

٢٧٠ (١٠) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ وہاں تک وہ زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

٢٧١ (١١) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال میں استقامت حاصل کرو سالانکہ تم میں اسکی صلاحیت نہ ہوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال ہیں۔ نماز ہے مومن کے سوا کوئی وضو کی حفاظت نہیں کرتا۔ (مالک۔ احمد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٢٧٢ (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُھْرٍ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۲۷۳ / ۱۳ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے (احمد)

۲۷۴ / ۱۴ — وَعَنْ شَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُّصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّھُوْرَ وَ اِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِکَ۔ (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت شبیب ابن ابی روح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متشابہ لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن اچھا وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (نسائی)

۲۷۵ / ۱۵ — وَعَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِیْ اَوْ فِیْ یَدِہٖ قَالَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ یَمْلَاُہٗ وَالتَّکْبِیْرُ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَ الطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ۔

بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا یا مجھ سے شمار کرایا (شک راوی) آپ نے فرمایا سبحان اللہ کہنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمد للہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کہنا آسمان و زمین کے درمیانی فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۶ / ۱۶ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْہِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ [اَنْفِہٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ] وَجْھِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَّدَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ یَدَیْہِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِہٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَّاْسِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْہِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِّجْلَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْہِ ثُمَّ کَانَ مَشْیُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُہٗ نَافِلَۃً لَّہٗ رَوَاہُ مَالِکٌ وَّالنَّسَآئِیُّ۔

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اس میں کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھلتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھلتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کہنیوں تک) دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور مسح کرنے سے سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ مع ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس مومن کا مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے (مالک و نسائی)

۲۷۷ / ۱۷ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَۃَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ نے مدفونین کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسلمانوں کی سرائے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے چاہا تو بیشک ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ قَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

وہاں موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آئیں گے صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج کلیان گھوڑے ہوں جن کی پیشانیاں اور سم سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب سرکار نے فرمایا جب وہ (مسلمان) قیامت کے دن آئیں گے اور میں حوض کوثر پہ ہونگا تو میں انکو اعضاء وضو کی چمک سے پہچان لوں گا اور میں حوض پر ان کا میزبان ہوں گا۔ (مسلم)

۲۷۸ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّؤْذَنُ لَہٗ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلُ ذٰلِکَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِکَ قَالَ ھُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِکَ غَیْرُھُمْ وَاَعْرِفُھُمْ اَنَّھُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَھُمْ بِاَیْمَانِھِمْ وَاَعْرِفُھُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ ذُرِّیَّتُھُمْ۔ ۱۸

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرد ہونگا جسکو قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کو کہا جائیگا تب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لونگا جو میرے سامنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اسوقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے ازدحام میں جو جناب نوح سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہوگا کس طرح پہچانیں گے۔ سرکار نے فرمایا انکے اعضاء وضو کی چمک دمک سے کیونکہ کوئی بھی ان جیسا نہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری امتوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت انکے آگے دوڑتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

بَابُ مَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ　جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

پہلی فصل

۲۷۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ۔ ۱

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے وضو کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کرکے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

۲۸۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔ ۲

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

۲۸۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّاُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) ۳

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی کثرت سے آتی تھی اور داماد ہونے کی وجہ سے سرکار سے مسئلہ دریافت کرتے شرم معلوم ہوتی تھی لہٰذا میں نے جناب مقداد کے ذریعہ مسئلہ معلوم کرایا تو سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر [illegible] وضو کرے (متفق علیہ)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۲۸۲/۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْیِی السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکَلَ کَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو کرو (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا اس کے بعد وضو نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

۲۸۳/۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو چاہو تو ضرورت نہیں سائل نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کر لو سائل نے دریافت کیا کہ بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھ لیں سرکار نے فرمایا ہاں۔ سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے باڑہ میں نماز پڑھیں سرکار نے فرمایا نہیں (مسلم)

۲۸۴/۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَیْءٌ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرے اور وہ شک میں پڑ جائے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ ریح کی آواز نہ سنے یا بدبو محسوس کرے (مسلم)

۲۸۵/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کلی کر کے فرمایا اس میں چکناہٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

۲۸۶/۸ وَعَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الصَّلَوَاتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ یَا عُمَرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرمایا اس موقع پر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمر یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

۲۸۷/۹ وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام صہباء پر آئے جو خیبر کے قریب ہے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن ستو کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا یہ ستو آپ کے حکم کے مطابق گھولے گئے جن کو سرکار نے اور دوسرے صحابہ نے کھایا پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نماز مغرب شروع کرنے سے پہلے کلی کی اور ہم نے بھی کلیاں کیں پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۸۸/۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جاتا مگر ریح کی آواز یا بدبو سے۔ (احمد و ترمذی)

۲۸۹/۱۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذی نکلنے پر وضو اور منی نکلنے پر غسل کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

۲۹۰/۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی حرمت اور سلام اس کی حلت ہے (ابوداؤد۔ ترمذی دارمی) لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو علی اور ابوسعید سے روایت کیا ہے

۲۹۱/۱۳ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بے آواز ریح آئے تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پاس نہ جاؤ یعنی انکے ساتھ مقعدوں میں مجامعت نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۲/۱۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھیں سرین کا ڈھکنا ہیں جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ ڈھکن اٹھ جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۳/۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ يَنَامُوْنَ بَدَلَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرین کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہذا جب کوئی سو جائے تو اسکو چاہیئے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم بیٹھنے والے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ (نیند کی وجہ سے) انکی گردنیں جھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کئے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے اُن کے سر جھک جاتے۔

۲۹۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر ہے جو لیٹے اور سو جائے اسلئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

کہ سونے کی وجہ سے اس کے جوڑ ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۹۵/۱۷ وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ۔

حضرت بسرہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

(مالک۔ احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۹۶/۱۸ وَعَنْ طَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ ۔

حضرت طلق بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا دوبارہ وضو کرے سرکار نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ نے شیخ محی السنہ کے حوالہ سے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ جناب ابوہریرہ جناب طلق کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے اور ابوہریرہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی اپنا ہاتھ ستر کو بغیر کسی حائل کے لگائے پس چاہیے کہ وہ وضو کرے (روایت شافعی دارقطنی لیکن نسائی نے جناب بسرہ سے جو روایت کی اس میں حائل کا تذکرہ نہیں ہے)۔

۲۹۷/۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَاَيْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ ۔

(صحیح نہیں ہے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کی تقبیل فرماتے اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا فرماتے تھے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ ہمارے نزدیک جناب عروہ کی سند حضرت عائشہ کے ساتھ کسی حال میں بھی درست نہیں اسی طرح ابراہیم تیمی کی سند بھی درست نہیں لیکن امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ ابراہیم تیمی نے براہ راست حضرت عائشہ سے سماعت نہیں کی)۔

۲۹۸/۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد نیچے بچھے ہوئے فرش سے ہاتھ پونچھ کر نماز ادا کی اور وضو نہ فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۹۹/۲۱ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھنا ہوا ران کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا کی (احمد)

تیسری فصل

۳۰۰/۲۲ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس بات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاۃِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱/۲۳ وَعَنْہُ قَالَ اُھْدِیَتْ لَہٗ شَاۃٌ فَجَعَلَھَا فِی الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاۃٌ اُھْدِیَتْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَطَبَخْتُھَا فِی الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ یَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُہُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا لِلشَّاۃِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ سَکَتَّ لَنَاوَلْتَنِیْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَکَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاہُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ عَادَ اِلَیْھِمْ فَوَجَدَ عِنْدَھُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَکَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

۳۰۲/۲۴ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَۃَ جُلُوْسًا فَاَکَلْنَا لَحْمًا وَّخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِھٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْنَا فَقَالَا اَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّیِّبٰتِ لَمْ یَتَوَضَّأْ مِنْہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

۳۰۳/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَجَسُّھَا مِنَ الْمُلَامَسَۃِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَہٗ اَوْ جَسَّھَا بِیَدِہٖ فَعَلَیْہِ الْوُضُوْءُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ)

۳۰۴/۲۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنْ قُبْلَۃِ الرَّجُلِ امْرَاَتَہُ الْوُضُوْءُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ)

۳۰۵/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَۃَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْھَا۔

۳۰۶/۲۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ

کا شاہد ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت بھونتا تھا آپ اس کو کھاتے اور بغیر وضو کیے نماز ادا کر لیتے تھے (مسلم)

حضرت ابو رافع ہی روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس (بکری کا) گوشت تحفہ میں آیا میں نے اس کو ہانڈی میں رکھ دیا اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو رافع یہ کیا ہے میں نے عرض کیا کہ بکری کا گوشت ہے جو تحفہ میں آیا ہے میں نے اس کو پکانے کے لیے رکھا ہے (جب گوشت پک گیا) تو سرکار نے فرمایا دستی ہمیں دو میں نے دستی پیش کر دی تو آپ نے دوسری دستی طلب فرمائی اس کے بعد تیسری دستی طلب کی تو میں نے عرض کیا کہ بکری میں صرف دو ہی دستی ہوتی ہیں اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا اگر تم خاموشی کے ساتھ مجھے دستی پیش کرتے رہتے تو ملتی رہتیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگا کر کلی کی اور ہاتھ کی انگلیوں کو دھویا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی نماز سے فارغ ہو کر جناب ابو رافع کے اہلخانہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ سرد گوشت کھا رہے ہیں تو آپ نے ان کے ساتھ گوشت کھایا اس کے بعد مسجد میں آکر نماز ادا کی لیکن اس دوران پانی استعمال نہیں کیا (احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو ابو عبید سے روایت کیا ہے)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی اور ابو طلحہ کے پاس بیٹھا تھا وہیں ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو ان حضرات نے کہا کہ تم وضو کیوں کر رہے ہو میں نے جواباً کہا کہ یہ کھانا جو کھایا ہے یہ حضرات کہنے لگے کہ پاک چیزیں کھانے کے بعد وضو کی کیا ضرورت اور کھانے کے بعد تو انھوں نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھے۔ (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آدمی کا اپنی بیوی کی تقبیل اور اس کی ملامست کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کی تقبیل کرے یا اس سے ملامست کرے اس کو وضو کرنا لازم ہے۔

(امام مالک، شافعی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی تقبیل کرنے سے وضو لازم آتا ہے۔

(امام مالک)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تقبیل بھی ملامست ہے اس کے بعد وضو کیا کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُمَا الدَّارُقُطْنِيُّ وَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَلَا رَاٰهُ وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَّيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَّجْهُوْلَانِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس خون کے نکلنے پر جو بہ جائے وضو کرنا لازم ہے (دارقطنی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے نہ تو تمیم داری کو دیکھا نہ ان سے روایت کی اور اس سند میں یزید بن خالد اور یزید بن محمد مجہول ہیں)

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء کے آداب

پہلی فصل

۳۰۷ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ وَاَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو نہ سمت قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت اس کا منہ شرقاً غرباً ہونا چاہیے (متفق علیہ لیکن امام محی السنہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ حکم جنگل کے لیے ہے لیکن گھروں میں اس کی پابندی نہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ کسی کام سے حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف سے پشت پھیرے، شام کی جانب منہ کئے قضائے حاجت فرما رہے تھے (متفق علیہ)

۳۰۸ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا داہنے ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم یا گوبر اور ہڈی سے استنجا کریں۔ (مسلم)

۳۰۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ میں ناپاکی اور ناپاکوں سے تیری پناہ لیتا ہوں (متفق علیہ)

۳۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کے سبب نہیں ان میں سے ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور امام مسلم کی روایت میں پیشاب کے بعد استنجا نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغلخور تھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازہ (سبز) شاخ منگوا کر اس کو درمیان سے چیر کر دونوں قبروں پر گاڑ دیا صحابہ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا سرکار نے فرمایا امید یہ ہے کہ یہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی (متفق علیہ)

۳۱۱/۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت ونفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ راستہ اور سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب اور پاخانہ کرنا (مسلم)

۳۱۲/۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اسی طرح جب بیت الخلاء جائے تو شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجا کرے۔

(متفق علیہ)

۳۱۳/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو چاہیئے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی بیت الخلاء جائے اس کو چاہیئے کہ طاق ڈھیلوں سے استنجاء کرے (متفق علیہ)

۳۱۴/۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھوٹا ڈول اور ایک کدال لیے ہوئے ہوتے تھے فراغت کے بعد آپ پانی سے استنجا کرتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۱۵/۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَّقَالَ أَبُو دَاوُدَ هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ وَّفِي رِوَايَتِهِ وَضَعَ بَدَلَ نَزَعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے (ابوداؤد، نسائی لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ منکر ہے اور انہوں نے اتارنے کی بجائے پہننا بتایا ہے)

۳۱۶/۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دور تشریف لے جاتے جہاں ان کو کوئی نہ دیکھ سکتا (ابوداؤد)

۳۱۷/۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَّبُولَ فَأَتٰى دَمِثًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے دیوار کی آڑ میں نرم جگہ تلاش کر کے فراغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

۳۱۸/۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الْأَرْضِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب آپ قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ ہو جاتے (ترمذی۔ ابوداؤد، دارمی)

۳۱۹
۱۳
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَأَمَرَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والد اپنی اولاد کو تعلیم دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ پشت۔ پھر ہمیں حکم دیا کہ استنجا کے لیے (کم از کم) تین ڈھیلے استعمال کرو آپ نے ہمیں ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ۔ دارمی)

۳۲۰
۱۴
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور گھٹیا کام بایاں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۳۲۱
۱۵
وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلاء جائے تو اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے اور ان سے استنجا کرے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔ (احمد ابوداؤد نسائی دارمی)

۳۲۲
۱۶
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے جن بھائیوں کی غذا کا تذکرہ نہیں کیا)۔

۳۲۳
۱۷
وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع امید ہے میری حیات ظاہری کے بعد تمہیں طویل عمر ملے گی لہٰذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے داڑھی کو باندھا (گرہ لگائی)، ٹوٹکہ کے طور پر یا گردن میں مہرہ ڈالا یا جانوروں کے چارے یا ہڈی سے استنجاء کیا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے بری ہیں۔ (ابوداؤد)

۳۲۴
۱۸
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سرمہ لگائے اس کو چاہیے کہ طاق سلائیاں لگائے اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجے کے لیے جائے اس کو چاہیے کہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے ورنہ کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خلال سے کچھ دانتوں

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلَّا اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَّمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۵ / ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ۔

۳۲۶ / ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۷ / ۲۱ وَعَنْ مُّعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۸ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۲۹ / ۲۳ وَعَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۳۰ / ۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

۳۳۱ / ۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سے نکالا تو اس کو پھینک دے لیکن اگر اس نے زبان سے کچھ علیحدہ کیا ہے تو اس کو نگل لے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو شخص قضائے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیئے کہ وہ جگہ پردہ دار ہو اور ایسی جگہ نہ ملے تو اس کو چاہیئے کہ ریت کا ایک چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پشت کرے کیونکہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھیلتا ہے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر نہ کیا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی غسل خانہ میں پیشاب کر کے وضو یا غسل نہ کرے کیونکہ وسوسے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں (ابوداؤد مگر امام ترمذی و نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے

(ابوداؤد و نسائی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بری باتوں سے بچو کیونکہ یہ لعنت کا سبب ہیں دریائے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ (جہاں لوگ بیٹھتے ہوں) پر پاخانہ کرنا (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اس حالت میں قضاء حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور باتیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناراض ہوتا ہے۔ (احمد ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجا خانے اور کوڑے خانے جنوں اور شیطانوں کے آنے کی جگہیں ہیں۔ لہٰذا تم میں سے جو کوئی بیت الخلاء کو جائے اس کو چاہیئے کہ وہ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث پڑھے (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی پاخانہ میں جائے تو بسم اللہ پڑھ لے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلاء سے نکلتے وقت غُفْرَانَکَ کہتے تھے۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۳۳۲ / ۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ فَاسْتَنْجَى ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنجاء کے لیے برتن یا چھاگل میں پانی دیتا جس سے آپ استنجاء فرماتے جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ رگڑتے اور میں پانی کا دوسرا برتن لاتا تو آپ ؐ

ص اس سے ہاتھ دھو لیتے تھے۔ (ابو داؤد) لیکن دارمی، نسائی نے اس حدیث کے معنی کو روایت کیا ہے۔

۳۳۳ / ۲۷ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مارتے تھے (ابو داؤد۔ نسائی)

۳۳۴ / ۲۸ وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے نیچے میدان کی لکڑی کا پیالہ کا ایک برتن تھا۔ رات کے وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے (ابو داؤد۔ نسائی)

۳۳۵ / ۲۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ -

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا۔ رسول اللہ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام محی السنہ سے ایک روایت حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ متفق علیہ کہا گیا ہے کہ یہ عمل کسی مجبوری کی وجہ سے تھا۔

تیسری فصل

۳۳۶ / ۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سچا نہ جانو۔ ہمیشہ آپ بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

۳۳۷ / ۳۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ -

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد۔ دار قطنی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ)

۳۳۸ / ۳۲ — وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِیِّ الْھَاشِمِیُّ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ وضو کریں تو پانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

۳۳۹ / ۳۳ — وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَہٗ بِکُوْزٍ مِّنْ مَّآءٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا عُمَرُ فَقَالَ مَآءٌ تَتَوَضَّأُ بِہٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ کُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَکَانَ سُنَّۃً۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہوئے تو جناب عمر آپ کے پیچھے لوٹا لیے ہوئے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اے عمر یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پانی ہے سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں فوراً اس کے بعد وضو کر لوں اگر میں ایسا کر دوں تو یہ عمل سنت بن جائیگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۴۰ / ۳۴ — وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَجَابِرٍ وَّ اَنَسٍ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ لَمَّا نَزَلَتْ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَثْنٰی عَلَیْکُمْ فِی الطُّھُوْرِ فَمَا طُھُوْرُکُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَنَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ قَالَ فَھُوَ ذَاکَ فَعَلَیْکُمُوْہُ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوایوب، جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے وہ کونسا پاکیزگی کا عمل ہے جو تم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کو اپنے پر لازم کر لو (ابن ماجہ)

۳۴۱ / ۳۵ — وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ ھُوَ یَسْتَھْزِئُ اِنِّیْ لَاَرٰی صَاحِبَکُمْ یُعَلِّمُکُمْ حَتَّی الْخِرَاءَۃَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِاَیْمَانِنَا وَلَا نَکْتَفِیَ بِدُوْنِ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ لَّیْسَ فِیْھَا رَجِیْعٌ وَّلَا عَظْمٌ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّ اَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنزاً کہا کہ تمہارے صاحب (نبی) تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پاخانہ کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف منہ نہ کریں۔ دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں اور تین ڈھیلوں سے کم استنجاء نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجاء میں استعمال نہ کریں (مسلم لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں)

۳۴۲ / ۳۶ — وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہِ الدَّرَقَۃُ فَوَضَعَھَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَیْھَا فَقَالَ بَعْضُھُمْ اُنْظُرُوْا اِلَیْہِ یَبُوْلُ کَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَۃُ فَسَمِعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْحَکَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی آڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو دیکھو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا تجھ پر افسوس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ پڑا تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى۔

جب ان کے جسم یا لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا جاتا تھا جب انہوں نے اس سے انکار کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن نسائی نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا)

۳۴۳ / ۳۷ وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت مروان اصفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ دوران سفر آپ نے اپنی اونٹنی کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا نہیں جبکہ جنگل میں تیرے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ابوداؤد)

۳۴۴ / ۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) حمد اس رب کریم کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر کے عافیت عطا فرمائی (ابن ماجہ)

۳۴۵ / ۳۹ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْهَ أُمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جنوں کی جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے سرکار سے کہا کہ آپ اپنے امتیوں کو منع فرمادیں کہ وہ ہڈی۔ لید یا کوئلے سے استنجا نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا رزق بنایا ہے لہٰذا سرکار نے ہمیں اس سے روک دیا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کا بیان

پہلی فصل

۳۴۶ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء تاخیر سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر نماز میں مسواک کرنے کو کہتا (متفق علیہ)

۳۴۷ / ۲ وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے

۳۴۸ / ۳ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

جناب حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صاف

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۳۴۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِى الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِىْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِىْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِىِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِىُّ فِىْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِىْ دَاؤدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں (۱) لبوں کو کم کرنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی دینا (۵) ناخن ترشوانا (۶) جوڑوں کی جگہ دھونا (۷) بغلوں کے بال صاف کرنا (۸) زیر ناف بال مونڈنا (۹) پانی احتیاط سے استعمال کرنا۔ یعنی استنجاء کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کلی کرنا تھا۔ (مسلم۔ البتہ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے ختنہ کرنا ہے۔ میں نے یہ روایت صحیحین اور کتاب حمیدی میں نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابوداؤد سے بروایت عمار بن یاسر نقل کی ہے۔

دوسری فصل

۳۵۰/۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ رَوَاهُ الشَّافِعِىُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَرَوَى الْبُخَارِىُّ فِىْ صَحِيْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے)۔

۳۵۱/۶ وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں حیاء کرنا اور روایت کیا گیا کہ ختنہ کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا۔ نکاح کرنا (ترمذی)۔

۳۵۲/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس وقت تک نہ سوتے کہ جب تک مسواک نہ کر لیتے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۳۵۳/۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِى السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد مجھے دھونے کیلئے دیتے تو میں دھو کر اسی مسواک کو استعمال کرتی اور دھو کر سرکار کو واپس کر دیتی (ابوداؤد)

تیسری فصل

۳۵۴/۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قَالَ اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِیْلَ لِیْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَی الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ میں مسواک کروں میرے پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو مسواک دوں لہٰذا

۳۵۵ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کو کہا اور مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ کثرت مسواک سے منہ کا ظاہری حصہ نہ چھل جائے (احمد)

۳۵۶ / ۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَیْكُمْ فِی السِّوَاكِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)

۳۵۷ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَنُّ وَعِنْدَهٗ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِیَ اِلَیْهِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو اشخاص موجود تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس مسواک کی فضیلت میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو مسواک دو

۳۵۸ / ۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَی الصَّلٰوةِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔

(رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز کے لیے مسواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۳۵۹ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ قَالَ فَكَانَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِی الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰی مَوْضِعِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

جناب ابو سلمہ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سرکار نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم کرتا اور عشا کی نماز تہائی رات تک موخر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں آتے تو مسواک ان کے کان پر یوں ہوتی جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ مسواک نہ کر لیتے اور پھر اس کو کان پر رکھ لیتے (ترمذی۔ ابو داؤد) جبکہ ابو داؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ میں نماز عشا کو تہائی رات تک موخر کر دیتا اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سنتیں

پہلی فصل

۳۶۰ / ۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاۤءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٦١ / ١٦ — وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٦٢ / ١٧ — وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّاْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاۤءٍ فَاَكْفَاَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِّنْ مَّاۤءٍ وَّفِيْ اُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھولے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو پہلے وضو کرے اور اس وضو میں ناک کو جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دھویا تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ چہرہ کو دھویا پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو مرتبہ دھویا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا سر سے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی اور اسی طرح صاحب جامع نے نقل کیا لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے یہ کہا گیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھائیں تو انہوں نے پانی کا برتن منگایا اور جھکا کر پہلے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا۔ پھر برتن میں دونوں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ اسی طرح اس برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا۔ پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو تر کر کے سر کا مسح کیا پہلے تو ہاتھ ابتداء سر سے آخر تک لے گئے اور پھر ان کو واپس لائے پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھو کر فرمایا کہ سرکار کا وضو ایسا تھا۔ لیکن ایک روایت اس طرح ہے کہ ابتدائی سر سے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ وہیں واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا۔ ایک اور روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک سنکنے میں تین تین چلو پانی استعمال کیا اور ایک روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق مسح سر صرف ایک مرتبہ کیا پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا بخاری کی ایک اور روایت میں کلی کی اور ناک سنکی یہ عمل تین مرتبہ کیا اور دونوں

MARKAZ UL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ۔

کانوں میں ایک چلو پانی استعمال کیا۔

۳۶۳ ۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاءِ وضو کو صرف ایک ایک مرتبہ دھویا اور اس میں کچھ زیادہ نہیں کیا۔ (بخاری)

۳۶۴ ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو دو دو بار فرمایا۔ (بخاری)

۳۶۵ ۲۰ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوْءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مقاعد (ایک جگہ کا نام اور بیٹھک کو بھی کہتے ہیں) میں وضو کرتے ہوئے لوگوں سے کہا کیا میں تم کو سید المرسلین کا وضو نہ دکھاؤں پھر ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔ (مسلم)

۳۶۶ ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوا وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ واپس آ رہے تھے عصر کے وقت راستہ میں جب ایک جگہ پانی ملا تو ایک جلد باز جماعت نے وضو کرنے میں جلدی کی جب ہم ان کے قریب آئے تو ان کی ایڑیاں خشک تھیں اور چمک رہی تھیں۔ اس موقع پر سرکار نے فرمایا۔ کہ ایڑیوں کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کے لیے پورا وضو کرو۔ (مسلم)

۳۶۷ ۲۲ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اس دوران پیشانی کے بالوں۔ پگڑی اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (مسلم)

۳۶۸ ۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممکنہ حد تک ہر کام داہنے ہاتھ سے کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ طہارت کرنے کنگھا کرنے اور جوتی پہننے میں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۶۹ ۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوا بِأَيَامِنِكُمْ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہنو یا وضو کرو تو ابتداء داہنی طرف سے کرو۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۳۷۰ ۲۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس نے اس سے پہلے اللہ کا نام

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِهٖ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ۔

۳۷۱ / ۲۶ وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ۔

۳۷۲ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ یَدَیْكَ وَ رِجْلَیْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۳۷۳ / ۲۸ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ یَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ بِخِنْصَرِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۴ / ۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَکِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْیَتَهٗ وَقَالَ هٰکَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۳۷۵ / ۳۰ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

۳۷۶ / ۳۱ وَعَنْ اَبِیْ حَیَّةَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ کَفَّیْهِ حَتّٰی اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّذِرَاعَیْهِ ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ کَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

۳۷۷ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ خَیْرٍ قَالَ نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰی

سنلیا ہو (ترمذی ابن ماجہ اور احمد و ابوداؤد نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی دارمی نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے لیکن احمد نے اس اضافہ کے ساتھ کہا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز بھی نہیں لیکن احمد و ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ دارمی نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی لیکن احمد نے صرف ابتدائی روایت کی یہ اضافہ بھی کیا کہ اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دیں تو آپ نے فرمایا پورا وضو کرو۔ انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں پانی پہنچاؤ جبکہ روزہ دار نہ ہو۔ اسے ابوداؤد ترمذی اور نسائی نے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور دارمی نے بین الاصابع تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلال کیا کرو (ترمذی)۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیاں ملتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کو نیچے سے تر کیا کرتے اور اپنی داڑھی میں خلال کرکے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے یہی حکم فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت داڑھی میں خلال کیا کرتے تھے (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابوحیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف کیا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پیا اور یہ کہا میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کو وہ وضو دکھاؤں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے آپ نے برتن سے داہنے ہاتھ سے پانی لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (دارمی)

٣٧٨/٣٣ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں پانی دیا اور یہ عمل تین مرتبہ کیا (ابوداؤد، ترمذی)

٣٧٩/٣٤ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو آپ نے سر کا مسح کیا اور کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کلمہ کی انگلیوں سے اور بیرونی حصہ کا انگوٹھوں سے کیا (نسائی)

٣٨٠/٣٥ — وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ۔

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے سر کا مسح آگے اور پیچھے سے کیا پھر کنپٹیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے دوران وضو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔ (ابوداؤد نے حدیث کے پہلے حصہ کو روایت کیا لیکن احمد و ابن ماجہ نے دوسری روایت کو ترجیح دی ہے)۔

٣٨١/٣٦ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَّعَ زَوَائِدَ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے مسح کرتے ہوئے ہاتھ میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا (ترمذی و مسلم البتہ امام مسلم نے اس حدیث کو ...)

٣٨٢/٣٧ — وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَّا اَدْرِي الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ اُمَامَةَ اَمْ مِّنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کویوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ کانوں کا مسح سر کے حصہ سے کیا کرتے تھے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن جناب حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ یہ ابوامامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

٣٨٣/٣٨ — وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَبُوْ دَاوٗدَ مَعْنَاهُ۔

وضو کرنا بتا کر فرمایا اسی طرح وضو ہے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی۔ ظلم اور غلط کام کیا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

۳۸۴/۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا خداوندا میں تجھ سے وہ سفید محل جو جنت میں دائیں جانب ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کر اور دوزخ سے پناہ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بلاشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعا میں زیادتی کریں گے (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۳۸۵/۴۰ وَعَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُّقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولہان ہے لہٰذا پانی کے وسواس سے اپنی حفاظت کرو (ابن ماجہ) لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کی سند قوی نہیں ہے اور ہم خارجہ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

۳۸۶/۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کرکے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے (ترمذی)

۳۸۷/۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُّنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهٗ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد آپ اپنے اعضا کو خشک کیا کرتے تھے (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابومعاذ راوی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

۳۸۸/۴۳ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر یعنی محمد باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو دو بار یا تین تین بار وضو میں اعضاء کو دھویا آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۳۸۹/۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ ھُوَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا کہ یہ نور علیٰ نور ہے۔

۳۹۰ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
۴۵
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاھِیْمَ رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ وَالنَّوَوِیُّ ضَعَّفَ الثَّانِیْ فِیْ شَرْحِ مُسْلِمٍ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا بھی وضو ہے اور یہی جناب ابراہیم کا بھی وضو ہے (رزین لیکن نووی نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

۳۹۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
۴۶
وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَکَانَ اَحَدُنَا یَکْفِیْہِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے لیکن ہم میں ایسے بھی تھے جو اس وقت تک وضو نہ کرتے جب تک وہ ٹوٹ نہ جاتا (دارمی)

۳۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ
۴۷
لِعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَرَاَیْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ عَمَّنْ اَخَذَہٗ فَقَالَ حَدَّثَتْہُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَیْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ حَنْظَلَۃَ ابْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْغَسِیْلِ حَدَّثَھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا کَانَ اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِکَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرَ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَوُضِعَ عَنْہُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَرٰی اَنَّ بِہٖ قُوَّۃً عَلٰی ذٰلِکَ فَفَعَلَہٗ حَتّٰی مَاتَ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد جناب عبد اللہ بن عمر کو دیکھا ہے کہ وہ بلا امتیاز ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے خواہ وضو کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور یہ روایت کہاں سے اور کس سے ملی ہے اس پر جناب محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے جناب اسماء بنت زید بن خطاب سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے غسیل ملائکہ جناب حنظلہ بن ابی عامر کے بیٹے جناب عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں ہر نماز کے لیے خواہ آپ با وضو ہوں یا بے وضو تازہ وضو کا حکم دیا گیا تھا لیکن جب یہ کام آپ کے لیے دشوار ہوا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کے لیے یہ حکم ہوا کہ جب وضو کی ضرورت ہو اس وقت کر لیں۔ جناب عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جناب عبد اللہ خیال کرتے تھے کہ ان کو ایسا کرنے کی طاقت ہے اس لیے وفات تک اس پر عمل کرتے رہے۔ (احمد)

۳۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ
۴۸
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَّھُوَ یَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا ھٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَھْرٍ جَارٍ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے تو وہ وضو کر رہے تھے سرکار نے فرمایا اے سعد وضو میں اسراف۔ سعد نے عرض کیا کہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہر جاری سے وضو کرتے ہو (احمد۔ ابن ماجہ)

۳۹۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عُمَرَ اَنَّ
۴۹
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُطَھِّرُ جَسَدَہٗ کُلَّہٗ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ لَمْ یُطَھِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔

حضرت ابوہریرہ، ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام لیا اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کے جسم کے صرف وضو کے حصے ہی پاک ہوں گے۔

۳۹۵ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
۵۰
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوۃِ حَرَّکَ خَاتَمَہٗ فِیْ اِصْبَعِہٖ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو انگلی میں حرکت دیتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ الْاٰخِیْرَ۔

(دارقطنی نے مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو روایت کیا اور ابن ماجہ نے آخری حدیث کو)

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

پہلی فصل

۳۹۶
۱
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔

۳۹۷
۲
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ فِی الْاِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا درحقیقت پانی سے پانی کا مفہوم احتلام ہے (اسے ترمذی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

۳۹۸
۳
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا وَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ فَبِمَ یُشْبِهُهَا وَلَدُهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَایَةِ اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ اَیُّهُمَا عَلَا اَوْسَبَقَ یَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دریافت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس عورت پر غسل ہے جس کو احتلام ہو سرکار نے فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی (تری) دیکھے اس موقعہ پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ ڈھانپ کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو پھر بچہ کس طرح ماں کے مشابہ ہوتا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلیم کی روایت کے مطابق کہا ہے کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں جو سبقت یا غلبہ کرتی ہے (بچہ بھی) اسی کی مشابہت ہوتی ہے)۔

۳۹۹
۴
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ كَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِی الْمَآءِ فَیُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهِ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهِ ثَلٰثَ غَرَفَاتٍ بِیَدَیْهِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَآءَ عَلٰی جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ یَبْدَاُ فَیَغْسِلُ یَدَیْهِ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِهِ عَلٰی شِمَالِهِ فَیَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی لے کر اپنے سر کے بالوں کا خلال کرتے پھر سر پر تین چلو پانی ڈال کر پورے بدن پر پانی بہایا کرتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ دھوتے تھے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

۴۰۰
۵
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَةُ وَضَعْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَتَرْتُہٗ بِثَوْبٍ وَّصَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ نَغَسَلَہُمَا ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَہٗ فَضَرَبَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَہَا ثُمَّ غَسَلَہَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ ثُمَّ صَبَّ عَلٰی رَأْسِہٖ وَاَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ فَنَاوَلْتُہٗ ثَوْبًا فَلَمْ یَاْخُذْہُ فَانْطَلَقَ وَھُوَ یَنْفُضُ یَدَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ

جناب میمونہ فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا پہلے آپ نے اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے ستر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد چہرہ اور کہنیاں دھوئیں۔ پھر سر پر پانی ڈالا اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہایا۔ پھر ایک طرف ہو کر پیر دھوئے جب میں نے آپ کو لباس دیا تو آپ نے نہ لیا اور اپنے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلے گئے۔

(متفق علیہ بہ الفاظ بخاری)

۴۰۱/۶ — وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِہَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَاَمَرَہَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْکٍ فَتَطَہَّرِیْ بِہَا قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَہَّرُ بِہَا فَقَالَ تَطَہَّرِیْ بِہَا قَالَتْ کَیْفَ اَتَطَہَّرُ بِہَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَطَہَّرِیْ بِہَا فَاجْتَذَبْتُہَا اِلَیَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِیْ بِہَا اَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دے کر فرمایا کہ مشک کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت حاصل کرے اس نے دریافت کیا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں سرکار نے وہی جملہ ارشاد فرمایا تو اس انصاریہ نے بھی اپنے جملے کی تکرار کی تو سرکار نے فرمایا سبحان اللہ تو پاکیزگی حاصل کر عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس موقعہ پر میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا کہ اس مشک کو خون کی جگہ رکھ دے۔ (متفق علیہ)

۴۰۲/۷ — وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِیْ اَفَاَنْقُضُہٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَۃِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِکِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْکِ الْمَآءَ فَتَطْہُرِیْنَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں عورت ہونے کے سبب اپنے سر کے بال اچھی طرح گوندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھولوں سرکار نے فرمایا نہیں تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو اور اپنے جسم پر پانی بہا لو۔

۴۰۳/۸ — وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَۃِ اَمْدَادٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (پیمانہ) سے وضو اور ایک صاع یا پانچ مد پانی سے غسل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۰۴/۹ — وَعَنْ مُّعَاذَۃَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَۃُ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فَیُبَادِرُنِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ دَعْ لِیْ قَالَتْ وَھُمَا جُنُبَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

جناب معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ایک برتن کو رکھ کر غسل کیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں جلدی کرتے تو میں یہ کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں راوی یہ کہتی ہیں اس وقت وہ دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۰۵/۱۰ — عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْکُرُ احْتِلَامًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو احتلام تو یاد نہ ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

لیکن کپڑے پر تری محسوس ہو۔ آپ نے فرمایا کہ وہ غسل کرے سائل نے کہا اگر کسی شخص کو احتلام تو یاد ہو لیکن تری محسوس نہ ہو اس پر آپ نے فرمایا اس پر غسل نہیں جناب ام سلیم نے اس موقعہ پر معلوم کیا کہ اگر عورت کو ایسا واقعہ پیش آئے تو اس پر بھی غسل ہے سرکار نے فرمایا ہاں کیونکہ عورتیں بھی مردوں کی طرح سے ہیں (ترمذی ابوداؤد۔ دارمی لیکن ابن ماجہ نے صرف اس پر غسل نہیں ہے تک روایت کی ہے)۔

۴۰۶/۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد کا ختنہ عورت کے ختنہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا راویہ فرماتی ہیں میرے ساتھ حضور علیہ السلام کا عمل ہوا تو ہم دونوں نے غسل کیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۴۰۷/۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے نیچے جنابت ہے لہٰذا بالوں کو دھوؤ اور بدن کو پاک کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے کہا۔ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ حارث بن وجیہ بہت زیادہ بوڑھے ہونے کی وجہ سے معتبر نہیں ہیں)۔

۴۰۸/۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بال برابر جگہ غسل جنابت سے چھوڑ دی اور اس کو نہ دھویا اس کے ساتھ جہنم میں ایسا اور ایسا آتشیں عذاب کیا جائے گا حضرت علی فرماتے ہیں اسی لیے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کر لی (منڈوالیا) یہ فقرہ تین مرتبہ کہا (ابوداؤد احمد دارمی۔ مگر احمد و دارمی نے سر سے دشمنی والے فقرے کی تین مرتبہ تکرار نہیں کی۔

۴۰۹/۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

۴۱۰/۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطمی سے حالت جنابت میں سر دھوتے تھے اور اسی پر کفایت کرکے بدن پر پانی بہاتے اور سر دوبارہ نہ دھوتے تھے۔

۴۱۱/۱۶ وَعَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جنگل میں برہنہ غسل کرتے دیکھا اس کے بعد آپ منبر پر تشریف لائے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا خداوند کریم صاحب حیا اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَتِرْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سِتِّیْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّغْتَسِلَ فَلْیَتَوَارَ بِشَیْءٍ۔

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ایک روایت میں اس طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمانے والا ہے۔ جب تم میں سے کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیئے کہ کسی چیز کی آڑ کرے)۔

تیسری فصل

۴۱۲/۱۷ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر مجامعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کردی گئی۔ (ترمذی۔ ابو داؤد، دارمی)

۴۱۳/۱۸ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَصَلَّیْتُ الْفَجْرَ فَرَاَیْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ یُصِبْہُ الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتَ مَسَحْتَ عَلَیْہِ بِیَدِكَ اَجْزَاكَ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا اور فجر کی نماز بھی پڑھ لی بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھلنے سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو تیرے لیے کافی تھا۔ (ابن ماجہ)

۴۱۴/۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ حَتّٰی جُعِلَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسًا وَّغُسْلُ الْجَنَابَۃِ مَرَّۃً وَّغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّۃً (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نمازیں تعداد میں پچاس اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمی کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ ہوگئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کردیا گیا (ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَۃِ الْجُنُبِ وَمَا یُبَاحُ لَہٗ

جنبی کے لیے میل جول اور اس کے لیے جائز کام

پہلی فصل

۴۱۵/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَمَشَیْتُ مَعَہٗ حَتّٰی قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَیْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَیْنَ کُنْتَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ لَہٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاہُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں سے اٹھا اور غسل کرکے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى

سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا (بالفاظ بخاری)........ لیکن امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کر کے یہ اضافہ بھی کیا کہ راوی نے کہا

۴۱۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اس پر سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالو اور وضو کر کے سو جاؤ۔ (متفق علیہ)

۴۱۷/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب جنابت کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کا سا وضو کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۴۱۸/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک مرتبہ قربت کے بعد بغیر غسل کیے دوبارہ قربت کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ پہلے وضو کرے (مسلم)

۴۱۹/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج مطہرات سے قربت فرما کر ایک ہی مرتبہ غسل فرماتے تھے (مسلم)

۴۲۰/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے (مسلم) اور حضرت ابن عباس کی روایت ان شاء اللہ کتاب الاطعمہ میں بیان کی جائے گی۔

ع مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی کہ میں جنابت کی حالت میں سرکار کے پاس بیٹھوں یہاں تک کہ میں نے غسل کیا اور ایسا ہی امام بخاری

دوسری فصل

۴۲۱/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُجْنِبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے ایک لگن سے غسل کیا اور اس کے بقیہ پانی سے حضور علیہ السلام نے وضو فرمانا چاہا۔ تو ان محترمہ نے عرض کیا کہ میں نے حالت جنابت میں غسل کیا تھا اس پر رسول اللہ نے فرمایا اس سے پانی تو جنبی نہیں ہو گیا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن شرح السنہ میں یہ روایت حضرت ابن عباس کے حوالہ سے حضرت میمونہ سے مصابیح کے الفاظ میں مروی ہے)

۴۲۲/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ۔ وَفِيْ شَرْحِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرما کر مجھ سے لپٹتے تاکہ جسم میں گرمی آجائے اس وقت میں جنبی ہوتی (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ لیکن شرح السنہ میں مصابیح کے الفاظ

ع دوسری روایت میں بھی نقل کیا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ۔

۴۲۳ / ۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُہٗ اَوْ یَحْجِزُہٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ۔

۴۲۴ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

۴۲۵ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجِّھُوْا ھٰذِہِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۲۶ / ۱۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۴۲۷ / ۱۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّا تَقْرَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ جِیْفَۃُ الْکَافِرِ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّاَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

۴۲۸ / ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا یَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاھِرٌ۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَالدَّارَقُطْنِیُّ)

۴۲۹ / ۱۵ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَضَی ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَہٗ وَکَانَ مِنْ حَدِیْثِہٖ یَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِیْ سِکَّۃٍ مِّنَ السِّکَکِ فَلَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ حَتّٰی اِذَا کَادَ الرَّجُلُ اَنْ یَّتَوَارٰی فِی السِّکَّۃِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیْہِ عَلَی الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَۃً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرُدَّ عَلَیْکَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ عَلٰی طُھْرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ۔

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لا کر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں سوائے جنابت کے اور کوئی بات مزاحم نہ ہوتی (ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر لو میں کسی جنبی اور حائضہ کے لیے مسجد کے داخلہ کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا۔ تصویر یا جنبی ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشہ۔ خلوق (ایک خوشبو کا نام) لگانے والا اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط جناب عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراغت حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکار پیشاب یا قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے (شک راوی) پس اس شخص نے سرکار کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں نظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ مارے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہنیوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور

مجھے ناپسند ہوا کہ ذکرِ خدا سوائے طہارت کے کروں (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۳۰/۱۶ وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ حَتّٰى تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا اس کے بعد عذر خواہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے یہی اچھا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں (ابوداؤد لیکن امام نسائی نے صرف وضو تک کا ذکر کرکے یہ کہا کہ وضو کرکے سلام کا جواب دیا)

تیسری فصل

۴۳۱/۱۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاگتے اور دوبارہ سو جاتے تھے (احمد)

۴۳۲/۱۸ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں نہ رہے تجھے گننے سے کس بات نے روکا۔ شرمگاہ دھونے کے بعد اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے کرتے ہیں پھر جسم پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سرکار بھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۴۳۳/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرماتے رہے اس موقع پر میں نے دریافت کیا کہ یہ کافی نہ تھا کہ آپ آخر میں ایک مرتبہ غسل فرما لیتے سرکار نے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی نفس کی زیادہ پاکی اور زیادہ طہارت والا ہے (احمد و ابوداؤد)۔

۴۳۴/۲۰ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بلّی کے جھوٹے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۵/۲۱ وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ زَادَ مُسَدَّدٌ وَ

حضرت حمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دی جس طرح کہ جناب ابوہریرہ حاضری دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سرکار نے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لِيَغْتَرِفَا جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَّمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُوْلَ فِي مُغْتَسَلِهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسٍ۔

سے طہارت کرے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسدد نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں ساتھ پانی لیں (ابوداؤد۔ نسائی) لیکن احمد نے اس کے شروع میں کہا کہ ہمیں نے روزانہ کنگھی کرنے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا۔

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام

پہلی فصل

۴۳۶ ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرکے پھر اسی میں غسل کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ابوہریرہ سے روایت کی کہ کوئی جنبی شخص رکے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے لوگوں نے پوچھا پھر کیا کرے تو آپ نے فرمایا علیحدہ پانی لے لے۔

۴۳۷ ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۴۳۸ ۳ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے سرکار کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا پھر میں حضور کی پشت کی جانب آیا اور میں نے مہر نبوت کو دونوں کاندھوں کے درمیان دیکھا وہ مسہری کی گھنڈی کی طرح تھی (متفق علیہ)

۱۔ ابن ماجہ نے اس کو عبداللہ ابن سرجس سے روایت کیا

دوسری فصل

۴۳۹ ۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چرندے اور درندے آکر پانی پیتے ہیں اور اس میں لید اور مینگنیاں کرتے ہیں تو سرکار نے فرمایا اگر وہ پانی دو قلے کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا (احمد۔ ابوداؤد ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ) لیکن ابوداؤد کی دوسری حدیث میں اس طرح ۴

۴۴۰ ۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُلْقَى فِيْهَا الْحِيَضُ وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم بضاعہ کے کنویں سے طہارت کرلیں حالانکہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟

۴۔ (منقول ہے کہ وہ پانی نجس نہیں ہوتا)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۴۱/۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۲/۷ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِي إِدَاوَتِكَ قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۴۴۳/۸ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۴۴۴/۹ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيسَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَأَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (احمد۔ ترمذی ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار حلال ہے۔

(مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ دارمی)

ابو زید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھاگل میں کیا ہے میں نے کہا نبیذ۔ آپ نے فرمایا کھجور پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے (ابوداؤد) لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپ نے اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابو زید مجہول راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکار کے ساتھ نہیں تھا (مسلم)

کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو ابن ابو قتادہ کی بیوی ہیں کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے تو میں نے ان کے وضو کرنے کے لیے پانی ڈالا اس دوران ایک بلی آئی اور پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے پی لیا کبشہ تعجب سے دیکھ رہی تھیں ابو قتادہ نے کہا بھتیجی تمہیں تعجب ہو رہا ہے میں نے کہا ہاں تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بلی نجس نہیں کیونکہ وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھومنے والا جانور ہے (شک راوی)

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالکہ نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ ہریسہ (ایک کھانا) بھیجا وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھے رکھنے کے لیے کہا اس دوران ایک بلی آئی اور اس نے ہریسہ کھا لیا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے وہیں سے ہریسہ کھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکار دو عالم [illegible] لیکن وہ گھروں میں گھومنے والا

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا (رواہ ابوداؤد)

جانور ہے اور میں نے سرکار کو دیکھا ہے کہ آپ نے بلی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔ (ابوداؤد)

۴۴۵ / ۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّهَا۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم گدھوں کے جھوٹے بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیں۔ سرکار نے فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

۴۴۶ / ۱۱ وَعَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمَیْمُوْنَةُ فِیْ قَصْعَةٍ فِیْهَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ۔ (رواہ النسائی وابن ماجۃ)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ نے ایک برتن سے غسل فرمایا حالانکہ اس پانی میں آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۴۷ / ۱۲ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا (رواہ مالك) وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَهَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَّشَرَابٌ۔

جناب یحییٰ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن العاص بھی تھے ایک جگہ پانی کا حوض ملا تو جناب عمرو بن العاص نے اس حوض کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے حوض پر درندے آتے ہیں اس پر حضرت عمر نے فرمایا اے حوض کے مالک تم ہم کو یہ بات نہ بتاؤ کیونکہ ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر (مالک) رزین نے حضرت عمر کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لیے پاک اور پینے کے قابل ہے)۔

۴۴۸ / ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس بارے میں آپ نے فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے لئے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

۴۴۹ / ۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ (رواہ الدارقطنی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دھوپ کے پانی سے وضو نہ کرو کیونکہ اس سے برص کا خدشہ ہوتا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ تَطْهِیْرِ النَّجَاسَاتِ
نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۰ / ۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولٰهُنَّ بِالتُّرَابِ ۔

دھوڈالو (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا کہ اگر تمہارے پاک برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

451/16 وَعَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَ هَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر ناراض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بہادو اس موقع پر سجلا من ماء اور ذنوبا من ماء فرمایا (شک راوی) اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی ....

452/17 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن سرکار نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد سرکار نے اس کو بلا کر فرمایا کہ یہ مسجد پیشاب اور پاخانہ کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ کے ذکر اور قراءۃ قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر صحابہ میں کسی کو حکم کیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس پیشاب پر ڈال دیا۔ (متفق علیہ)

453/18 وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے سرکار نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چٹکیوں سے مل کر اس کپڑے کو دھوئے اور اس سے نماز پڑھے۔ (متفق علیہ)

454/19 وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا کیا جائے آپ نے فرمایا اگر سرکار کے کپڑے کو منی لگ جاتی تو میں اس کو دھویا کرتی اور جب آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھلے ہوئے کا نشان ہوتا (متفق علیہ)

455/20 وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ

اسود اور ہمام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو مسل دیا کرتی تھی۔ (مسلم) لیکن علقمہ اور اسود حضرت عائشہ سے اس

(مسلم باب ... مشتمل بر ... بخاری)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ۔

روایت کو اس اضافہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضور اُسی کپڑے سے نماز پڑھتے۔

۴۵۶/۲۱ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ایسے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھاتا پیتا نہ تھا اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھا لیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو (مل کر) دھویا نہیں۔ (متفق علیہ)

۴۵۷/۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچا چمڑا پکانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

۴۵۸/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ تُصُدِّقَ عَلَى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی کو ایک بکری بطور صدقہ دی گئی جو مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ اُتاری کہ دباغت کے بعد اُس سے فائدہ حاصل کر لیتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کا کھانا ہی حرام ہے۔ (متفق علیہ)

۴۵۹/۲۴ وَعَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال اُتار کر اُسے رنگ لیا اور ہم اس کو نبیذ کے لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

دوسری فصل

۴۶۰/۲۵ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

جناب لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں سرکار نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد اور نسائی میں ایک اور روایت ابوالسمح سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔

۴۶۱/۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی جوتی پہن کر غلاظت پر چلے تو مٹی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے (ابوداؤد ابن ماجہ نے اس کے مفہوم کو روایت کیا)

۴۶۲/۲۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ إِنِّي أُطِيلُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

ذَيْلِي وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا اَلْمَرْأَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِّاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

۴۶۳/۲۸ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُّبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

۴۶۴/۲۹ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

۴۶۵/۳۰ وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۶۶/۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۴۶۷/۳۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

۴۶۸/۳۳ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَّجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِّثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

۴۶۹/۳۴ وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فَسَاَلَ الْمَاءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

کہا کہ میں طویل دامن کے ساتھ ناپاک جگہ میں چلتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا مابعد پاک کر دے گا (یعنی بعد میں لگنے والی مٹی) (مالک۔ احمد۔ ترمذی) مگر ابوداؤد و دارمی نے فرمایا کہ وہ عورت ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں)۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پہننے سے منع فرمایا ہے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھانے کی بھی ممانعت کے الفاظ نقل کیے ہیں)

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی مکروہ رکھتے تھے۔　　(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب ملا جس میں تحریر تھا کہ مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے استفادہ نہ کرو (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردار جانوروں کی کھالوں سے پکانے کے بعد استفادہ کیا جا سکتا ہے۔　　(مالک و ابوداؤد)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ کر لے جا رہے تھے ان سے سرکار نے فرمایا کاش تم اس کی کھال اتار لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔　　(احمد۔ ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ مشک مردہ جانور کی ہے سرکار نے فرمایا کھال پکانے (رنگنے) سے پاک ہو جاتی ہے۔　　(احمد۔ ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۴۷۰/۳۵ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

بنی عبد الاشہل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر سے مسجد کا راستہ بہت خراب ہے اور خصوصاً بارش کے موسم میں سرکار نے دریافت کیا کہ اس سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں میں نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے میں ہے۔ (ابوداؤد)

۴۷۱/۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پر چلنے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

۴۷۲/۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ دور رسالت میں کتے مسجد میں آتے اور جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں دھوتے تھے۔ (بخاری)

۴۷۳/۳۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی مضائقہ نہیں اور جناب جابر کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب سے کوئی حرج نہیں۔ (احمد دار قطنی)

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کا بیان

پہلی فصل

۴۷۴/۱ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سرکار نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن و رات مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

۴۷۵/۲ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيْقُ عَلَى يَدَيْهِ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکار فجر سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے چھاگل اٹھائی جب فراغت کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے

MARKAZ-UL-QURAN ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ ذَهَبَ يَحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ہاتھ اور منہ دھوئے اس وقت آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے لہٰذا آپ نے آستین اوپر اٹھانی شروع کیں اور آستین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جبہ اتار کر کندھے پر ڈال لیا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو کر پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا اس وقت میں آپ کے موزے اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو رہنے دو میں نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر مسح فرمایا پھر سوار ہو کر ہم مجمع میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں سرکار کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ سے منع کر دیا اور عبدالرحمٰن بن عوف کی امامت میں ایک رکعت پڑھی اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد آپ نے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۷۶/۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْأَثْرَمُ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى۔

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر مسح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اور تین راتیں اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی مہلت دی اثرم نے اپنی سنن میں نیز ابن خزیمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے اور اسی طرح منتقیٰ میں ہے۔

۴۷۷/۴ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جنابت کے تین شب و روز موزے نہ اتاریں اور پیشاب۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۷۸/۵ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا ضَعَّفَهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے موزہ کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معلول ہے لیکن جب میں نے ابوزرعہ اور محمد یعنی بخاری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا یہ صحیح نہیں اور ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے)۔

۴۷۹/۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کیا کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۴۸۰ / ۷ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد جرابوں اور نعلین مبارک پر مسح فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۴۸۱ / ۸ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ بھول گئے تو آپ نے فرمایا ہیں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے ایسا ہی حکم فرمایا۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۴۸۲ / ۹ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دین کے معاملات میں اگر رائے کا دخل ہوتا تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نچلے حصہ پر مسح کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر ہی کے حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے (ابوداؤد) لیکن دارمی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

پہلی فصل

۴۸۳ / ۱۰ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر فضیلت دی گئی (۱) ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲)، تمام روئے زمین کو ہماری سجدہ گاہ بنادیا گیا (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت کے لیے پانی کا نعم البدل کیا گیا۔ (مسلم)

۴۸۴ / ۱۱ وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُّعْتَزِلٍ لَّمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے قوم کو نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا تمہیں نماز باجماعت سے کس نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے

[illegible]

MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۴۸۵/۱۲ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِّعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخُ ثُمَّ تَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ میں جنبی ہوا لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناب عمار نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے اس دوران آپ نے نماز نہ پڑھی لیکن میں خاک میں لوٹا اور نماز پڑھ لی (تیمم کر لیا) جب ہم نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے بس اتنا کافی تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک زمین پر مارے پھر ان کو پھونکا اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھوں پر مسح کیا (بخاری) اور امام مسلم نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا تمہارے لیے یہی کافی تھا کہ تو دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان پر پھونکتے پھر اپنے چہرے اور

۴۸۶/۱۳ وَعَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهٗ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهٗ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا فراغت کے بعد آپ ایک دیوار کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصائے مبارک سے کھرچا اور پھر اپنے دستہائے مبارک دیوار کو لگائے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا۔ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث صحیحین اور حمیدی کی کتاب میں نہیں پائی لیکن محی السنہ نے اس حدیث کو حسن کہہ کر شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۴۸۷/۱۴ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيَمَسَّهٗ بَشَرَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ عَشْرَ سِنِيْنَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لیے ذریعہ طہارت ہے اگرچہ اس کو دس سال تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت بھی پانی میسر آجائے اس کو اپنے جسم کو لگائے اور یہ اس کے لیے بہتر ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد لیکن نسائی نے اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے)۔

۴۸۸/۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِیْ رَاْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّيَمُّمِ فَقَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر پر روانہ ہوئے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور خون نکلا اسی دوران اس کو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تیمم کا جواز ہے تو ساتھیوں نے کہا نہیں کیونکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے لہٰذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب ہم واپسی پر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس واقعہ کی سرکار کو خبر دی تو آپ نے فرمایا جن لوگوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيُعَصِّبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ
عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انہیں مارے جب انہیں معلوم نہ تھا تو جاننے والوں سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو یہ لازم تھا کہ وہ تیمم کرتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ جسم کو دھولیتا (ابوداؤد) لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عطا ابن ابی رباح کے واسطے سے نقل کیا)۔

۴۸۹ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ
فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا
طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا
الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ
السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ لَكَ
الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ
نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُوْدَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
مُرْسَلًا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرالیا دوسرے نے ایسا نہ کیا واپسی پر دونوں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری ادا کردہ نماز کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دوہرا اجر ہے (دارمی لیکن ابوداؤد و نسائی نے عطا ابن یسار سے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

۴۹۰ / ۱۷ عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ
أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ
رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی الجہیم بن حارث بن صمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمل کے کنویں کے پاس تھے تو ایک آدمی آپ کو ملا اس نے سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ دیوار کے پاس آئے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

۴۹۱ / ۱۸ وَعَنْ عَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ
تَمَسَّحُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ
لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ
مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً
أُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِأَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ
مِنْ بُطُوْنِ أَيْدِيْهِمْ۔
(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور بغلوں تک مسح ہاتھ کے اندرونی حصہ سے کیا۔

(ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ
مسنون غسل کا بیان

پہلی فصل

۴۹۲ (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیئے کہ (مسلمان) غسل کرے۔ (متفق علیہ)

۴۹۳ (۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو۔ (متفق علیہ)

۴۹۴ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سر اور جسم کو دھوئے (غسل کرے)۔ متفق علیہ

دوسری فصل

۴۹۵ (۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی)

۴۹۶ (۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَمَنْ حَمَلَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیئے کہ غسل کرے (ابن ماجہ) لیکن ترمذی اور احمد نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیئے کہ وضو کرے۔

۴۹۷ (۶) وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن۔ سینگی لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد۔ (ابوداؤد)

۴۹۸ (۷) وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهٗ

حضرت قیس ابن عاصم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیری کے پتوں کے پانی سے غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

تیسری فصل

۴۹۹/۸ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوفَ وَيَعْمَلُونَ عَلٰى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ الصُّوفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ أَذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ جناب ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے جو غسل کرے تو اس کے لیے بہتر ورنہ واجب نہیں اور میں تمہیں بتاؤں کہ یہ غسل کا حکم کیونکر شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب تھے پہننے کو لباس میسر نہ تھا اون کے کپڑے پہنتے اور پیٹھ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد نبوی تنگ تھی اور چھت بھی نیچی اور خس پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ پسینے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوئی جب نبی علیہ السلام نے بو محسوس فرمایا تو حکم دیا لوگو جب جمعہ آئے تو غسل کر کے تیل ملو اور خوشبو لگاؤ جناب ابن عباس نے کہا پھر اللہ نے مال دیا۔ اون کی بجائے لوگ سوتی کپڑے پہننے لگے سخت محنت کی ضرورت نہ رہی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب (پسینہ وغیرہ) ختم ہو گیا جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ (ابوداؤد)

بَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

دوسری فصل

۵۰۰/۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ كَانُوا إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ الْآيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ آیت نازل ہوئی تم سے حائضہ کے بارے میں سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام نے فرمایا دوران حیض سوائے مجامعت کے تم سب کچھ کر سکتے ہو۔ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری ہر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَجَآءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَّعَبَّادُ ابْنُ بِشْرٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَہُوْدَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُہُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَیْہِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْہُمَا ہَدِیَّۃٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِہِمَا فَسَقَاہُمَا فَعَرَفَا اَنَّہٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْہِمَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور رہیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہٰذا جناب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ مجامعت نہ کریں یہ سن کر نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سرکار ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دودھ پلایا۔

٥٠١ / ٢ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّکِلَانَا جُنُبٌ وَّکَانَ یَاْمُرُنِیْ فَاَتَّزِرُ فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ اِلَیَّ وَہُوَ مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُہٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ مجھے حکم فرماتے تو میں پاجامہ کو کس لیتی تو آپ مجھے لپٹا لیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور اعتکاف میں ہوتے ہوئے سر مبارک باہر نکال دیتے تو حیض کی حالت میں آپ کا سر دھو دیتی تھی۔ (متفق علیہ)

٥٠٢ / ٣ وَعَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ فَیَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعُ فَاہُ عَلٰی مَوْضِعِ فِیَّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جس برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیتے جس جگہ میں نے پیا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا منہ

٥٠٣ / ٤ وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّکِئُ فِیْ حِجْرِیْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

٥٠٤ / ٥ وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَۃَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَیْضَتَكِ لَیْسَتْ فِیْ یَدِكِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مصلے اٹھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو سرکار نے فرمایا کہ حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں (مسلم)

٥٠٥ / ٦ وَعَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ مِرْطٍ بَعْضُہٗ عَلَیَّ وَبَعْضُہٗ عَلَیْہِ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح چادر کو اوڑھ کر نماز پڑھتے کہ آدھی آپ اوڑھے ہوتے اور آدھی میرے جسم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

دوسری فصل

٥٠٦ / ٧ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِہَا اَوْ کَاہِنًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں مجامعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر کاہن کے کہنے کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے۔ امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث حکیم اثرم سے ابو تمیمہ اور ابو ہریرہ کے حوالہ سے ہی ملی ہے)۔

۵۰۷ / ۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رَزِينٌ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو میرے لیے کیا حلال ہے آپ نے فرمایا جو پاجامہ کے اوپر ہو اور اس سے بچنا افضل ہے (رزین لیکن محی السنہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)

۵۰۸ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی مجامعت کر لے تو اس کو چاہیئے کہ نصف دینار صدقہ کرے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۵۰۹ / ۱۰ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے

(ترمذی)

تیسری فصل

۵۱۰ / ۱۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا۔

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو تو میرے لیے کیا کام حلال ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے ساتھ ازار بند باندھ لے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے۔

(مالک و دارمی مرسلا)

۵۱۱ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى تَطْهُرَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی تو بستر سے چٹائی پر آ جاتی اور اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پاک نہ ہو جاتی۔

(ابوداؤد)

MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ — مستحاضہ کا بیان

پہلی فصل

۵۱۲ / ۱ — عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِى الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے کیا میں نماز ترک کر دوں آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ رگ کا خون ہے اور حیض نہیں۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۱۳ / ۲ — عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کالا خون آئے تو وہ حیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ وضو کر کے نماز ادا کرو کیونکہ وہ رگ کا خون ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

۵۱۴ / ۳ — وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا انہوں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی عادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو حیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوٹ کس لے۔ (سخت گدی لگائے) اور نماز شروع کر دے (مالک، ابوداؤد۔ دارمی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

۵۱۵ / ۴ — وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ عدی کے دادا کا نام دینار تھا وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ حیض کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے روزے رکھے اور نماز ادا کرے (ترمذی۔ ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۵۱۶ / ۵ وعن حمنة بنت جحش قالت كنت أستحاض حيضة كثيرة شديدة فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم أستفتيه وأخبره فوجدته في بيت أختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله إني أستحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوٰة والصيام قال أنعت لك الكرسف فإنه يذهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو أكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما أثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بأمرين أيهما صنعت أجزأ عنك من الآخر وإن قويت عليهما فأنت أعلم قال لها إنما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة أيام أو سبعة أيام في علم الله ثم اغتسلي حتى إذا رأيت أنك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلثا وعشرين ليلة أو أربعا وعشرين ليلة وأيامها وصومي فإن ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وإن قويت على أن تؤخرين الظهر وتعجلين العصر وتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي إن قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا أعجب الأمرين إلي۔

(رواه أحمد وأبو داود والترمذي)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم پوچھنے اور حالت بتانے کی غرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے حیض کا خون کثرت سے آتا ہے، میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اُس نے مجھے نماز اور روزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روئی ضروری ہے جو خون کو چوس لیتی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا بھی رکھ لو۔ عرض کی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں جس ایک پر عمل کرو گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ یہ شیطان کی ٹھوکروں میں سے ایک ٹھوکر ہے۔ تم علمِ خداوندی کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے پر تیئیس (۲۳) یا چوبیس (۲۴) دن نمازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے لیے کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور جیسے وہ ایامِ حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورتِ دیگر اگر تم اس بات پر قادر ہو کہ ظہر کی نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کرو کہ دونوں کے لیے غسل کر کے نمازِ ظہر و عصر کو جمع کر لو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور عشاء میں جلدی کر کے غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر لو تو ایسا کر لینا اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

۵۱۷ / ۶ عن أسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله إن فاطمة بنت أبي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اتنے دن سے نماز ادا نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

سُبْحَانَ اللهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَتَلَبَّسَ فِي مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ ۔

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ یہ شیطان کی کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں زردی پائے تو ظہر عصر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ فجر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد) لیکن مجاہد نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل دشوار ہو تو دو نمازوں کو جمع کرے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۱۸ / ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان مبارک تک عرصہ میں کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ ہیں جبکہ گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے احتراز کیا جائے۔ (مسلم)

۵۱۹ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے کہ کسی شخص کے دروازے کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا ذرہ باقی رہ جائے گا صحابہ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا شائبہ بھی نہ رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے[۲]

۵۲۰ / ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلِيْ هٰذَا قَالَ لِجَمِيْعِ اُمَّتِيْ كُلِّهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص (ابوالیسر انصاری) نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کیفیت عرض کی اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی "قائم کرو نماز دن کی ابتدا انتہا اور رات کی کچھ ساعتوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں" اس سائل نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری تمام امت کے لیے[۳] اور

۵۲۱ / ۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جناب انس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سرزد ہوا ہے جو حد کا مستوجب ہے آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں جناب انس فرماتے ہیں سرکار نے

[۲] اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے (متفق علیہ)

[۳] روایت کے مطابق اگر میری امت میں سے کوئی اس پر عمل کرے تو اس کے لیے ہے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے کچھ بھی استفسار نہ فرمایا اور فوراً جماعت کا وقت ہو گیا اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جو حد جاری ہونے کا سبب ہوتی ہے لہٰذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد جاری فرمائیں اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے عرض کیا بیشک تو سید عالم علیہ السلام نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو یا حد کو معاف فرمادیا یہاں شک راوی ہے کہ سرکار نے ذنب کا لفظ استعمال فرمایا یا حد کا۔ (متفق علیہ)

۵۲۲/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا اوقاتِ مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نے یہی باتیں معلوم کیں اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ (متفق علیہ)

۵۲۳/۶ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان حدفاصل ترک نماز کا عمل ہے۔

(مسلم شریف)

دوسری فصل

۵۲۴/۷ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالٰى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَّالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے اچھی طرح وضو کرکے انہیں وقت پر ادا کیا خشوع کے ساتھ رکوع کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگر چاہے تو اس شخص کی مغفرت فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت از احمد۔ مالک ابوداؤد و نسائی نے اسی طرح روایت کیا)

۵۲۵/۸ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

ابوامامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کرکے اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (روایت از احمد و ترمذی)

۵۲۶/۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ۔

کی عمر نو پہنچیں نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے بستر علیحدہ کر دو۔ (روایت از ابوداؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سبرہ بن معبد رضی اللہ عنہ)

۵۲۷/۱۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان جو عہد و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس (نماز) کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد ترمذی نسائی و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۲۸/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے (مذکورہ ابوالیسر ۵۲ھ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نواحی مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملیں تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں نے صرف اس کو چھونے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرما دیں یہ سن کر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ... نے کچھ نہ فرمایا تو یہ شخص اٹھے اور چل دیئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ آیت) دن کی ابتدا اور انتہا پر اور رات کے تھوڑے حصہ میں نماز کو قائم کرو بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ہدایت و نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ یہ حکم صرف انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور ...

۵۲۹/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خزاں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا بندہ مسلم اگر رضائے خداوندی کے لیے نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

۵۳۰/۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہو د بھول نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (احمد)

۵۳۱/۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی، تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور دلیل اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرے اس کے لئے نور، رہنمائی اور نجات کا سبب نہ ہوگی۔ اس کا حشر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد۔ دارمی۔ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

۵۳۲/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے سوا اعمال میں سے کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

۵۳۳/۱۶ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور جلا دئیے جاؤ، فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس سے ذمہ اسلام بری ہوا، شراب کو مت پینا اس لئے کہ وہ تمام برائیوں کی کنجی (بنیاد) ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

اوقات نماز کا بیان

پہلی فصل

۵۳۴/۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

۵۳۵/۲ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الظُّھْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ کَانَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ اَمَرَہٗ فَاَبْرِدْ بِالظُّھْرِ فَاَبْرَدَ بِھَا فَاَنْعَمَ اَنْ یُّبْرِدَ بِھَا وَصَلَّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ اَخَّرَھَا فَوْقَ الَّذِیْ کَانَ وَصَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّی الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَصَلَّی الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِھَا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ بَیْنَ مَا رَاَیْتُمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے جناب بلال کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت (تکبیر) کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان و اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت ادا فرمائی جبکہ سورج بلندی پر تھا اور اس کی روشنی سفید اور صاف تھی۔ پھر غروب آفتاب کے بعد اذان و اقامت سے نماز مغرب ادا فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان و اقامت کہلوا کر نماز عشاء ادا فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر ادا فرمائی جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز ادا فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک موخر فرمایا جبکہ سورج بلندی پر تھا البتہ وقت مقررہ سے موخر فرمادیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو ادا فرمایا اور ایک تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء ادا فرمائی اور روشنی میں (یعنی طلوع آفتاب سے قبل جو روشنی ہوتی ہے) نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے وہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھ لئے۔ (روایت از مسلم)

دوسری فصل

۵۳۶/۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاکِ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ کُلِّ شَیْءٍ مِّثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَہٗ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّہٗ مِثْلَیْہِ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے حرم کعبہ میں مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ تسمہ کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چیزوں کا سایہ دوگنا ہوگیا تو نماز عصر ادا کرائی۔ اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور تہائی رات گزرنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

کے بعد نماز عشاء کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز فجر پڑھائی پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی اوقات نماز آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے تھے اور اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (روایت از ابوداؤد و ترمذی)۔

تیسری فصل

۵۳۷ (۴) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ یَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبدالعزیز نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عروہ نے ان سے کہا کہ خبردار ہو کہ جناب جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس پر جناب عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا اے عروہ! غور تو فرمائیے کہ آپ کیا فرماتے ہیں تب جناب عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا (اور ہم نے[۲] ... شمار کیں)

۵۳۸ (۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَیْهَا حَفِظَ دِیْنَهٗ وَمَنْ ضَیَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْیَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَیْئُ ذِرَاعًا اِلٰی اَنْ یَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِیْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَیْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَةٌ مُشْتَبِكَةٌ ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اپنے عمال کو ہدایات جاری فرمائیں میرے نزدیک تمہارے اہم فرائض میں نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو وہ نماز کے سوا تمام چیزوں کا بہت زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے عمال کو اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے سایہ اصل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج کی روشنی صاف شفاف اور بلند ہو اور سوار دو یا تین فرسخ غروب سے قبل سفر کرلے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور عشاء شفق کے غروب کے بعد تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سویا اس کی آنکھیں نہ سوئیں اس فقرہ کو آپ نے تین مرتبہ مکرر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس وقت پڑھی جائے جبکہ ستارے چمکتے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

۵۳۹ (۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِی الصَّیْفِ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ گرمیوں میں جبکہ سایہ تین سے

ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَّفِى الشِّتَآءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

پانچ قدم تک، اور سردیوں میں پانچ سے سات قدم تک ہوتا تھا۔
ابوداؤد و نسائی

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

اوقات نماز اور تعجیل کا بیان

پہلی فصل

۵۴۰/۱ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِىْ عَلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِىِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِىْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّنَسِيْتُ مَا قَالَ فِى الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُّؤَخِّرَ الْعِشَآءَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَءُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ وَّلَا يُبَالِىْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سیار بن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار اس نماز کو جو دن ڈھلے پڑھی جاتی ہے جس کو تم پہلی نماز (ظہر) کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص مدینہ کے اطراف میں اپنے گھر واپس آجاتا اور سورج افق پر موجود ہوتا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب ابو برزہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد نہ رہا البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نماز عشاء میں عتمہ (تہائی رات) تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکار عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور نماز فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے برابر والے کو پہچان لینے کے قابل ہوتا۔ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کے مطابق نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر کی پرواہ نہ فرماتے اور عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے (متفق علیہ)

۵۴۱/۲ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَآءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نماز ظہر دن ڈھلے اور عصر جبکہ سورج زندہ (روشن) ہوتا، نماز مغرب جبکہ اس کا وقت ہو جاتا (غروب آفتاب) اور نماز عشاء اس وقت جلد ادا فرماتے جبکہ نمازی جمع ہو جاتے اور اگر نمازی جمع نہ ہوتے تو تاخیر فرما دیتے اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۴۲/۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَآئِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَآءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِىِّ۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکار کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (متفق علیہ الفاظ حدیث منقول امام بخاری)

۵۴۳/۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو (یعنی تاخیر سے پڑھو)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا۔

٥٤٤ / 5 وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ (متفق عليه)

٥٤٥ / 6 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٥٤٦ / 7 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔ (متفق عليه)

٥٤٧ / 8 وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٤٨ / 9 وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٤٩ / 10 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٥٠ / 11 وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق جو حضرت ابو سعید سے مروی ہے آپ نے نماز ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہے ایک مرتبہ آگ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض حصوں نے دوسرے حصوں کو کھا لیا ہے تو رب تعالیٰ نے دوزخ کو دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب موسموں کی شدت جو تمہیں گرمی و سردی میں محسوس کرتے ہو دوزخ کے گرم اور سرد سانسوں کی وجہ ہے (متفق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ تم جو گرمی کی شدت پاتے ہو وہ دوزخ کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی۔

حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور جانے والا مضافات مدینہ تک جا کر واپس آجاتا اور سورج بلند رہتا۔ حدود مدینہ بعض اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پر تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں تک دھوپ پیلی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران تھوڑا سا ذکر الٰہی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گویا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال لٹ گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حبط یعنی ختم ہو گئے۔

(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ہم میں واپس ہونے والا اپنے تیر کے گرنے کی جگہ تلاش کر لیتا۔ (متفق علیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء شفق کے ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۱/۱۲ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى قُلْنَا لِاَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِى الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲/۱۳ وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اَوْ يُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِىْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَاِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳/۱۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۴/۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵/۱۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِىَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶/۱۷ وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِى

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فجر ادا فرماتے کہ خواتین چادروں میں لپٹی ہوتیں جب نماز سے واپس ہوتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں (متفق علیہ)

جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوئے تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے دریافت کیا کہ سحری سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ ایک شخص پچاس آیتوں کی تلاوت کر لے۔

جناب ابوذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ تجھ پر ایسے حاکم مسلط ہو گئے جو نماز کو یا تو تاخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر میں نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے وہ تیرے لیے نفل ہو گی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت (فجر) پڑھ لی گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کر لی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت عصر ادا کر لی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کا ایک سجدہ بھی مل گیا اس کو چاہیئے کہ نماز عصر مکمل کر لے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیئے کہ نماز فجر مکمل کر لے اس کی نماز بروقت مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا نیند سے جاگے فوراً ادا کر لے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس عمل کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں (متفق علیہ)

ابوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی وجہ سے کوئی کمی نہیں البتہ کمی بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے تو جب بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشاد ربانی ہے "میری یاد کے وقت میری نماز کو ادا کرو"۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷ / ۱۸ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے تجھے کفو مل جائے تو فوراً اس کا نکاح کر دے۔ (روایت از ترمذی)

۵۵۸ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

۵۵۹ / ۲۰ وَعَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبد اللہ بن عمر عمری کے حوالہ کے اور کسی ذریعہ سے نہیں ملتی جو ناقدین حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں۔

۵۶۰ / ۲۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں دو مرتبہ سے زیادہ ایسا نہ ہوا کہ آپ نے نماز کو تاخیر سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

۵۶۱ / ۲۲ وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلٰى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت کے مطابق عامل ہوگی (شک راوی) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک موخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے ستارے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابو داؤد)

اور دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

۵۶۲ / ۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہوتی تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو تہائی یا نصف رات تک موخر کریں۔ (روایت از احمد ترمذی و ابن ماجہ)

۵۶۳ / ۲۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

نے فرمایا اس نماز (عشاء) میں تاخیر کرو کیونکہ اسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لوگوں نے یہ نماز نہیں ادا کی۔ (روایت از ابوداؤد)

۵۶۴/۲۵ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز عشاء کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ چاند رات کے تہائی حصہ کی جانب ڈھلتا تھا۔ (روایت ابوداؤد و دارمی)

۵۶۵/۲۶ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤد وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا تم فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہ عظیم اجر کا سبب ہے۔ (ترمذی ابوداؤد۔ دارمی البتہ نسائی میں عظیم اجر کے الفاظ منقول نہیں ہیں)۔

تیسری فصل

۵۶۶/۲۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے تھے اس کے بعد اتنا وقت ہوتا کہ اونٹ کو ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پکایا جاتا تھا اور ہم غروب آفتاب سے قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

۵۶۷/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشاء کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ تہائی رات کے وقت یا اس کے گذرنے کے بعد حجرہ شریفہ سے باہر آئے اس تاخیر کا سبب دولت سرا میں کوئی مشغولیت تھی یا کوئی اور بات ہمیں اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو جس کا کسی اور امت کا فرد منتظر نہیں ہوا۔ اگر مجھے اپنے امتیوں پر گرانباری کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ نے موذن کو اقامت پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھائی۔ (مسلم)

۵۶۸/۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (یعنی انہیں اوقات میں) نماز ادا فرماتے جس طرح ہم ادا کرتے ہیں البتہ نماز عشاء ہمارے بعد تاخیر سے ادا فرماتے البتہ تمام نمازیں ہلکی پڑھتے تھے (مسلم)

۵۶۹/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَأَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَأَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۵۷۰ / ۳۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۷۱ / ۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

۵۷۲ / ۳۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

۵۷۳ / ۳۴ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوا الْقِبْلَةَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ)

۵۷۴ / ۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(ابوداؤد و نسائی)
(روایت)
(روایت احمد و ترمذی)
(روایت ابوداؤد)
مسلمان گروہ کی سمت قبلہ کی طرف نماز پڑھیں (روایت ابوداؤد)

کے ساتھ نماز عشاء پڑھی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف نہ لائے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے رہے اس موقع پر آپ نے فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر سنبھال لئے ہیں بلاشک تم اس وقت تک حالت نماز میں ہوتے ہو جب تک ادائے نماز (با جماعت) کا انتظار کرتے رہتے ہو اگر کمزوروں کی کمزوری اور بیمار کی علالت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز (عشاء) کو نصف شب تک مؤخر کیا کرتا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز ظہر ادا فرماتے تھے جبکہ تم لوگ نماز عصر کے لیے سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ عجلت کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ گرمی کے موسم میں نماز ظہر تاخیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم سرما میں ادائے نماز میں عجلت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امراء (دور) ہوگا جنہیں وقت پر نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزاحم ہوں گی یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے گا لہذا تم نماز کو بر وقت ادا کرنا۔ اس موقع پر ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابوداؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امیر ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے باعث وبال اور تمہارے لیے باعث منفعت ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب

عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی خدمت میں دوران محاصرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں اور آپ پر وہ مصیبت پڑی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت ہمیں فتنہ پردازوں کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس موقعہ پر جناب عثمان نے فرمایا۔ نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب دوسرے برائی کا ارتکاب کریں تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ فِیْ فَضَائِلِ الصَّلٰوۃِ نماز کے فضائل

پہلی فصل

۵۷۵ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَنْ یَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰی قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا یَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رویبہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص آگ میں نہ ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی یعنی نماز فجر و عصر پڑھی ہو۔ (روایت مسلم)

۵۷۶ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو ٹھنڈی[1] نمازیں پڑھ لی ہیں وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (متفق علیہ)

۵۷۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ وَمَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْئَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنٰھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں مجتمع ہوتی ہیں (صبح کی جماعت شام کو اور شام کی صبح کو واپس جاتی ہے) جب پہلی (صبح والی) جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب ہونے کے باوجود دریافت فرماتا ہے تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تھے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب[2]

۵۷۸ وَعَنْ جُنْدُبٍ الْقَسْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَطْلُبَنَّکُمُ اللّٰہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبُہُ مِنْ ذِمَّتِہٖ بِشَیْءٍ یُّدْرِکْہُ ثُمَّ یَکُبُّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ الْقُشَیْرِیِّ بَدَلَ الْقَسْرِیِّ۔

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے پس ہونا یہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ اور تمہارے اعمال کے بارے میں کوئی بات دریافت نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ دریافت فرمائے یا طلب کرے گا وہ اس کو اس کی شان کے مطابق حاصل ہو گی (اور بندے کو اس سے مفر نہ ہو گا) اور اس عمل کی پاداش میں بندے کو منہ کے بل جہنم میں ڈالدے گا روایت مسلم البتہ مصابیح[2]

۵۷۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اول میں کتنا اجر ہے اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی حاضری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے لیکن ضرور حاضر ہوں (متفق علیہ)

---

[1] دو ٹھنڈی یعنی عصر و فجر نماز۔ متفق علیہ

[2] بعض نسخوں میں قسری کی بجائے قشیری منقول ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۵۸۰/۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر کوئی نماز فجر و عشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

۵۸۱/۷ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

۵۸۲/۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد دیہاتی تمہاری نماز مغرب کا نام بدلتے ہیں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو (مغرب کو) عشاء کہتے ہیں اسی طرح یہ دیہاتی نماز عشاء کا نام تبدیل کرتے ہیں تم پر غلبہ حاصل نہ کر لیں کیونکہ کتاب الٰہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اونٹنیوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس (نماز) میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

۵۸۳/۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (یہودیوں کو) ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روکے رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۸۴/۱۰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

۵۸۵/۱۱ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں "بے شک قرآن فجر مشہود ہے" سرکار دو عالم نے فرمایا لفظ مشہود سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور رات کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

۵۸۶/۱۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلٰوةُ

حضرت زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقًا۔

کہ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے اس حدیث کو مالک نے جناب زید سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے دونوں سے تعلیقاً روایت کی ہے۔

۵۸۷ / ۱۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً أَشَدَّ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اول وقت ادا فرماتے صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز سے زیادہ اور کوئی مشکل نماز نہ تھی لیکن جب آیت نمازوں میں درمیانی نماز کی حفاظت کرو کی اتری تو آپ نے فرمایا کہ اس سے قبل بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی دو نمازیں۔

(روایت احمد و ابوداؤد)

۵۸۸ / ۱۴ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا۔

جناب مالک فرماتے ہیں حضرت علی ابن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ نماز وسطیٰ درمیانی نماز سے مراد نماز صبح ہے۔ (روایت موطا) لیکن ترمذی نے اسے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

۵۸۹ / ۱۵ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا إِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْإِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيْسَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حضور علیہ السلام نے فرمایا جو نماز فجر کے لیے نکلا وہ ایمان کے جھنڈے کو لے کر نکلا لیکن جو بازار کی طرف چلا وہ شیطانی جھنڈا لے کر نکلا۔

(روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

پہلی فصل

۵۹۰ / ۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَّشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوْبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجمع صحابہ میں آگ اور ناقوس کا ذکر کیا گیا اور اس دوران یہود و نصاریٰ کا بھی تذکرہ ہوا اس موقع پر جناب بلال کو یہ حکم ہوا کہ کلمات اذان دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہیں۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے اس کا تذکرہ جب جناب ایوب سے کیا تو انہوں نے فرمایا سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے (متفق علیہ)

۵۹۱ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ أَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ أَشْهَدُ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود مجھے اذان کی تعلیم فرمائی اور فرمایا اس طرح کہو اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے (چار مرتبہ فرمایا) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (دو مرتبہ فرمایا) پھر گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (دو مرتبہ) پھر مجھے اعادہ کا حکم دیا کہ کلمات

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى
الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شہادت کا اعادہ کروں (اس عمل تکرار کو اصطلاح شریعت میں ترجیع کہتے ہیں) نماز کی طرف آؤ۔ نماز کی جانب آؤ اور اس عمل کی جانب سبقت کرو جو کامیابی و کامرانی کا سبب ہے (دوبار) اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے (دوبار) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۹۲ (۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس طرح کہی جاتی تھی کہ اس کا ہر فقرہ دو دو مرتبہ کہا جاتا تھا اور اقامت میں صرف ایک مرتبہ سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے (بیشک نماز قائم ہوگئی) اس جملہ کو دو مرتبہ کہا جاتا تھا (روایت ابو داؤد۔ نسائی و دارمی)

۵۹۳ (۴) وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے انیس ۱۹ کلمات اور اقامت کے سترہ ۱۷ کلمات تعلیم فرمائے (روایت احمد ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی و ابن ماجہ)۔

۵۹۴ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اذان کا مسنون طریقہ تعلیم فرمائیں تو آپ نے میرے سر کے ابتدائی حصہ پر دست مبارک رکھ کر فرمایا اس طرح پڑھو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز کے ساتھ اس کے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ (دو مرتبہ) اور اشہد ان محمدا رسول اللہ (دو مرتبہ) پہلی آواز سے پست کر کے پڑھو۔ دوبارہ آواز کو بلند کر کے کلمات شہادت کا اعادہ کرو اس کے بعد یہ کلمات نماز کی طرف آؤ اور فلاح و نجات کی طرف آؤ پڑھو۔ اگر فجر کی اذان ہے تو اس میں ان کلمات کا دو مرتبہ اضافہ کرو نماز نیند سے بہتر ہے اس کے بعد دو مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔ (ابو داؤد)۔

۵۹۵ (۶) وَعَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں بھی سوائے نماز فجر کے تثویب نہ کہو روایت ترمذی و ابن ماجہ البتہ امام ترمذی نے یہ اضافہ فرمایا کہ اس حدیث کے راویوں میں ابو اسرائیل محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ہے۔

۵۹۶ (۷) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے یہ فرمایا جب تم اذان پڑھو تو ٹھہر ٹھہر کر اور جب اقامت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَمَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهٗ مَجْهُوْلٌ۔

کھو تو روانی کے ساتھ اور ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پینے والا پی کر فارغ ہو لے اور قضاء حاجت کو جانے والا اس عمل سے فارغ ہو لے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب تک کہ مجھے مسجد میں آتا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا۵

۵ کہ یہ حدیث سوائے عبدالمنعم کے حوالہ کے نہیں ملی جس کی سند مجہول ہے

۵۹۷/۸ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

زیاد بن حارث صدائی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہٰذا میں نے اذان پڑھی۔ بعد میں جناب بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی وہی اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

تیسری فصل

۵۹۸/۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِّثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ آئے تو نماز کے وقت کا اندازہ کر کے نماز کے لیے جمع ہوتے تھے اور نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے رائے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سنکھ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کیوں نہ مقرر کیا جائے جو نماز کیلئے بلائے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا اٹھو اور۶

۶ نماز کے لیے ندا کرو (متفق علیہ)

۵۹۹/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَآئِمٌ رَّجُلٌ يَّحْمِلُ نَاقُوْسًا فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ قُلْتُ نَدْعُوْ بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَّعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ نماز کے لیے جمع ہونے کی اطلاع کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے میں نے اس سے دریافت کیا اے اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کرو گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نماز کے لیے بلانے کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آخر تک پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو خواب درست ہے اٹھو اور بلال کو وہ کلمات سکھاؤ جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلال کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات بتانے لگا اور وہ اذان پڑھتے رہے راوی کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهُ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ۔

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سنے تو چادر گھسیٹتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے (روایت ابو داؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ مگر اس میں اقامت کا تذکرہ نہیں۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے لیکن اس میں ناقوس کا تذکرہ نہیں ہے۔)

۶۰۰ / ۱۱ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ أَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو بکرہ روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا راستہ میں آپ کا گزر جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیر ہلاتے۔ (ابو داؤد)

۶۰۱ / ۱۲ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ)

امام مالک کو یہ بات پہنچی ... کہ ایک مرتبہ مؤذن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے اس کو حکم دیا کہ اس کلمہ کو صبح کی اذان میں کہا کرے (روایت موطا)

۶۰۲ / ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَجْعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْفَعُ لِصَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد الرحمٰن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالیں کیونکہ یہ عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَإِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور جواب اذان کی فضیلت

پہلی فصل

۶۰۳ / ۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مؤذن اپنی طویل گردنوں کی وجہ سے ممتاز ہوں گے (مسلم)

۶۰۴ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر ریح چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے اور جب نماز کے لیے تثویب کہی جاتی ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب تثویب ختم ہوتی ہے تو واپس آتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

یَکُنْ یَّذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

ڈالتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر فلاں بات کو یاد کر جو اس کو پہلے سے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے (متفق علیہ)

۶۰۵ / ۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سنتے جن و انس اور کوئی دوسرے مؤذن کی آواز کو مگر وہ گواہی دیں گے اس کے لیے قیامت کے دن۔
(روایت بخاری)

۶۰۶ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّہَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مؤذن نے کہے ہیں اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص میری بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے جو کسی کو نہیں ملے گا۔ مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی (روایت مسلم)

۶۰۷ / ۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر کہے اور سننے والا اس کے جواب میں اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب مؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہے جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن لا الہ الا اللہ کہے تو یہ بھی حضور قلب کے ساتھ ان کلمات کو ادا کرے تو وہ داخل جنت ہو گا۔
(روایت مسلم)

۶۰۸ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰہُمَّ رَبَّ ہٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی (ترجمہ دعا) اے اللہ اس دعوت توحید اور نماز قائمہ کے واسطے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔
(بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۰۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
۷
سَلَّمَ يُغِيْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حملہ آور ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان سنتے تو رک جاتے تھے اور حملہ آور نہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نار دوزخ سے آزاد ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (روایت مسلم)

۶۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
۸
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ کی ربوبیت نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (روایت مسلم)

۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۹
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہے دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری مرتبہ سرکار نے فرمایا یہ اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۶۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۱۰
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضمانت دار اور موذن امین ہے خداوندا اماموں کو ہدایت عطا فرما اور موذنوں کی بخشش فرما (روایت ابو داؤد، ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت مصابیح کے لفظوں میں ہے)

۶۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۱
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کہی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے۔

(روایت ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۶۱۴ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
۱۲
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب بکریوں کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۶۱۵/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ یُّنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۶۱۶/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهٗ مَدٰی صَوْتِهٖ وَیَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ یُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّیُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَیْنَهُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَقَالَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی۔

۶۱۷/۱۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

۶۱۸/۱۶ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ۔

۶۱۹/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَوْبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

۶۲۰/۱۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

۴ احمد، ابن ماجہ، نسائی

۵ ابوداؤد و نسائی

عزوجل فرماتا ہے میرے اس بندے کی جانب دیکھو جو میری خشیت کی وجہ سے اذان دیتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے لہٰذا میں نے اپنے اس بندے کی مغفرت فرما دی ہے اور اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے پہلا وہ غلام ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا دوسرا وہ شخص ہے جس نے قوم کی امامت کی اور قوم اس سے راضی رہی اور تیسرا وہ جو شب و روز پانچوں نمازوں کیلئے اذان کہتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرکے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کی اس کی آواز کے مطابق بخشش کی جاتی ہے اور تمام خشک و تر اس کے لیے گواہی دیتے ہیں اور جماعت کے لیے حاضری دینے والے کے لیے پچیس نمازوں کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان جو کوتاہی اس بندے سے سرزد ہوئی ہے اس کو معاف کر دیا جاتا ہے روایت ابوداؤد و ابن ماجہ البتہ نسائی نے رطب و یابس تک نقل کیا ہے اور یہ کہا موذن کیلئے اتنا ہی

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے میری قوم کا امام مقرر فرما دیں سرکار نے مجھے قوم کا امام مقرر کرکے حکم فرمایا کہ تم قوم کے ضعیفوں کے ساتھ اقتدا کرو اور ایسا موذن مقرر کرو جو اذان کہنے کا اجر (مشاہرہ) نہ لے (روایت احمد

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مغرب کے وقت پڑھنے کے لیے یہ کلمات تعلیم فرمائے (ترجمہ) خداوندا یہ تیرے دن کی رخصت رات کی آمد اور تیری بارگاہ میں مناجات کا وقت ہے لہٰذا میری مغفرت فرمائے۔ (ابوداؤد بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوامامہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب بلال نے اقامت شروع کی جب قد قامت الصلوٰۃ پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو قائم رکھے اور اس کو بقا عطا فرمائے اور اقامت کے دوسرے الفاظ کے جواب میں وہی فرمایا جو جناب عمر کی حدیث میں اذان کے جواب میں گزرا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان و اقامت کے درمیان مانگی ہوئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILMI ISLAMIA ACADEMY

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

(ابوداؤد وترمذی)

۶۲۱/۱۹ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّتَحْتَ الْمَطَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں یا یہ فرمایا (بشک راوی) کم ہی رد ہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت (روایت ابوداؤد و دارمی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے)۔

۶۲۲/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ يَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موذن حضرات ہم پر فوقیت حاصل کرلیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں (یعنی اذان کا جواب دو) اور اس کے بعد دعا کرو تمہیں مقصود مل جائے گا (ابوداؤد)

تیسری فصل

۶۲۳/۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ مِيْلًا۔

(رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے بھاگتا ہوا روحا تک پہنچ جاتا ہے راوی فرماتے ہیں روحا مدینہ منورہ سے چھتیس میل دور ہے۔

(مسلم)

۶۲۴/۲۲ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

(رواہ احمد)

حضرت علقمہ بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں امیر معاویہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت موذن نے اذان پڑھی تو آپ بھی موذن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا اور جب موذن نے حی علی الفلاح کہا تو بھی آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھا اس کے بعد موذن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہونے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

(احمد)

۶۲۵/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُّنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواہ النسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے کھڑے ہوئے جب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (النسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۶۲۶/۲۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَھَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور موذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ فرماتے اور میں بھی۔ (ابوداؤد)

۶۲۷/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَکُتِبَ لَہٗ بِتَاذِیْنِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَۃً وَلِکُلِّ اِقَامَۃٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَۃً۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

۶۲۸/۲۶ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَآءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہمیں یہ حکم تھا کہ ہم اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (بیہقی بحوالہ دعوات کبیر)

بَابٌ فِیْہِ فَصْلَانِ

بعض احکام اذان

پہلی فصل

۶۲۹/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا یُّنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ وَکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰی لَا یُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَہٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہٰذا تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ پڑھیں راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (متفق علیہ)

۶۳۰/۲ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِّنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ وَلٰکِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِیْرُ فِی الْاُفُقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُہٗ لِلتِّرْمِذِیِّ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور فجر مستطیل تمہیں سحری کھانے سے نہ روکیں البتہ فجر مستطیر کناروں میں پھیلی روشنی دیکھ کر کھانے سے ہاتھ روک لو۔ (مسلم والفاظ ترمذی)

۶۳۱/۳ وَعَنْ مَّالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا جب تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کہو اور تم میں معمر فرد امامت کرے۔ (بخاری)

۶۳۲/۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ۔

حضرت مالک بن حویرث ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٣٣ / ٥ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَّا قُدِّرَ لَهٗ وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَّلَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِىْ الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَّسِىَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٦٣٤ / ٦ وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ قَدْ خَرَجْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٦٣٥ / ٧ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِىْ۔

کا معمر شخص امامت کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا جب تھکان کی وجہ سے اونگھ آنے لگی تو سواری سے اتر کر جناب بلال سے فرمایا بقیہ رات تم جاگو اور ہماری پہرہ داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور علیہ السلام محو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز (نفل) ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلع کی طرف منہ کرکے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپنے لگیں اور سو گئے۔ فجر کے وقت نہ تو سرکار بیدار ہوئے اور نہ بشمول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ نہ کھلی جب دھوپ پھیلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز قضا ہونے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرنے لگے سرکار میری بھی وہی کیفیت ہوئی جس سے آپ ہمکنار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس لو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ دیکھ لو کہ میں (حجرہ سے) نکل آیا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ جتنی نماز ملے اس کو پڑھو بقیہ کو بعد میں مکمل کرلو۔ (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔

(اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۶۳۶ / ۸ — عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّأُوْا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (رواه مالك مرسلا)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر مکہ کے راستہ میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکار اور صحابہ سو گئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آ گئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا جلدی سوار ہوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں تھوڑی دور جا کر سرکار نے اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں (شک راوی) سرکار کی امامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکار صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو ملاحظہ کیا کہ سب پر گھبراہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور جب اس کو یاد آئے اور گھبراہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اسی طرح پڑھے جس طرح ہر وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو لٹایا اور اس طرح تھپکیاں دیتا رہا جیسے بچوں کو سلانے کے لیے تھپکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سو گئے پھر حضرت بلال کو بلایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب ابوبکر نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

۶۳۷ / ۹ — وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلٰوتُهُمْ (رواه ابن ماجة)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں موذنوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلٰوةِ — مساجد اور اوقات نماز

پہلی فصل

۶۳۸ / ۱ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ۔

۶۳۹/۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۴۰/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۱/۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ هٰذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۲/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۳/۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۴۴/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۴۵/۸ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ اسے بخاری و مسلم نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب اسامہ بن زید عثمان ابن طلحہ حجبی بلال بن رباح تھے آپ نے خانہ کعبہ کا دروازہ بند کرا دیا اور تھوڑی دیر اندر قیام فرمایا جو سب باہر آئے تو میں نے بلال سے دریافت کیا کہ سرکار اندر کیا کر رہے تھے کہنے لگے آپ نے ایک ستون دائیں جانب دو ستون بائیں جانب اور تین ستون عقب میں کیے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار گنا ثواب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد حرام۔ مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد (مسجد نبوی) مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر قبا تشریف لاتے اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۶۴۶/۹ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو اول دن میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی جنت میں کرے گا صبح کے وقت یا آخر دن میں (یعنی جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو) (متفق علیہ)

۶۴۷/۱۰ وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِى الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَّالَّذِىْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ ثُمَّ يَنَامُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے اجر و ثواب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو دور سے آیا ہو۔ اور جو شخص کہ انتظار نماز کرتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو جائے۔ (متفق علیہ)

۶۴۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِىْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بَنِىْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قرب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی علیہ السلام کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ ہمارا یہی ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا اے بنو سلمہ اپنے گھروں میں رہو مسجد تک آنے میں (ثواب کی غرض سے) تمہارے قدم گنے جائیں گے۔ (مسلم)

۶۴۹/۱۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِىْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عاطفت فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) امام عادل (۲) وہ نوجوان جو بچپن سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے اور مسجد سے واپسی کے بعد پھر مسجد واپسی کی تمنا اور آرزو کرے (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ملیں اور اس کے لیے جدائی اختیار کریں (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رقت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین وجمیل عورت اپنے طرف بلائے تو یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا (متفق علیہ)

۶۵۰/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِى الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر یا بازار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِكَ أَنَّهٗ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَإِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِيْ دُعَآءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۱/۱۴ وَعَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۵۲/۱۵ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۳/۱۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۵۴/۱۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَآلَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۶۵۵/۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ

میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے صرف ادائے نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور جو شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو روک لیتی ہے اور فرشتوں کی دعا میں یہ اضافہ کیا کہ وہ کہتے ہیں خداوندا اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا بے وضو نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آتے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا کر کے اس میں بیٹھتے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری وہ چیز واپس نہ ملے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو اس کو چاہیے

MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو۔ (متفق علیہ)

۶۵۶/۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے۔ (متفق علیہ)

۶۵۷/۲۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔ اچھے اعمال میں سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔ (مسلم)

۶۵۸/۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز اپنے آگے نہ تھوکے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھوکے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوکے یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابوسعید کی روایت کے مطابق اپنے بائیں جانب تھوکے۔ (متفق علیہ)

۶۵۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ ان یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا ہے۔ (متفق علیہ)

۶۶۰/۲۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہٰذا تم قبور کو سجدہ گاہ نہ بناؤ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔ (مسلم)

۶۶۱/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْا فِي بُيُوْتِكُمْ مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان کی حیثیت نہ دو۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۶۶۲ / ۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے (مدینہ طیبہ میں سمت قبلہ جانب جنوب ہے) (ترمذی)

۶۶۳ / ۲۶ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْنَاهُ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَةٍ وَّاَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَیْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِیْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِیْدٌ وَّالْحَرَّ شَدِیْدٌ وَّالْمَآءَ یُنْشَفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ فَاِنَّهٗ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا طِیْبًا۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ)

جناب طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد لے کر حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہم نے آپ سے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیسا ہے تب سرکار نے ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں کلی کی اور اس پانی کو ایک چھاگل میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے علاقہ میں پہنچو تو اپنے کلیسا کو توڑ کر یہ پانی وہاں ڈال دینا اور اس جگہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ آج کل گرمی کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں سوائے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔ (نسائی)

۶۶۴ / ۲۷ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَآءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ یُّنَظَّفَ وَیُطَیَّبَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکانوں اور محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۶۶۵ / ۲۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مساجد کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں سرکار نے فرمایا تھا لیکن تم مساجد کو اسی طرح زیب و زینت دو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۶۶ / ۲۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

۶۶۷ / ۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاةُ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال خیر پیش کیے گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالتا ہے اور میرے سامنے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيْهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ۔

میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس سے بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو (ترمذی ابوداؤد)

٦٦٨/٣١ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَّاَنَسٍ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی روشنی کی بشارت دے دو۔ (ترمذی۔ ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے یہ حدیث سہل بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے)۔

٦٦٩/٣٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد کی خبرگیری کرتا ہے تو اس کے ایمان کی شہادت دو کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٦٧٠/٣٣ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِي الصِّيَامُ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ انْتِظَارَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے خصی ہونے کی اجازت دے دیں آپ نے فرمایا کہ خصی ہونے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا خصی ہونا یہ ہے کہ ہم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر مجھے سیاحت کی اجازت دے دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری سیاحت اللہ کے راستے میں جہاد ہے میں نے یہ کہا کہ پھر تو مجھے راہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت دیں تو آپ نے فرمایا کہ میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کریں (شرح السنۃ)

٦٧١/٣٤ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا وَّلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَّزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْاَقْدَامِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کن اعمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب تو خوب جانتا ہے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا (یعنی تمام جزوی و کلی علوم مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات) اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابراہیم کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں (ترمذی و دارمی مرسلاً لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ

www.waseemziyai.com

اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَّلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا فِي الْمَصَابِيْحِ لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۶۷۲/۳۵ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَّرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

۶۷۳/۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَ صَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَّا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۶۷۴/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۷۵/۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

سے اضافہ کے ساتھ اس طرح مروی ہے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا تم جانتے ہو کہ مقربین فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کفارات کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں اور کفارات کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے اور جس نے ایسا کیا تو وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا۔ رب کریم نے فرمایا اے نبی جب تم نماز سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوندا جب تو اپنے بندوں ؎

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ (۱) وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کر دے یا غازی بنا کر اجر و ثواب سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۲) وہ شخص جو مسجد کے لئے گھر سے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۳) وہ شخص جو گھر میں سلام کر کے داخل ہوا (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے وضو کر کے نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے نکلا اس کا اجر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے بحالت احرام میں حج کے لیے روانہ ہوا اور جو شخص نماز چاشت کے لیے چلا اور نماز کے لیے کوشش کی اس کو عمرہ کرنے والے کے برابر اجر ملے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار جس کے درمیان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر ملاء اعلیٰ میں لکھا جاتا ہے (احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے سرکار نے فرمایا جنت کے باغ مساجد ہیں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ۔ اللہ اکبر کی تسبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں کسی کام سے آیا بس وہ اس کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

؎ کو فتنوں کی آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے فتنہ سے محفوظ رکھ کر اپنی طرف اٹھا لے ... لغو یا بیہودہ بات ... بلندی کا سبب سلامتی کا ... مسنون ہوں ... اور ایسے وقت نماز ادا کرنا ... اول اور اس حدیث کے الفاظ

؎ مصابیح سے منقول ہیں اور عبدالرحمٰن بن عائش کے الفاظ سوائے شرح السنہ کے اور کہیں منقول نہیں۔

۶۷۶ / ۳۸ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا إِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَّفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى۔

حضرت فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے صلی اللہ علی محمد وسلم اس کے بعد کہتے:۔ خداوندا میرے لیے گناہوں کو معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر آتے تو بھی درود و سلام پڑھتے اور دعائے مغفرت کے بعد یہ کہتے خداوندا اپنے فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی لیکن احمد اور ابن ماجہ نے فرمایا کہ جب مسجد میں جاتے اور واپس آتے تو صلی اللہ علی محمد وسلم کی بجائے بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کہتے ۔ امام ترمذی نے فرمایا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما کی سند متصل نہیں کیونکہ انہوں نے اپنی دادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا تھا)۔

۶۷۷ / ۳۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَأَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی ۔ خرید و فروخت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ابوداؤد و ترمذی)

۶۷۸ / ۴۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کچھ بیچ رہا ہے یا کوئی شخص خرید رہا ہے تو یہ کہو کہ اللہ تیری تجارت میں برکت نہ کرے اور اگر کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا پاؤ تو اس سے کہو اللہ کرے کہ تیری گم شدہ چیز نہ ملے۔

(ترمذی۔ دارمی)

۶۷۹ / ۴۱ وَعَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُّنْشَدَ فِيْهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيْهِ الْحُدُوْدُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ فِيْ سُنَنِهٖ وَصَاحِبُ جَامِعِ الْأُصُوْلِ فِيْهِ عَنْ حَكِيْمٍ وَّفِي الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرٍ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اور مسجد میں حدیں (زنا چوری وغیرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے (ابوداؤد صاحب جامع الاصول نے جناب حکیم کی روایت سے اور مصابیح نے حضرت جابر سے روایت کی ہے)۔

۶۸۰ / ۴۲ وَعَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَأَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پودوں (لہسن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجد میں نہ آؤ اور اگر تمہیں انہیں کھانا ہی ہے تو ان کی بدبو کو پکا کر ختم کر دو۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

۶۸۱/۴۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا سجدہ گاہ ہے سوائے مقبرے اور غسلخانہ کے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

۶۸۲/۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبُرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (۱) کوڑا گھر (۲) قربانگاہ (۳) مقبرہ (۴) چوراہے (۵) غسلخانے (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) اور خانہ کعبہ کی چھت پر۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۶۸۳/۴۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکتے ہو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرو۔ (ترمذی)

۶۸۴/۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان جاتی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۶۸۵/۴۷ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرَئِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی جگہ سب سے بہتر ہے؟ اس سوال پر حضور علیہ السلام خاموش رہے اور فرمایا کہ میں اس وقت تک خاموش رہوں گا جب تک جبرئیل وحی لائیں (شک راوی) چنانچہ جبرئیل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبرئیل نے کہا مسئول اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے نہیں ہوا تھا سرکار نے دریافت فرمایا وہ کس طرح تو جبرئیل نے بتایا آج میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان نور کے صرف ستر ہزار پردے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں م

م اس روایت کو ابن حبان نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۶۸۶/۴۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ۔ (رواه ابن ماجة والبيهقي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)۔

بھلائی کی خاطر تاکہ علم سیکھے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح سے ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور ارادے سے آتا ہے تو وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

۶۸۷ / ۴۹ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ۔ (رواه البيهقي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کریں گے اگر ایسا پاؤ تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

۶۸۸ / ۵۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه البخاري)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے کنکر مارا جب میں جاگا تو دیکھا کہ وہ جناب عمر تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو بلا کر لاؤں۔ میں گیا اور ان دونوں کو لا کر جناب عمر کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو یا کہاں سے آئے ہو (شک راوی) انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب آپ نے فرمایا اگر تمہارا تعلق مدینہ سے ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا کیونکہ تم مسجد نبوی میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

۶۸۹ / ۵۱ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنَى عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْغَطَ أَوْ يُنْشِدَ شِعْرًا أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَلْيَخْرُجْ إِلَى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔ (رواه فِي الْمُوَطَّأِ)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے ایک کنارہ پر ایک چبوترہ بنوایا جس کو بطیحا کہا جاتا تھا آپ نے حکم دیا تھا جو شخص بیکار کی باتیں کرنا چاہے یا شعر خوانی کرنا چاہے یا بلند آواز سے بولے تو وہ مسجد سے اس چبوترہ کی جانب آجائے۔ (موطا)

۶۹۰ / ۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا۔ (رواه البخاري)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر رینٹھ دیکھی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اٹھے اور اس کو اپنے دست مبارک سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوا تو وہ اس حال سے خالی نہیں کہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور بلاشک اس کا رب اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ کو نہ تھوکے اور یہ عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد آپ نے اپنی چادر میں تھوکا اور اس کو مل کر فرمایا یا اس طرح کرے۔ (بخاری)

۶۹۱ / ۵۳ وَعَنِ السَّائِبِ ابْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

۶۹۲/۵۴ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَآءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجٰتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور دیوار قبلہ کی جانب تھوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ شخص اب تمہارا امام نہ بنے ایک مرتبہ اس شخص نے امامت کرنی چاہی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار نے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا تونے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ ہمیں یہ ڈر ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو جائے گا آپ عجلت سے تشریف لائے اقامت کہی گئی اور حضور نے اختصار کے ساتھ قرأت کر کے نماز پڑھائی نماز کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیٹھے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج کی تاخیر سے آمد کی وجہ بتاتا ہوں میں رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کہ مقدر ہو چکی تھی پھر مجھے نماز میں اونگھ آئی اور جسم بھاری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق اچھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں رب کریم نے اس جملہ کا تین بار اعادہ فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اس کے بعد ہر چیز مجھ پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا اے رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ کفارات کے بارے میں رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز باجماعت کے لیے مسجد جانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا اور ناگواری کے وقت مکمل وضو کرنا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَّ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَّسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

علاوہ کس چیز میں مصروف بحث ہیں میں نے کہا درجات کے بارے میں۔ رب کریم نے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے جواب دیا کہ غریبوں کو کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا مانگو جو کچھ مانگتا ہے میں نے کہا خداوندا میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے کا برائیوں سے بچنے اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے مغفرت اور رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر ۱؎

۱؎ اپنی طرف بلالے خداوندا میں تیری محبت اور اس کی محبت جو تجھ کو محبوب رکھتا ہو اور ایسے عمل کی محبت جو تیرے قرب خاص کا سبب ہے ان کا سوال کرتا ہوں اور جو خواب کہ میں نے نقل کیا درست ہے اس کو سیکھو اور دوسروں کو بتاؤ (احمد و ترمذی) ۲؎

$\frac{693}{55}$ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّیْطَانُ حُفِظَ مِنِّیْ سَائِرَ الْیَوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے ساتھ شیطان مردود سے سرکار نے فرمایا جو یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

$\frac{694}{56}$ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا۔

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری آرام گاہ کو بت خانہ نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے اس قوم پر اللہ کا سخت غضب ہوا جس نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا (امام مالک مرسلاً)

$\frac{695}{57}$ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهٖ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ وَّغَیْرُهٗ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے بعض راوی فرماتے ہیں کہ حیطان سے مراد باغات ہیں (احمد لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے جس کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ضعیف کہا ہے)۔

$\frac{696}{58}$ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوةً وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَّصَلٰوتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد میں (مسجد نبوی) پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔ (ابن ماجہ)

$\frac{697}{59}$ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۲؎ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن اور صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد تعمیر ہوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال پھر سرکار نے فرمایا تمہارے لیے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز کا وقت ہو وہیں پڑھ لیا کرو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

پہلی فصل

۶۹۸ (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ چادر کا داہنا پلہ بائیں کندھے پر اور بایاں داہنے کندھے پر تھا (یہ طریقہ اشتمال کہلاتا ہے) یعنی چادر کے دونوں کنارے کاندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۶۹۹ (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھے جبکہ اس کے کاندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو (متفق علیہ)

۷۰۰ (۳) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے (یعنی دائیں کنارہ کو بائیں کاندھے اور بائیں کنارے کو دائیں کاندھے پر ڈالے (متفق علیہ)

۷۰۱ (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّاْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھاری دار چادر میں نماز پڑھی اور آپ نے اس کی دھاریوں کو دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کو دے کر اس کی انبجانیہ میرے لیے لے آؤ یہ ابھی میری نماز میں حائل ہوئی ہے (متفق علیہ) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاریاں دیکھی ہیں مجھے اس سے فتنہ کا ڈر ہے۔

۷۰۲ (۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِہٖ جَانِبَ بَیْتِہَا فَقَالَ لَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پاس ایک باریک رنگین منقش پردہ تھا جس سے مکان کی ایک جانب کو ڈھانپ رکھا تھا سرکار نے ان سے فرمایا کہ اس پردہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

۷۰۳/۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا پیش کی گئی آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو ناپسند کرتے ہوئے سختی سے اتارتے ہوئے فرمایا کہ اس کا پہننا پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۷۰۴/۷ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَجُلٌ أَصِيْدُ فَأُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیص کے ساتھ نماز ادا کر لوں سرکار نے فرمایا ہاں لیکن اس میں گھنڈی لگا لو درمیان سے بند کر لو اگرچہ کانٹا ہی کیوں نہ ہو (ابوداؤد) اور نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے

۷۰۵/۸ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ مُسْبِلٌ إِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهٗ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهٗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنا تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اس سے سرکار نے فرمایا جاؤ اور جا کر وضو کرو وہ گیا اور جا کر وضو کر آیا اس موقعہ پر ایک شخص نے دریافت کیا سرکار کیا بات ہے آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ یہ تہبند کو لٹکائے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ (ابوداؤد)

۷۰۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۷/۱۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَقَفُوْهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا عورت کرتے اور اوڑھنی سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پاجامہ نہ پہنے ہو۔ آپ نے فرمایا جبکہ کرتا لمبا ہو اور اس کے قدموں کی پشت کو ڈھانپ لے (ابوداؤد۔ اور محدثین کی ایک جماعت نے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۰۸ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَنْ یُّغَطِّیَ الرَّجُلُ فَاهُ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۰۹ / ۱۲ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْیَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی مخالفت کرو وہ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۷۱۰ / ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ یَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰی اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَیْنَاكَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْكَ فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰی فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَرًا فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز آپ نے نعلین مبارک اتاریں اور بائیں طرف رکھ دیں صحابہ نے دوران نماز جب یہ انداز دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ ہم نے آپ کو جیسا کرتے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی جوتے اتار لیے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گھناؤنی چیز لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں اتار دیں اب اگر تم سے کوئی مسجد میں آئے تو جوتوں کو دیکھے اگر اس میں نجاست لگی ہے تو اس کو جھاڑ کر نماز پڑھے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۷۱۱ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَّسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَكُوْنَ عَلٰی یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَّلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو دائیں بائیں نہ رکھے کیونکہ وہ کسی کے دائیں جانب ہو جائیں گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو لہٰذا ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو پہنے نماز پڑھے (ابوداؤد و ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

تیسری فصل

۷۱۲ / ۱۵ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ یَّسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ چٹائی پر نماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کو بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالا ہوا تھا (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۱۳/۱۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پیر اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

۷۱۴/۱۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ وَأَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہبند کو گردن میں باندھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھونٹی پر ٹنگے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جناب جابر نے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم جیسا احمق بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

۷۱۵/۱۸ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ إِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكٰى۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ ہمیں اللہ نے وسعت دی ہے لہٰذا دو کپڑے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

بَابُ السُّتْرَةِ

سترہ کا بیان

پہلی فصل

۷۱۶/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ إِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برچھی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

۷۱۷/۲ وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَّرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مکہ مکرمہ میں مقام ابطح میں سرخ چمڑے کے خیمے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرکار کے وضو کا بچا ہوا پانی لیا اس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے وضو کے غسالہ کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی ملتا وہ بدن سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۱۸/۳ وَعَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهٗ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ إِلٰى اٰخِرَتِهٖ۔

۷۱۹/۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَّرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ۔

۷۲۰/۵ وَعَنْ أَبِيْ جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَّقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۲۱/۶ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى شَيْءٍ يَّسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ مَّعْنَاهُ۔

۷۲۲/۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَيَقِيْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۲۳/۸ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے دامن کو اٹھائے خیمہ سے باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ حضور علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو بٹھا کر اس کی جانب منہ کر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو ۴

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پالان کی پچھلی لکڑی کی طرح سترہ سامنے رکھے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پرواہ نہ کرے (مسلم)

حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے تو وہ چالیس سال اپنی جگہ کھڑے رہنے کو نمازی کے آگے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابوالنضر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے چالیس سال یا چالیس مہینے یا دن فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روکا جائے اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان (بخاری اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتّا اور گدھے کا نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کجاوے کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ اس کو محفوظ کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان حائل ہوتی یعنی

۴ آپ کیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ وہ اونٹ کا پالان سامنے رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کا سترہ بنا لیتے اور نماز ادا کرتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنازہ (سیدھی) کی مانند لیٹی ہوتی۔ (متفق علیہ)

۴۲۴/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى أَتَانٍ وَّأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب قریب البلوغ تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر منٰی کی جانب آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ کر صف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۲۵/۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ أَمَامَهٗ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لاٹھی کو کھڑا کرے اور لاٹھی بھی نہ ہو تو اپنے سامنے ایک خط ہی کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۴۲۶/۱۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سہل بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔ (ابوداؤد)

۴۲۷/۱۲ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلٰى عُودٍ وَّلَا عَمُودٍ وَّلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهٗ عَلٰى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهٗ صَمْدًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ داہنی یا بائیں بھوں کے متوازی رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

۴۲۸/۱۳ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَّنَا وَمَعَهٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ وَّحِمَارَةٌ لَّنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ (ابا جان) جناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں کی (ابوداؤد و نسائی)

۴۲۹/۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی

www.waseemziyai.com
MAPK AZUL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کے سامنے گزرنے والے کو دور کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۷۳۰/۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے پیر سمت قبلہ کی جانب ہوتے تھے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں پیر سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پیر پھیلا دیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکانوں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

۷۳۱/۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نمازی بھائی کے آگے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے اور نماز پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھڑا رہنے کو بہتر شمار کرے۔
(ابن ماجہ)

۷۳۲/۱۷ وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ دھنسا دیا جانا گوارا کرے اور نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔ (مالک)

۷۳۳/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْاَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا۔ خنزیر۔ یہودی۔ مجوسی اور عورت منقطع کر دیتے ہیں اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ جانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مار کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ

صفات نماز

پہلی فصل

۷۳۴/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَآئِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۳۵/۲ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَآئِمًا وَّكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَّكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۳۶/۳ وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَآءَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ

کے ایک گوشہ میں رونق افروز تھے اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گیا نماز ادا کی اور پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز سکھا دیں تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلے کی طرف کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریمہ اور قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر نہ پست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھتے اور شیطان کی نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں کہنیوں کو زمین پر اس طرح بچھانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پنجے بچھاتے ہیں اور نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ کمر کی ہڈی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے تمام مہرے اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے نہ ان کو سکیڑتے اور نہ کہنیوں کو زمین پر بچھاتے اور پیروں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے بڑھا کر دائیں پیر کو کھڑا رکھ کر سرین کے بل بیٹھتے ۔

(بخاری)

٧٣٧ / ٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے اسی طرح جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی تکبیر کہتے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے ۔

(متفق علیہ)

٧٣٨ / ٥ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے ۔

(بخاری)

٧٣٩ / ٦ وَعَنْ مَّالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور جب آپ رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اسی طرح کرتے ۔ ایک روایت کے مطابق آپ ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ کانوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے ۔

(متفق علیہ)

٧٤٠ / ٧ وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طاق رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)

٧٤١ / ٨ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر اپنے ہاتھ کپڑے کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر کرتے ان کو اٹھا کر تکبیر کہتے پھر رکوع کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے تھے (مسلم)

۴۴۲/۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ حالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے (بخاری)

۴۴۳/۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے تکبیر تحریمہ کہتے جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے جب رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جب رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب جھکتے تو تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قعدہ کے بعد جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ (متفق علیہ)

۴۴۴/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۴۵/۱۲ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّيْ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز کے بارے میں بتاؤں تو انہوں نے کہا بتائیے میں نے کہا کہ سرکار جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر تکبیر کہتے ہیں، پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہتھیلوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور رکوع میں کمر کو سیدھا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور نہ زیادہ بلند کرتے پھر سر کو اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا فَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْهَا التَّسْلِيْمُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى

حلا اعتدال تک اٹھا کر تکبیر کہتے اور سجدہ میں چلے جاتے اور سجدہ میں ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھولے پھر سر اٹھاتے پھر بائیں پیر کو بچھا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے اپنی اصل حالت میں آجاتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجاتیں پھر زمین سے اٹھتے اور دوسری رکعت اس طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست مبارک کندھوں تک اٹھا کر تکبیر کہتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کہی تھی اس طرح بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے تو بایاں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقۂ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے درست کہا۔ (ابوداؤد۔ دارمی لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے ابوحمید سے اس طرح نقل کیا کہ رکوع کے وقت اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا کہ ان کو پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو چلے کی مانند کمان سے جدا کرتے ہوئے بغلوں سے جدا رکھتے راوی کہتے ہیں پھر سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو رانوں پر لگائے بغیر دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ ہوتا تھا دائیں پیر کا اوپری حصہ قبلہ رخ اور بایاں پیر بچھا ہوا ہوتا تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ نشست بائیں پیر کے تلوے پر ہوتی اور دایاں پیر کھڑا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو بایاں سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے۔

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اِلَى الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَّاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ -

٧٤٦/١٣ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهٗ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ -

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے پھر تکبیر تحریمہ کہتے (ابوداؤد ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی لو سے لگاتے تھے)۔

٧٤٧/١٤ وَعَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

٧٤٨/١٥ وَعَنْ رِّفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّىْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَّ فَمَكِّنْ لِّلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَّسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَّ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ مَعْنَاهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ -

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے فرمایا اپنی نماز کا اعادہ کرو تمہاری نماز نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو۔ جب رکوع میں جاؤ تو اپنے گھٹنوں کو ہتھیلیوں اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں ٹھہر کر اپنی کمر کو سیدھا کر لو اور جب رکوع مکمل کر لو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس طرح سیدھے کھڑے ہو کر ریڑھ کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں اسی طرح اطمینان سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح ہر رکعت اور اس کے سجدہ میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے (مصابیح لیکن ابوداؤد نے تھوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی و نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... وضو کر اور بعد میں کلمہ شہادت پڑھ پھر اچھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے تلاوت کر ورنہ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے پھر رکوع کر)۔

٧٤٩/١٦ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِىْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَّتَضَرُّعٌ وَّتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے جس میں خشوع۔ خضوع اور مسکنت کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر یہ فرمایا ہاتھوں کو پروردگار کی

MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جانب بلند کر اور تیری ہتھیلی کا رخ تیرے چہرہ کی جانب ہو پھر اس طرح کہہ اے میرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے الفاظ ہیں وہ (نماز) ناقص ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۷۵۰ / ۱۷ — عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعید بن حارث بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۷۵۱ / ۱۸ — وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز بائیس مرتبہ تکبیر کہی تو میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص بیوقوف ہے تو انہوں نے فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (بخاری)

۷۵۲ / ۱۹ — وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ يَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ معمول اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔ (مالک)

۷۵۳ / ۲۰ — وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَّعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُوْ دَاؤُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح نماز پڑھاؤں جب آپ نے نماز پڑھائی تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریمہ کے ہاتھ نہ اٹھائے۔ (ترمذی ابوداؤد و نسائی لیکن جامع ابوداؤد نے فرمایا کہ اس معنیٰ میں یہ حدیث درست نہیں ہے)۔

۷۵۴ / ۲۱ — وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر (اللہ اکبر) تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۷۵۵ / ۲۲ — وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی امامت فرمائی صفوں کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

www.waseemziyai.com
MAKTABA-ZUL-OLOOM
ISLAMIA ACADEMY

فَأَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِي اللهَ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ اِنَّكُمْ تُرَوْنَ اَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ وَاللهِ اِنِّيْ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

پر نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا اے شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم سمجھتے ہو کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کہ سامنے دیکھتا ہوں۔ (احمد)

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ — تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

پہلی فصل

۷۵۶ / ۱ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے تھے میں نے آپ سے معلوم کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوندا میرے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ خداوندا مجھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے خداوندا میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے (متفق علیہ)۔

۷۵۷ / ۲ — وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور اس کے بعد فرماتے میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت حنیف پر ہوں مشرکوں میں سے نہیں میری نماز ارکان عبادت۔ میری حیات۔ موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے حسن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھائیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ برے اخلاق سے ہمیں پھیر دے اور ایسا کرنے والا تیرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

وتعاليت استغفرك واتوب اليك واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فاذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات والارض وما بينهما وملأ ما شئت من شيء بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من اخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم وفي رواية للشافعي والشر ليس اليك والمهدي من هديت انا بك واليك لا منجا منك ولا ملجأ الا اليك تبارکت۔

سوا کوئی نہیں ہے میں تیری خدمت میں تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ برائی کا تصور بھی تیرے لیے نہیں میں تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تو برکت عطا کرنے والا اور بلند ہے میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے خداوندا میں نے تیرے لیے رکوع کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میری سماعت بصارت۔ گودے۔ ہڈی اور پٹھوں نے خشوع و خضوع کیا۔ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوندا تیرے لیے حمد و ثنا ہے آسمانوں اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں جو کچھ تو چاہے اور جب سجدہ کرتے تو کہتے خداوندا میں نے تیرے لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میں نے چہرہ کو جھکایا اس ذات کے لیے جس نے اس کو بنایا اور صورت دی کان اور آنکھیں چہرے پر سجائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت ہے اور بہترین تخلیق فرمانے والا ہے پھر تشہد اور سلام کے درمیان کہتے خداوندا میری وجہ سے اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما جو پوشیدہ طور ہوں یا ظاہر یا جو زیادتی ہوئی ہو اور ان سب باتوں سے درگذر فرما جن کو تو زیادہ جانتا ہے تو ہی اول اور آخر

صہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (مسلم) لیکن امام شافعی کی روایت کے مطابق اسی طرح منقول ہے برائی کی نسبت تیری جانب نہیں جسکو تو ہدایت دے وہ ہدایت پاتا ہے میں تیرا ہوں اور

۷۵۸ / ۳ وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ايكم المتكلم بالكلمات فارم القوم فقال ايكم المتكلم بالكلمات فارم القوم فقال ايكم المتكلم بها فانه لم يقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزني النفس فقلتها فقال لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نماز کے لیے آئے اور جب صف میں شامل ہوئے تو ان کا سانس چڑھا ہوا تھا انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر یہ کہا تمام تعریفیں اللہ کی ہیں بہت سی حمد و ثنا نہایت پاکیزہ اور برکت والی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا کون صاحب ہیں جس نے یہ کلمات کہے ہیں حاضرین خاموش رہے تو سرکار نے دوبارہ استفسار فرمایا لیکن اب بھی سب خاموش رہے تو تیسری بار سرکار نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کی تب ان صحابی نے عرض کیا میں جب جماعت میں حاضر ہوا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یہ کلمات کہے ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے آئے اور ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (مسلم)

دوسری فصل

۷۵۹ / ۴ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الترمذي وابوداود ورواه ابن ماجة عن ابي

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یہ کہتے خداوندا تیری ذات پاک ہے تو لائق حمد ہے تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ) لیکن ابن ماجہ نے اس روایت کو ابو سعید

تیرے لیے ہوں تیرے سوا کسی کا بھروسہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَعِيْدٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ۔

سے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کو ہم نے سوائے حارثہ کے اور کسی سے نہیں سنا جو قوت حافظہ کی وجہ سے محل نظر ہیں۔

۷۶۰ (۵) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز پڑھتے تو کہتے اللہ بہت بڑا ہے بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں میں اللہ کی صبح و شام تسبیح کرتا ہوں یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے تھے میں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مکر سحر اور وسوسوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد لیکن ابن ماجہ نے الحمد للہ کثیرا کے کلمات نہیں روایت کیے مگر آخر میں من الشیطان الرجیم کہے حضرت عمر کی روایت میں اس طرح ہے شیطان کا نفخ کبیرہ بڑائی ہے اس کا نفث شعر ہے اور ہمزہ سے مراد جنون یا موت ہے)۔

۷۶۱ (۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَصَدَّقَهٗ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے دوران نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو مرتبہ کی خاموشی یاد ہے پہلا تکبیر تحریمہ کے بعد اور دوسرا سورہ فاتحہ کے اختتام کے بعد (اس کی تصدیق جناب ابی بن کعب نے کی (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۷۶۲ (۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهٖ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُّسْلِمٍ وَّحْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھتے تھے اور خاموش نہ رہتے (مسلم اور حمیدی نے اپنی کتاب افراد میں لکھا ہے صاحب جامع الاصول نے تنہا امام مسلم سے روایت کیا)۔

تیسری فصل

۷۶۳ (۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو پہلے تکبیر پڑھتے پھر کہتے بیشک میری نماز عبادت۔ حیات و موت سب اللہ رب العالمین کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ خداوندا مجھے اچھے اعمال و اخلاق کی ہدایت فرما۔ تجھ سے بہتر ان کی جانب رہنمائی کرنے والا دوسرا نہیں مجھے برے اعمال و اخلاق سے محفوظ فرما دے برے اعمال اور برے اخلاق سے بچانے والا تیرے سوا کوئی نہیں (نسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۷۶۴/۹ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّىْ تَطَوُّعًا قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔ (رَوَاهُ النَّسَآئِىُّ)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں سے ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہتے خداوندا تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تو ہی تعریف کے لائق ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِى الصَّلٰوةِ

نماز میں قرأت کا بیان

پہلی فصل

۷۶۵/۱ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِّمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا (متفق علیہ) لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

۷۶۶/۲ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِىْ نَفْسِكَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِىْ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَىَّ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ مَجَّدَنِىْ عَبْدِىْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل ہے یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی جب حضرت ابوہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتدا میں ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے خداوند کریم کا ارشاد ہے میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب نمازی الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری ثنا کی اور جب ملک یوم الدین کہتا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و الضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا الْعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۶۷/۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر و عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔ (مسلم)

۷۶۸/۴ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِيْ أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِيُّ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ) اور ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم و لا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماسبق کے گناہ بخشے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں لیکن امام بخاری کی ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملائکہ کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۷۶۹/۵ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُحِبُّكُمُ اللّٰهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم ہی سے ایک شخص امامت کرے جب وہ تکبیر تحریمہ کہے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا پس یہ اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اے ہمارے رب تو ہی لائق تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری حمد کو سنتا ہے (مسلم) لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

۷۷۰/۶ وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا وَّيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ ہوتی اور اسی طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۷۷۱/۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِينَ آيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگا کرتے تھے اس طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم تنزیل السجدہ کے برابر تلاوت کرتے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے بارے میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار سے نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا کہ ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۷۷۲/۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سبح اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز فجر میں اس سے زیادہ طویل قرأت فرماتے تھے۔ (مسلم)

۷۷۳/۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۷۷۴/۱۰ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب ام الفضل بنت حارث روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفاً کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۷۷۵/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور تنہا نماز پڑھی اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور آکر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں تمام دن محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب اپنی قوم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ وَّقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔ تم والشمس وضحٰھا۔ والضحٰی۔ واللیل اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلٰی کی تلاوت کیا کرو (متفق علیہ)

۷۷۶ / ۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِّنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والتین والزیتون پڑھتے سنا ہے اور میں نے نہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہو (متفق علیہ)

۷۷۷ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔ (مسلم)

۷۷۸ / ۱۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللیل اذا عسعس کی تلاوت کرتے سنا ہے۔ (مسلم)

۷۷۹ / ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی تو آپ نے سورہ مومنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسٰی و ہارون و عیسٰی علیہم السلام کا تذکرہ آیا تو آپ پر رقت طاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت رکوع کر لیا۔ (مسلم)

۷۸۰ / ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل کی تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں ہل اتٰی علی الانسان پڑھتے۔ (متفق علیہ)

۷۸۱ / ۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب عبید اللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان نے جناب ابوہریرہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا جناب ابوہریرہ نے جمعہ کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن انہیں سورتوں کو پڑھتے سنا ہے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۴۸۲/۱۸ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۴۸۳/۱۹ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۴۸۴/۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

۴۸۵/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم تلاوت فرماتے تھے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۸۶/۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے (امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے)

۴۸۷/۲۳ وَعَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)۔

۴۸۸/۲۴ وَعَنْ اَبِيْ زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ قَدْ

حضرت زہیر نمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک شخص کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلْحَمَّ فِي الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَّخْتِمُ قَالَ بِآمِيْنَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

آئے جو سوال و جواب میں بہت حجت کرتے تھے اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو اپنے لیے واجب کر لیا (اس اشارہ کو سن کر) ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کیا (ابوداؤد)

۷۸۹ / ۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

۷۹۰ / ۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے چل رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا اے عقبہ میں پڑھی جانے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم نہ دوں اس کے بعد آپ نے مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپ نے میرے چہرے پر شگفتگی نہ دیکھی اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور میں نے دوسروں کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز فجر ادا کی آپ نے نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عقبہ تو نے کیا دیکھا (احمد، ابوداؤد، نسائی)

۷۹۱ / ۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے (شرح السنہ لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے)۔

۷۹۲ / ۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے سنا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے)۔

۷۹۳ / ۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے علاوہ کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر لیکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ۔

عصر کی نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز عشاء میں اوساط مفصل سے قرأت فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قرأت فرماتے (نسائی لیکن ابن ماجہ نے تخفیف عصر تک روایت کیا ہے)۔

۷۹۴/۳۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُولُ مَالِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر ادا کی جب آپ نے قرأت شروع کی تو یہ قرأت آپ پر دشوار ہوئی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ پڑھیں کیونکہ اسکے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں (ترمذی) لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کے مفہوم کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے فرمایا میری حالت کیا ہے کہ تلاوت قرآن کی آواز ایک دوسری کے ساتھ ٹکرا رہی ہے جب جماعت کے ساتھ جہری نماز پڑھو تو سوائے سورہ فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھو)۔

۷۹۵/۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے کیا ہے تب سرکار نے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز تلاوت کیوں ٹکرا رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرات سے رک گئے جس نماز میں کہ جہر سے قرأت ہو جبکہ انھوں نے رسول اللہ صلے علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۷۹۶/۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهٖ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر اور بیاضی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

۷۹۷/۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۷۹۸/۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ

حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا مجھ میں

اٰخُذُ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِيْ مَا يُجْزِئُنِيْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

یہ استطاعت نہیں کہ میں تلاوت قرآن کر سکوں لہٰذا آپ مجھے اتنی تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللھم ارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھر لی ہیں (ابوداؤد لیکن صاحب نسائی نے الا باللہ تک روایت کیا ہے)۔

۷۹۹/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت فرماتے تو سبحان ربی الاعلیٰ بھی پڑھتے۔ (ابوداؤد)

۸۰۰/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَاَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ والتین کی تلاوت کرے تو الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو لا اقسم بیوم القیمۃ کی تلاوت کرے تو الیس ذلک بقادر علیٰ ان یحیی الموتی تک پڑھے اور اس کے بعد بلیٰ کہے اور جو والمرسلات عرفا کی تلاوت کرے اور فبای حدیث بعدہ یومنون پر پہنچے تو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے علیٰ ذلک من الشھدین تک روایت کیا ہے)۔

۸۰۱/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ رحمٰن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا جب میں نے یہ سورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بہترین جذبات کا اظہار کیا تھا میں جب بھی فبای الاء ربکما تکذبان پڑھتا تو جن یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کر کے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

تیسری فصل

۸۰۲/۳۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا

حضرت معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مِّنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا فَلَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَمْ قَرَأَ ذَالِكَ عَمَدًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ زلزال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے یہ بات بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد)

٨٠٣/٣٩ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقَ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

٨٠٤/٤٠ وَعَنِ الْفَرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی روایت کرتے ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ یوسف مگر جناب عثمان بن عفان سے سن کر جو اس سورت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔ (مالک)

٨٠٥/٤١ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيْئَةً قِيْلَ لَهٗ اِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ اَجَلْ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب چنانچہ عامر سے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

٨٠٦/٤٢ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ طوال مفصل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورۃ ایسی نہیں جن کو میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں نہ سنا ہو (مالک)

٨٠٧/٤٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (نسائی مرسلاً)۔

بَابُ الرُّكُوْعِ

رکوع کا بیان

پہلی فصل

٨٠٨/١ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجود کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۸۰۹ / ۲ — وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع۔ سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ، رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام اور تشہد کے سوا باقی تقریباً سب برابر ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۸۱۰ / ۳ — وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ أَوْهَمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں خیال ہوتا کہ بھول گئے ہیں ... اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہمیں پھر وہم ہو گیا ہے (مسلم)

۸۱۱ / ۴ — وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجود میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۸۱۲ / ۵ — وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں سبوح قدوس رب الملائکۃ و الروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۸۱۳ / ۶ — وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں نے تمہیں رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت کی تھی اب رکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعا میں کوشش کرو اور یقین یہ ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

۸۱۴ / ۷ — وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جب کسی کی بات فرشتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۸۱۵ / ۸ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے کمر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ۔ اللھم ربنا لک الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۸۱۶/۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے۔ خداوندا تیری حمد و ثناء آسمانوں۔ زمینوں کے برابر یا جس کے برابر تو چاہے اور تو تعریف اور تقدس کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوندا ہم تیرے ہی بندے ہیں خداوندا تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت جس پر نہ ہو اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی مالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی۔ (مسلم)

۸۱۷/۱۰ وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ وَرَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَآءَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور ایک شخص نے صف میں سے ربنا و لک الحمد حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سرکار نے فرمایا میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (بخاری)

دوسری فصل

۸۱۸/۱۱ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَھْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

۸۱۹/۱۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فسبح باسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۸۲۰/۱۳ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ

حضرت عون بن عبداللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ عَوْنًا لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ)

کرے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب عون کی ملاقات جناب ابن مسعود سے نہیں ہوئی)۔

۸۲۱ / ۱۴ — وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِي سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ الْأَعْلٰى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا تذکرہ ہوتا تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر عذاب پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو عذاب سے پناہ مانگتے (ترمذی۔ ابوداؤد دارمی لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

تیسری فصل

۸۲۲ / ۱۵ — عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا جب آپ نے رکوع فرمایا تو اتنا طویل رکوع تھا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی اور رکوع میں آپ نے یہ دعا پڑھی پاک ہے تیری ذات بادشاہت اور جبروت والی اور کبریائی اور عظمت والی ہے (نسائی)

۸۲۳ / ۱۶ — وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهَ صَلٰوةً بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَسُجُوْدَهٗ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتدا میں نماز ادا نہیں کی سوائے اس جوان کے یعنی جناب عمر بن عبد العزیز کے۔ جناب انس نے فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ دس تسبیح کے مطابق لگایا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۸۲۴ / ۱۷ — وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ وَأَحْسَبُهٗ قَالَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى

شقیق سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو جناب حذیفہ نے اس کو بلا کر فرمایا تیری نماز نہیں ہوئی راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب حذیفہ نے اس سے فرمایا تھا میرا

www.waseemziyai.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

خیال یہ ہے کہ اگر نہیں موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری)

۸۲۵/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً اَلَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَہَا وَلَا سُجُوْدَہَا۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ نامکمل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

۸۲۶/۱۹ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِی الشَّارِبِ وَالزَّانِیْ وَالسَّارِقِ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُنْزَلَ فِیْہِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھُنَّ فَوَاحِشُ وَفِیْہِنَّ عُقُوْبَۃٌ وَّاَسْوَءُ السَّرِقَۃِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ قَالُوْا وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَہَا وَلَا سُجُوْدَہَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَّاَحْمَدُ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا شرابی۔ زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ حدود کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور ان پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوری یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوری کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔ (مالک احمد۔ دارمی)

بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِہٖ

سجدہ کا بیان

پہلی فصل

۸۲۷/۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْہَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی۔ دونوں ہاتھوں گھٹنوں اور پیروں کے پنجوں پر اور دوران نماز بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔ (متفق علیہ)

۸۲۸/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ انْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں کہنیوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

۸۲۹/۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَّ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو۔

MARKAZ-UL-ULOOM-ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مِنْ نَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور کہنیاں اٹھائے رہو۔ (مسلم)

۸۳۰/۲۳ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ هٰذَا لَفْظُ أَبِيْ دَاوٗدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِإِسْنَادِهٖ وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بدن سے جدا رکھتے حتی کہ اگر بکری کا بچہ ان کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا (ابوداؤد) اور اس کی تصریح شرح السنہ میں اپنی سند کے ساتھ کی گئی ہے اور امام مسلم نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا تھا۔

۸۳۱/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی۔ (بخاری مسلم)

۸۳۲/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے خداوندا میرے بڑے اور چھوٹے اگلے اور پچھلے ظاہری و باطنی گناہوں کی مغفرت فرما (مسلم)

۸۳۳/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے سرکار کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے ادھر ادھر تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدم مبارک کو لگا آپ اس وقت سجدہ میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے اور آپ اس طرح دعا فرما رہے تھے۔ خداوندا میں تیرے غضب سے پناہ اور تیری رضامندی طلب کرتا ہوں تیرے عذاب کی بجائے عافیت کا طالب ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیری صفات شمار و قطار میں نہیں آسکتیں تو وہی ہے جس طرح

۸۳۴/۲۷ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ رب کریم سے سجدے میں بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا اس حالت میں رب سے دعا کیا کرو (مسلم)

۸۳۵/۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَتٰى أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدہ میں دعا کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا علیحدہ ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے افسوس ابن آدم کو سجدہ کا حکم کیا گیا اور وہ سجدہ کر کے مستحق جنت بنا اور مجھے جب سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے انکار کر دیا

۸۳۶/۲۹ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا تھا اور آپ کے استنجے اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا ایک شب سرکار نے مجھ سے فرمایا مانگ لو جو کچھ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مانگتا ہو میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس کے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرنا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب کیا ہے تو آپ نے فرمایا تو اپنے نفس پر سجدوں کی زیادہ کثرت کر کے میری مدد کیا کر (مسلم)

٨٣٧ / ٣٠ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ثوبان (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب ثوبان خاموش رہے میں نے دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تیسری بار عرض کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سجدے کیا کرو کیونکہ اگر تم اللہ کے لیے سجدے کرو گے تو وہ تمہارے درجات کو بلند فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو محو فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے یہی بات جناب ابوالدرداء سے معلوم کی تو آپ نے بھی وہی جواب دیا جو جناب ثوبان نے دیا تھا۔ (مسلم)

دوسری فصل

٨٣٨ / ٣١ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے اس کے بعد ہاتھ رکھتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

٨٣٩ / ٣٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ أَبُو سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيلَ هٰذَا مَنْسُوخٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے (ابوداؤد، نسائی، دارمی) ابوسلیمان خطابی فرماتے ہیں کہ جناب وائل بن حجر کی حدیث ثقہ راویوں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث منسوخ ہے)

٨٤٠ / ٣٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میرے لیے مغفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے ہدایت فرما اور عافیت سے رکھ اور مجھے رزق عطا فرما (ابوداؤد، ترمذی)

٨٤١ / ٣٤ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي. (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے خداوندا میری مغفرت فرما (نسائی۔ دارمی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۸۴۲ / ۳۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے چوپایوں کی طرح ہاتھ بچھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

۸۴۳ / ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا (دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح ایڑیوں پر بیٹھنا) (ترمذی)

۸۴۴ / ۳۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔ (احمد)

۸۴۵ / ۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص سجدہ میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چہرہ کی طرح ہاتھ بھی سجدہ میں مشغول ہوتے ہیں (مالک)

بَابُ التَّشَهُّدِ

تشہد کا بیان

پہلی فصل

۸۴۶ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو داہنے گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر بایاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن[۵۳] کا عقد بنا کر انگشت شہادت کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر والی انگلی کو یعنی انگشت شہادت اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر کھلا رہتا۔ (مسلم)

۸۴۷ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قعدہ میں بیٹھتے تو دعا پڑھتے اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا اس وقت انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ فرماتے کہ انگوٹھا ہاتھ کی درمیانی انگلی کے سرے پر ہوتا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا (مسلم)

۸۴۸/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تو تشہد میں اس طرح کہتے سلام ہے اللہ پر اس کے بندوں سے پہلے سلام ہو جبریل پر سلام ہو میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر۔ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہوتے ہی رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ رب العالمین کو سلام نہ کہو کیونکہ وہ تو خود سلام ہے۔ اب جب کوئی تم میں سے تشہد میں بیٹھے تو اس طرح پڑھے (ترجمہ) تمام زبانی۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ سلام ہو اے اللہ کے نبی آپ کی ذات پر اللہ کی جانب سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ نمازی جب یہ کہتا ہے تو اس دعا کے کلمات سے تمام آسمانوں اور زمینوں کے بندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر جو دعا مانگنا پسند ہو مانگے (متفق علیہ)

۸۴۹/۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ اَجِدْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَّلٰكِنْ رَّوَاهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جس طرح آیا قرآن کی التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا اور فرمایا کہ میں نے بخاری و مسلم میں اس حدیث کو سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف ولام کے نہیں پایا صرف صاحب جامع الاصول نے امام ترمذی سے اس طرح نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

۸۵۰/۵ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کی کیفیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ پہلے سرکار نے تشہد

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَاَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

کے لیے اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کہنی کو داہنی ران سے جدا رکھا اور دائیں ہاتھ کی دونوں چھوٹی انگلیاں بند رکھیں اس کے انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا پھر میں نے دیکھا کہ انگشت[۲]

851/6 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهٗ اِشَارَتَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا مشاہدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو حرکت نہ دیتے (ابوداؤد و نسائی) لیکن صاحب ابوداؤد فرماتے

852/7 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کرو یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا (ترمذی، نسائی اور بیہقی نے اس[۳]

853/8 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ اِذَا نَهَضَ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا (احمد و ابوداؤد لیکن صاحب ابوداؤد نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو (زمین پر) ٹیکنے سے منع فرمایا ہے)۔

854/9 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد تشہد میں تعجیل فرماتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

855/10 عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور اس کی توفیق کے ساتھ تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا طلب گار ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

856/11 وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ وَاَتْبَعَهَا بَصَرَهٗ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِيَ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيْدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب تشہد کیلئے بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگشت شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی ابن عمر نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد یہ ہے یہ عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان پر

۸۵۷ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے (ابوداؤد و ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

۸۵۸ / ۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَّمْ يَذْكُرْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب کعب بن ابی عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت کی جانب متوجہ نہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا ہے میں نے کہا بیشک آپ ہمیں اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے نبوت کے گھرانے والے اللہ کے رسول ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجنے سے تو آگاہ فرما دیا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود بھیجو (ترجمہ) خداوندا رحمت نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر رحمت نازل کی بیشک تیری ذات قابل تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوندا برکتیں[م]

۸۵۹ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کریں تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوندا رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکتوں کو نازل فرمایا اور برکتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر برکتیں نازل[م]

۸۶۰ / ۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم)

[م] نازل فرما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر بیشک تو قابل ستائش اور بزرگ ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے دونوں جگہ حضرت ابراہیم کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

[م] فرما [illegible] (متفق علیہ)

دوسری فصل

۸۶۱/۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی)

۸۶۲/۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والوں کو میرا زیادہ قرب میسر ہوگا (ترمذی)

۸۶۳/۶ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں (نسائی۔ دارمی)

۸۶۴/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، بیہقی دعوات کبیر)۔

۸۶۵/۸ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور میری آرامگاہ (قبر مبارک) کو نمائش گاہ نہ بناؤ اور میرے لیے درود پڑھو کیونکہ تم جہاں بھی ہو وہ درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

۸۶۶/۹ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہُ اَبَوَاہُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گذر گیا اور اس شخص نے بخشش کا سامان فراہم نہ کیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے دخول جنت کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

۸۶۷/۱۰ وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع صحابہ میں) اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

آئے اور کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات سے مسرور نہیں ہوں گے کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار ۴

۸۶۸/۱۱ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ فرمائیں کہ میں درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کر لوں آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی وقت آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں عبادت کے اوقات میں صرف آپ پر درود شریف پڑھوں گا تب آپ نے فرمایا تم ۴

۸۶۹/۱۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوندا میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر سرکار نے اس شخص سے فرمایا اے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان کے لائق حمد و ثنا کر اس کے بعد مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہئے مانگے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی نبی علیہ السلام کی خدمت میں درود کا ہدیہ پیش کیا کہ تو آپ نے ۴

۸۷۰/۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے نماز سے فارغ ہو کر دعا میں پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اب مانگ تجھے دیا جائے گا اس جملہ کو سرکار نے دو مرتبہ فرمایا۔ (ترمذی)

۴ سلامتی بھیجوں (نسائی۔ دارمی)
۴ غموں سے آزاد ہو اور تمہارے گناہ ختم ہو جائیں گے (ترمذی)
۴ اس شخص سے فرمایا اے نمازی اب اپنے لیے دعا کر وہ قبول ہو گی (ترمذی ابو داؤد نسائی)

تیسری فصل

۸۷۱/۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود شریف پڑھنے کی وجہ سے پیمانہ سے ناپ کر پورا اجر دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ISLAMIA ACADEMY

اِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس طرح کہ خداوندا رحمتیں نازل فرما جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی ازواج مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی ذریت پر ان کے اہل بیت پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اپنی م

۸۷۲ / ۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے (ترمذی۔ احمد بروایت حسین بن علی رضی اللہ عنہما امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے)۔

۸۷۳ / ۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ؕ

۸۷۴ / ۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَلٰئِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلٰوةً۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خواں پر ستر رحمتیں بھیجتے ہیں (احمد)

۸۷۵ / ۱۸ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر یہ کہا خداوندا انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

۸۷۶ / ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرائے اقدس سے باہر آئے اور مدینہ سے باہر ایک نخلستان میں تشریف لے گئے اور مصروف نماز ہوئے اور طویل سجدہ فرمایا یہاں تک کہ موجود صحابہ کو یہ گمان ہوا کہ آپ واصل بحق ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس وقت سرکار کے قریب گیا تو آپ نے سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے بارے میں عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت نہ دوں کہ خالق و مالک نے یہ فرمایا ہے کہ جو تم پر (نبی علیہ السلام) پر درود پڑھے گا م

۸۷۷ / ۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

م رحمتوں کو نازل فرمایا تھا بیشک تو قابل ستائش اور بزرگ ہے (ابوداؤد)۔ ؕ (بیہقی بحوالہ شعب الایمان)۔

م میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو تم پر سلام پڑھے تو بھیجے میں اس پر (سلامتی) سلام بھیجوں گا (احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد کے دوران دعا کا بیان

پہلی فصل

٨٧٨ [1] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے عذاب قبر اور فتنہ (نام نہاد مسیح) دجال سے پناہ طلب کرتا ہوں اے خالق میں زندگی اور موت کے بعد پیش آنے والے فتنوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک صحابی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے ۔ (متفق علیہ)

٨٧٩ [2] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ اخیرہ میں تشہد (التحیات) سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کرے عذاب جہنم ۔ عذاب قبر ۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (نام نہاد مسیح) دجال کے شر سے (مسلم)

٨٨٠ [3] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوندا میں عذاب جہنم ۔ عذاب قبر ۔ (نام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں ۔ (مسلم)

٨٨١ [4] وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوندا میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرمانے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۸۸۲ / ۵ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى بَيَاضَ خَدِّهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

۸۸۳ / ۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے اور ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ (بخاری)

۸۸۴ / ۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعد از نماز) اپنے داہنی جانب متوجہ ہوتے تھے (یعنی داہنی جانب منہ)

۸۸۵ / ۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَّنْصَرِفُ عَنْ يَّسَارِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھ بیٹھے کہ نماز کے بعد صرف داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۸۸۶ / ۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش یہ ہوتی کہ ہم صف کے دائیں طرف ہوں کیونکہ (بعد نماز) میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے اے پروردگار مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے یا جمع کرے۔ راوی کو شک ہے کہ اٹھانے کا لفظ فرمایا یا جمع

۸۸۷ / ۱۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَآءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین نماز با جماعت کے بعد کھڑی ہو جاتیں حالانکہ اس وقت سرکار اور دوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الٰہی ہوتی بیٹھے رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو صحابہ بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری اور صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرہ کی حدیث کو باب الضحک میں ان شاء اللہ تعالیٰ نقل کریں گے)

دوسری فصل

۸۸۸ / ۱۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں تمہیں محبوب رکھتا ہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ۔

معاذ کہتے ہیں میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا نہ چھوڑنا (ترجمہ) خداوندا اپنے ذکر شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما (احمد، نسائی) لیکن صاحب ابوداؤد نے معاذ کے الفاظ کو میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں تک نقل نہیں کیے ہیں۔

۸۸۹ / ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دائیں جانب سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت آپ کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھیرتے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابوداؤد، نسائی) لیکن صاحب ترمذی نے اپنی کتاب میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت عمار کے حوالہ سے نقل کیا ہے)۔

۸۹۰ / ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے حجرہ کی جانب جاتے۔

(شرح السنہ)

۸۹۱ / ۱۴ وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ عَطَاءُ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ۔

حضرت عطاء خراسانی جناب مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام نماز سے فراغت کے بعد اس جگہ (سنتیں) دوسری نماز نہ پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں سے تھوڑا سرک جائے (صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے

مگر عطاء خراسانی کی ملاقات حضرت مغیرہ سے ثابت نہیں ہے)۔

۸۹۲ / ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رغبت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۸۹۳ / ۱۶ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) خداوندا میں دینی امور اور نیک ارادوں میں استقامت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے شکر نعمت اور آداب بندگی ادا کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَادِقًا وَّأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ)

صادق کا طلب گار ہوں، خداوندا میں تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں جس کا تجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں (نسائی۔ احمد)

۸۹۴ / ۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

۸۹۵ / ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) پہلا سلام اپنے سامنے کی طرف کرتے اور دوسرا تھوڑا سا دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

۸۹۶ / ۱۹ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں اور آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

۸۹۷ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا علم تکبیر سے ہوتا تھا۔

(متفق علیہ)

۸۹۸ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے اللّٰھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام

(مسلم)

۸۹۹ / ۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَّ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قَالَ اللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یہ دعا پڑھتے اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یاذاالجلال والاکرام (مسلم)

۹۰۰/۴ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خداوندا جسے تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو منع فرمائے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے بچنے میں (متفق علیہ)

۹۰۱/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز کے ساتھ یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے گناہوں سے بازگشت اور قوت عبادت مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اسی کی اسی کے واسطے نعمتیں ہیں اور اس کے لیے ملک ہے وہی صاحب فضل اور وہی بہترین تعریف کے قابل ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم خلوص کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر

۹۰۲/۶ وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد اللہ سے پناہ طلب کرتے تھے خداوندا بیشک میں پناہ طلب کرتا ہوں جان کے خوف (کم ہمتی) سے اے اللہ میں بخل اور عمر کی اس زیادتی سے جو سبب اذیت ہو پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں (بخاری)

۹۰۳/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مہاجر اور غریب صحابہ نے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ مالدار لوگوں نے بلند درجات اور ہمیشگی کی نعمت (بہشت) کو حاصل کر لیا سرکار نے دریافت فرمایا کیسے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ مالدار ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور مزید برآں صدقہ کرتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھا دوں جس کی وجہ سے تم ان کی برابری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILMI ISLAMIA ACADEMY

وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

حاصل کرلو اور اس مرتبہ پر پہنچ جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر سبقت حاصل کرلو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ جو تمہاری طرح عمل کرتا ہو سب نے کہا بیشک یارسول اللہ تب سرکار نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح وتحمید اور تکبیر کہا کرو۔ راوی حدیث جناب ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں نے اس کو سن کر اس پر عمل کردیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے (متفق علیہ اور ابوصالح کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق تحمید وتسبیح کی مقدار تینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول ہے)۔

۹۰۴ (۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَّا يَخِيْبُ قَآئِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی شخص اجر وثواب سے محروم نہیں رہتا تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ (مسلم)

۹۰۵ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز (فرض) کے بعد تینتیس بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے اور تینتیس بار اللہ کی حمد وثنا کرے اور تینتیس بار تکبیر یا اللہ کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد ننانوے بنتے ہیں اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کلمات کہے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں بخشے جاتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۹۰۶ (۱۰) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا نصف شب اور نماز فرض کے بعد کی (ترمذی)

۹۰۷ (۱۱) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق و ناس) پڑھا کروں (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی بیہقی دعوات کبیر)

۹۰۸/۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِّنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں کے ساتھ اس انداز میں بیٹھنا کہ وہ صبح سے طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اس کا ذکر کریں زیادہ محبوب ہے بمقابلہ اس کے کہ چار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کریں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا زیادہ محبوب ہے بمقابلہ چار غلاموں کو آزاد کرنے سے۔ (ابوداؤد)

۹۰۹/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت (اشراق) ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کہ پورے حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

تیسری فصل

۹۱۰/۱۴ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَمْ يُهْلِكْ اَهْلَ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ایک امام نے جن کی کنیت ابو رمثہ تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے یہ نماز یا اس کی طرح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی جناب ابوبکر و عمر صف میں سرکار کے داہنی جانب تھے اور ایک شخص جو بائیں جانب تھے تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو داہنی اور بائیں جانب سلام پھیرا تو ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس طرح رخ بدلا جس کا انداز ابو رمثہ نے عملی طور پر دکھایا۔ نماز کے بعد وہ شخص جو بائیں طرف کھڑے تھے فوراً اٹھے اور نیت باندھ لی اس موقع پر جناب عمر نے اٹھ کر ان کے کندھے پکڑ کر بٹھانا چاہا اور یہ کہا کہ پچھلی قوموں کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں فصل نہ تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَصۡرَۃ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰہُ بِکَ یَا ابۡنَ الۡخَطَّابِ۔

(رَوَاہُ اَبُوۡدَاؤدَ)

۹۱۱/۱۵ وَعَنۡ زَیۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرۡنَا اَنۡ نُّسَبِّحَ فِیۡ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیۡنَ وَنَحۡمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیۡنَ وَنُکَبِّرَ اَرۡبَعًا وَّثَلٰثِیۡنَ فَاُتِیَ رَجُلٌ فِی الۡمَنَامِ مِنَ الۡاَنۡصَارِ فَقِیۡلَ لَہٗ اَمَرَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَنۡ تُسَبِّحُوۡا فِیۡ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ کَذَا وَکَذَا قَالَ الۡاَنۡصَارِیُّ فِیۡ مَنَامِہٖ نَعَمۡ قَالَ فَاجۡعَلُوۡھَا خَمۡسًا وَّعِشۡرِیۡنَ خَمۡسًا وَّعِشۡرِیۡنَ وَاجۡعَلُوۡا فِیۡھَا التَّھۡلِیۡلَ فَلَمَّا اَصۡبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَاَخۡبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَافۡعَلُوۡا۔

(رَوَاہُ اَحۡمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم کیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار اللہ کی تحمید بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر پڑھیں۔ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے کہا ہاں! تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے پچیس پچیس مرتبہ پڑھا کرو اور اس میں تہلیل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کر لو (اور سو کا عدد پورا کرو) دوسرے دن صبح کو ان صحابی نے آکر سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کر لو۔

(احمد۔ نسائی۔ دارمی)

۹۱۲/۱۶ وَعَنۡ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَعۡوَادِ ھٰذَا الۡمِنۡبَرِ یَقُوۡلُ مَنۡ قَرَأَ اٰیَۃَ الۡکُرۡسِیِّ فِیۡ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمۡ یَمۡنَعۡہُ مِنۡ دُخُوۡلِ الۡجَنَّۃِ اِلَّا الۡمَوۡتُ وَمَنۡ قَرَأَھَا حِیۡنَ یَاۡخُذُ مَضۡجَعَہٗ اٰمَنَہُ اللّٰہُ عَلٰی دَارِہٖ وَدَارِ جَارِہٖ وَاَھۡلِ دُوَیۡرَاتٍ حَوۡلَہٗ رَوَاہُ الۡبَیۡھَقِیُّ فِیۡ شُعَبِ الۡاِیۡمَانِ وَقَالَ اِسۡنَادُہٗ ضَعِیۡفٌ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ لکڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت کے داخل ہونے میں اب صرف موت حائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کے گھر پڑوسیوں کے گھروں اور محلہ والوں کے گھروں کو اللہ امن عطا فرماتا ہے بیہقی نے اس روایت کو شعب الایمان

۹۱۳/۱۷ وَعَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ غَنۡمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنۡ قَالَ قَبۡلَ اَنۡ یَّنۡصَرِفَ وَیَثۡنِیَ رِجۡلَیۡہِ مِنۡ صَلٰوۃِ الۡمَغۡرِبِ وَالصُّبۡحِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ عَشۡرَ مَرَّاتٍ کُتِبَ لَہٗ بِکُلِّ وَاحِدٍ عَشۡرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتۡ عَنۡہُ عَشۡرُ سَیِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشۡرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَتۡ لَہٗ حِرۡزًا مِّنۡ کُلِّ مَکۡرُوۡہٍ وَّحِرۡزًا مِّنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ وَلَمۡ یَحِلَّ لِذَنۡبٍ اَنۡ یُّدۡرِکَہٗ اِلَّا الشِّرۡکُ وَکَانَ مِنۡ اَفۡضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا یَّفۡضُلُہٗ یَقُوۡلُ اَفۡضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاہُ اَحۡمَدُ وَرَوَی التِّرۡمِذِیُّ نَحۡوَہٗ عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ اِلٰی قَوۡلِہٖ اِلَّا الشِّرۡکُ

عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے یا پھر نشست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات کہے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی دس گناہ محو ہوں گے دس درجات تک بلندی نصیب ہو گی اور یہ کلمات اس کے لیے ہر برائی سے امان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوائے شرک کے اور کوئی گناہ اس کی ہلاکت کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کے اعمال کے لحاظ سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہو گی اور وہی شخص از روئے اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں صاحب اقتدار و ملک اور سزاوار حمد وہی ہے بھلائی اس کے دست قدرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

ہیں ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے (احمد لیکن امام ترمذی نے اس کو اسی طرح حضرت ابوذر کے حوالہ سے لفظ شریک تک نقل کیا ہے اور نماز مغرب کا تذکرہ نہیں کیا اور بیدہ الخیر کے الفاظ بھی نقل نہیں کئے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔)

۹۱۴/۱۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَّاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَّاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ نجد کی جانب روانہ فرمایا یہ دستہ بہت سا مال غنیمت لے کر بہت جلد واپس آگیا اس وقت کسی نے کہا گویا یہ لشکر گیا ہی نہ تھا اور ہم نے کسی فوجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کر کے اتنا مال غنیمت لاتے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی قوم کی بابت نہ بتاؤں جو جلد اپنا کام بھی مکمل کر لے اور مال غنیمت بھی بہت حاصل کر لے وہ جماعت ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں حاضر ہوئے نماز سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جلد لوٹنے والوں میں ہیں (امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی حماد بن ابو حمید ضعیف ہے اور یہ حدیث غریب ہے)۔

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز جائز و ناجائز امور

پہلی فصل

۹۱۵/۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک صاحب کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا مجھے احساس ہوا کہ ساتھ کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری مائیں تمہیں روئیں تم مجھے کیوں گھورتے ہو اس پر نمازیوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ تو دیکھا اور نہ دیکھوں گا خدا کی قسم نہ تو آپ نے مجھے زدوکوب کیا نہ زجر و توبیخ کی البتہ یہ فرمایا: دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ (راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ فرمائے) اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّقَدْ جَآءَنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَّاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَیْءٌ يَّجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَّافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ لٰكِنِّیْ سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِیْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَّكِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَصُحِّحَ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ بِلَفْظَةِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّیْ۔

یا رسول اللہ میں نے زندگی دور جاہلیت میں گزاری ہے اور اسلام کی دولت تو ابھی ملی ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ میں نے کہا ہم میں سے لوگ جانوروں کو اڑا کر شگون لیتے ہیں آپ نے فرمایا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اپنے وہم و شکوک اپنے سینوں میں پاتے ہیں لہٰذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں جو پہلے سے کرتے چلے آئے ہیں میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں (رمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچتے تھے پس اب جس کا خط ان نبی کے خط کے مطابق ہوا تو ٹھیک ہے (مسلم) جامع مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ لکنی سکت میں نے صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب جامع الاصول نے لفظ کذا کے اضافے کے ساتھ اس کی تصحیح کی ہے۔

۹۱۶
۲
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِیِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِی الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم (ابتداء اسلام) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ اس وقت سلام کرتے کہ آپ نماز میں مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ سے واپس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا سرکار پہلے جب ہم دوران نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے تھے تو آپ نے فرمایا نماز میں محویت ہے (متفق علیہ)

۹۱۷
۳
وَعَنْ مُّعَيْقِيْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ يُسَوِّی التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ہم نے سرکار سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو سجدہ کے وقت مٹی کو صاف کرتا ہے تو آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کرو (متفق علیہ)

۹۱۸
۴
وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (متفق علیہ)

۹۱۹
۵
وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ اچک لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۹۲۰
۶
وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بصارت سلب کر لی جائے گی۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۹۲۱/۷ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امامہ بنت العاص آپ کے کندھے پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندھے پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۹۲۲/۸ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَكُ مِنْهُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جماہی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ (اس کے ذریعہ) شیطان داخل ہوتا ہے (مسلم لیکن امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جماہی آئے تو امکانی طور پر اس کو روکنے کی کوشش کرے اور اس کے منہ سے "ہا" کی آواز نہ نکلے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جس پر وہ خوش ہوتا ہے)۔

۹۲۳/۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْهِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گذشتہ رات ایک عفریت جن آیا تاکہ میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ کر سوچا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی (ترجمہ) خداوندا مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے علاوہ بعد میں کسی اور کو نہ ملے (الآیۃ) پس میں نے اس کو ذلیل کرکے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

(متفق علیہ)

۹۲۴/۱۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز با جماعت میں کوئی واقعہ پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا

دوسری فصل

۹۲۵/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَلِّمُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَّاْتِیَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَیَرُدُّ عَلَیْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَیْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ یُصَلِّیْ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی اِذَا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا یَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَتَکَلَّمُوْا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرت حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو مصروف نماز پایا اور حسب معمول سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کرکے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پر نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَانُكَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کر فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی کے لیے ہے پس جب تم حالت نماز میں ہو تو صرف اسی حال میں رہو۔ (ابو داؤد)

۹۲۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهٗ وَعِوَضُ بِلَالٍ صُهَيْبٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صحابہ کے سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار اپنے دست مبارک سے اشارہ فرماتے تھے (ترمذی) اور صاحب نسائی نے اس روایت کو جناب صہیب سے

۹۲۷ / ۱۳ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے یہ دعا پڑھی (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ ہیں جن میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ رب کریم محبوب رکھتا ہے اور اظہار رضامندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی نے جواب نہ دیا تو آپ نے اس جملہ کو مزید دو مرتبہ فرمایا راوی کہتے ہیں تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ میں تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو لے جانے کے لیے تیس سے کچھ اوپر فرشتے مصروف سبقت تھے کہ کس کو اس کلمے کے لے جانے کا شرف ملتا ہے۔

۹۲۸ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا، نماز میں جماہی شیطانی اثر سے ہوتی ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جمائی آئے تو اس کو امکانی طور پر روکنے کی کوشش کرے (ترمذی لیکن ایک اور روایت میں اور ابن ماجہ میں اس طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے)۔

۹۲۹ / ۱۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹکائے کیونکہ (راستہ میں بھی) وہ حالت نماز میں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)۔

۹۳۰ / ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِیْ صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْہُ ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

ہمیشہ متوجہ رہتا ہے وہ جبتک حالت التفات میں نہیں ہوتا ہے اور ادھر اُدھر نہیں دیکھتا۔ جب وہ ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس سے ہٹ جاتی ہے۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

۹۳۱ / ۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہٗ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ رکھو جہاں تمہارا سجدہ گاہ ہو (بیہقی در سنن کبیر جناب حسن سے بروایت جناب انس مرفوعاً)۔

۹۳۲ / ۱۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے تو نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے احتراز کر کیونکہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر مجبوری لاحق ہو تو نوافل میں کرسکتا ہے فرائض میں نہیں۔ (ترمذی)

۹۳۳ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا یَلْوِیْ عُنُقَہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کن آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن عقب میں دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے۔

(ترمذی۔ نسائی)

۹۳۴ / ۲۰ وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَفَعَہٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاءُبُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالْحَیْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا سرکار نے ارشاد فرمایا کہ نماز میں چھینکنا۔ اونگھنا۔ جماہی لینا۔ حیض جاری ہونا۔ قے آنا اور نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے۔ (ترمذی)

۹۳۵ / ۲۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْکِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی النَّسَآئِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَبُوْدَاوٗدَ الثَّانِیَۃَ ۔

حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مصروف نماز تھے اور آپ کے جسم سے ایسی آواز آرہی تھی جس طرح دیگ میں کوئی چیز جوش دی جارہی ہو یعنی آپ مصروف گریہ تھے اور ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور مصروف گریہ اور آپ کے سینہ مبارک سے ایسی آواز آرہی ہے جس طرح چکی سے آواز آتی ہے (احمد لیکن نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت نقل کی ہے)

(ف) صاحب نسائی [illegible] ابوداؤد [illegible] دوسری روایت [illegible]

۹۳۶ / ۲۲ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو کنکروں کو بھی ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس وقت رحمت (الٰہی) متوجہ ہوتی ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد نسائی۔ ابن ماجہ)

۹۳۷ / ۲۳ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے ہمارے غلام افلح کو دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر پھونک مارتے ان کو دیکھ کر سرکار نے فرمایا اے افلح اپنے منہ کو خاک آلودہ کر۔ (ترمذی)

۹۳۸/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ - (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کی راحت کا سبب ہے۔ (شرح السنہ)

۹۳۹/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کالوں سانپ اور بچھو کو مار دو (احمد ابوداؤد۔ ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے)۔

۹۴۰/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ -

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل پڑھتے اور دروازہ بند ہوتا میں آتی اور دروازہ کھلواتی سرکار مصلے سے آگے بڑھتے دروازہ کھولتے اور مصلے پر تشریف لے آتے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ حجرہ کا دروازہ سمت قبلہ پر تھا۔ (احمد ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۹۴۱/۲۷ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ -

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران نماز اگر کسی کی (بلا آواز) ریح خارج ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھے وضو کرے اور نماز کو مکمل کرے (ابوداؤد۔ ترمذی نے زیادتی اور نقصان کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے)۔

۹۴۲/۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوران نماز (با جماعت) کسی کی ریح خارج ہو تو وہ اپنی ناک پکڑ کر صف سے باہر آجائے۔ (ابوداؤد)

۹۴۳/۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نماز میں حدث واقع ہو اور وہ قعدہ اخیرہ میں ہو اور اب تک سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز بیشک جائز ہوگئی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے)۔

تیسری فصل

۹۴۴/۳۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ كَمَا كُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَآءَ وَرَأْسُهٗ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر تحریمہ کہنی چاہی تو صحابہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے گئے غسل کیا اور مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے (امام احمد) سے امام مالک نے حضرت عطا بن یسار سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

$\frac{945}{31}$ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِي كَفِّي أَضَعُهَا لِجَبْهَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَآئِيُّ نَحْوَهٗ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے کنکریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تا کہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابوداؤد، نسائی)

$\frac{946}{32}$ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ يَدَهٗ كَأَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوۃِ شَيْئًا لَّمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُّ أَنْ آخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَّلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں خدا کی لعنت سے تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو اس طرح کھولا جیسے کہ کسی چیز کو پکڑے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ سے نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی اور نماز میں ہاتھوں کو کھولتے دیکھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تا کہ میرے چہرہ پر ڈالے تب میں نے کہا کہ میں اللہ کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں نے اس پر لعنت کا جملہ بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو شیطان بندھا ہوا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

$\frac{947}{33}$ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ إِذَا سُلِّمَ عَلٰى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک نمازی شخص پر گزرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے دوران نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمر لوٹے اور اس شخص سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان سے نہ دے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ السَّهْوِ — نماز میں بھول جانے کا بیان

پہلی فصل

۹۴۸/۱ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو شبہ میں ڈالتا ہے یہاں تک کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے (سہو کے) کرلے (متفق علیہ)

۹۴۹/۲ — وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَهٗ صَلٰوتَهٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَآءٍ مُرْسَلًا وَفِیْ رِوَایَتِهٖ شَفَعَهَا بِهَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کرکے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کرکے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت (چھ رکعت) کردیں گے اگر چار رکعت ہی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے (مسلم) لیکن امام مالک نے حضرت عطاء سے مرسلاً روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو چھ کے مساوی

۹۵۰/۳ — وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْهِ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائیں۔ آپ سے کہا گیا کیا نماز کی رکعات کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے تو سرکار نے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اگر مجھے ذھول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد کی بابت کوشش کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کرلے پھر سلام پھیر کر دو

۹۵۱/۴ — وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَلٰکِنْ نَسِیْتُ اَنَا قَالَ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ

حضرت ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابوہریرہ نے کی تھی لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

سَلَّمَ فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَّعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ أُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

نماز پڑھائی پھر ایک لکڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ غصہ میں ہیں آپ نے دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور رخسار مبارک بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی میں نکلے اور کہنے لگے کہ نماز میں تخفیف ہوگئی ہے ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سہم گئے مسجد میں موجود ایک صاحب جن کے ہاتھ لمبے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کمی ہوگئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے یہ سن کر سرکار نے موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کہا ہے صحابہ نے کہا بیشک! یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور نماز ادا کی جو باقی رہ گئی تھی پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو نماز کے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہی۔ اس موقعہ پر اکثر لوگوں نے ابن سیرین سے سوال کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ابن سیرین نے کہا کہ مجھے عمران بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن الفاظ حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو میں بھولا اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے کے الفاظ نہیں فرمائے تھے بلکہ یہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی ہے

٩٥٢/٥ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے (تشہد نہ کیا) صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے جب نماز ختم ہوئی اور صحابہ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے تکبیر کہی اور سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

٩٥٣/٦ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور نماز میں سہو ہوا تو آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرا (ترمذی نے کہا ہے یہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۹۵۴ / ۷ وَعَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الْاِمَامُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَوِیَ قَآئِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰی قَآئِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلا دیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو واپس نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرلے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۹۵۵ / ۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ وَكَانَ فِیْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهٗ صَنِيْعَهٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى انْتَهٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰی رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لمبے ہاتھ والے صحابی جن کا نام خرباق تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس عمل کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں چادر کھینچتے ہوئے حجرہ اقدس سے باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ یہ شخص ٹھیک کہتا ہے لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ (مسلم)

۹۵۶ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً يَّشُكُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰی يَشُكَّ فِی الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کمی کا خیال ہو تو چاہیئے کہ اس کو پورا کرلے یہاں تک کہ اس کو زیادتی کا گمان ہونے لگے۔ (احمد)

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

پہلی فصل

۹۵۷ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸ / ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ اذا السماء انشقت اور سورہ اقرا باسم ربک

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں سجدہ کیا (مسلم)

۹۵۹ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرکار بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت اتنا ازدحام ہوتا تھا کہ ہمیں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

۹۶۰ / ۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

۹۶۱ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ءَاَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَاَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى اَتٰى فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت کے دوران سجدہ کو اہم قرار نہیں دیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابن عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کروں تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ومن ذریتہ داؤد و سلیمان سے فبھدٰھم اقتدہ اس موقعہ پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی (علیہ السلام) کو بھی یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی پیروی کریں۔

(بخاری)

دوسری فصل

۹۶۲ / ۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۹۶۳ / ۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَاْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے نہ کرے تو وہ ان دونوں آیتوں کو نہ پڑھے (ابوداؤد۔ ترمذی) لیکن صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ ہی کو نہ پڑھے۔

۹۶۴ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازیوں نے گمان کیا کہ آپ نے الم تنزیل سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

۹۶۵ (۸) وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

۹۶۶ (۹) وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیدل اور سواری پر لوگوں نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

۹۶۷ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوال مفصل کی قرأت کے دوران سجدہ نہیں کیا۔

۹۶۸ (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے میں نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سننے کے کان بنائے دیکھنے کے لیے آنکھیں بنائیں اپنی قدرت وطاقت کے ساتھ (ابوداؤد۔ نسائی اور صاحب ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۹۶۹ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدے کے وقت سنا کہتا تھا خداوندا اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے اجر مرتب فرما اور دور فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے یہاں میرے لیے ذخیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا اس کے بعد میں نے وہی کہتے سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا تھا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرما جس طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

غَرِیْبٌ۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی / اور صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

٩٧٠/١٣ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِیْهَا وَسَجَدَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ غَیْرَ اَنَّ شَیْخًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ حَصًی اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهٗ اِلٰی جَبْهَتِهٖ وَقَالَ یَکْفِیْنِیْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ بَعْدُ قُتِلَ کَافِرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ وَّهُوَ اُمَیَّةُ ابْنُ خَلَفٍ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صحابہ نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سوائے قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹھی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے جناب عبداللہ فرماتے ہیں بعد میں ہم نے دیکھا کہ یہ بوڑھا حالت کفر میں مارا گیا (متفق علیہ) امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا۔

٩٧١/١٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوٗدُ تَوْبَةً وَّنَسْجُدُهَا شُکْرًا رَوَاهُ النَّسَائِیُّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت توبہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْیِ — ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

٩٧٢/١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلتے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

٩٧٣/٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو زوال آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے ۔

(مسلم)

٩٧٤ ٣ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے ۔

(بخاری مسلم)

٩٧٥ ٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَیِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَّسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِیْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُّقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَّفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک رکے رہو یہاں تک وہ بلند ہو کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھو اس وقت تک جب کہ سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت فرشتے آتے ہیں ۔ نصف النہار کے وقت نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کرو کیونکہ یہ بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرشتے آتے ہیں ۔ اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کیونکہ غروب بھی شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور کفار اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمرو بن عبسہ نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قریب کر کے پہلے کلی کرے پھر ناک میں پانی چڑھائے پھر ناک کو جھاڑے اس سے اس کے منہ ناک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اسکے چہرے کے گناہ داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں ۔ جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں ۔ پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں ۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتا ہے اور اس وقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے اسیطرح پاک ہو جاتا ہے جسطرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)

۹۷۶/۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوْهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِيْ لَهُ تَقُوْلُ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب کریب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المومنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرنا۔ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو۔ واپس آکر میں نے ان تینوں صاحبان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضری کا حکم دیا تو میں نے حضرت ام سلمہ سے جا کر پہلے ان حضرات کا سلام کہا اور پھر ان رکعتوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعات کی ممانعت کے بارے میں سنا تھا لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا تو میں نے اپنی لونڈی کو سرکار کے پاس بھیجا اور یہ کہلایا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعات کو منع فرماتے ہیں لیکن خود پڑھتے ہیں تو حضور نے فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی تم نے ان رکعتوں کے بارے سوال کیا ہے تو سن لو کہ عبد قیس کے چند آدمی میرے پاس آئے اور انکی وجہ سے میں ظہر کی آخری دو رکعت نہ پڑھ سکا یہ دونوں رکعتیں تھیں جو قضا ہو گئی تھیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

۹۷۷/۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ إِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ۔

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بلاشک لیکن میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں ادا نہ کر سکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس ابن عمر سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مصابیح میں قیس بن قہد سے اسی طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

۹۷۸ / ۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف اس خانہ کعبہ کے طواف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکو اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۹۷۹ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

۹۸۰ / ۹ وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ۔

حضرت ابوخلیل حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم کی آگ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابوخلیل کی ابوقتادہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔)

تیسری فصل

۹۸۱ / ۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اسکے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہو جاتا ہے۔ (اسی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک۔ احمد۔ نسائی)

۹۸۲ / ۱۱ وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مخمص میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے (قوموں پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کر دیا۔ اب جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد ستارہ کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

۹۸۳ / ۱۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز (عصر کے بعد دو رکعتیں) پڑھتے ہو لیکن ہمیں بھی سرکار دو عالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے نہیں دیکھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com

يُصَلِّيهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ (بخاری)

۹۸۴
۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زینہ پر چڑھا جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جندب (ابوذر کا نام) ہوں میں نے سرکار دوعالم سے سُنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔ مگر مکہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا (احمد و رزین)

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کی فضیلت کا بیان

پہلی فصل

۹۸۵
۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز باجماعت انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

۹۸۶
۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ وَّفِي رِوَايَةٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ قصد کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں پھر ان میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے کہ میں ان کے گھر جلادوں۔ اور قسم ہے اسکی جس ذات کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اسکو گوشت سے بڑی سی ہڈی ملے گی یا دو کھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے (بخاری مسلم)

۹۸۷
۳ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهٗ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَّقُوْدُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہبر نہیں جو مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی حاضری سے رخصت طلب کی تاکہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دیدی لیکن جب وہ چلنے لگے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

قَالَ فَاجِبْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو نابینا نے جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار نے فرمایا تو حاضر ہوا کرو۔ (مسلم)

۹۸۸ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَیْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر مؤذن سے فرما دیتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہدے (متفق علیہ)

۹۸۹ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا یَعْجَلْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا یَاْتِیْهَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع کر دو اور نماز میں عجلت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور جماعت شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)

۹۹۰ / ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو خبیثوں (پیشاب اور پاخانہ کے دباؤ) کی مدافعت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی (مسلم)

۹۹۱ / ۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

۹۹۲ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

۹۹۳ / ۹ وَعَنْ زَیْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

۹۹۴ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OOLOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۹۹۵ / ۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَکُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُیُوْتُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی حاضری سے منع نہ کرو لیکن گھر ہی ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

۹۹۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ حُجْرَتِھَا وَصَلٰوتُھَا فِیْ مِخْدَعِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ بَیْتِھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

۹۹۷ / ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ امْرَأَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَھَا مِنَ الْجَنَابَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوٰی اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جانے کیلئے خوشبو لگاتی ہے یہاں تک کہ وہ اسطرح غسل کرے جسطرح جنابت سے پاک ہونے کے لیے غسل کرتی ہے۔ (احمد، نسائی)

۹۹۸ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْأَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلِاَبِیْ دَاؤدَ وَالنَّسَآئِیِّ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ میں بدکاری موجود ہے (جس کو آنکھ کا زنا کہہ سکتے ہیں) اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۹۹۹ / ۱۵ وَعَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الصُّبْحَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ الصَّلٰوتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوٰتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الرُّکَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیْلَتُہٗ لَابْتَدَرْتُمُوْہُ وَاِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ وَصَلٰوتُہٗ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْکٰی مِنْ صَلٰوتِہٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا کَثُرَ فَھُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کے بعد لوگوں سے دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق دریافت فرمایا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پر بہت گراں ہیں اگر تمہیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہوتا تو تم گھسٹتے ہوئے نمازیں حاضر ہوتے صف اول فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں صف اول کا ثواب معلوم ہوتا تو تم جلدی کر کے اس میں شامل ہوتے۔ بیشک ایک شخص کی نماز دوسرے شخص کے ساتھ اس کی تنہا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخصوں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIE ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

۱۰۰۰/۱۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَّا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلٰوةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین شخص آبادی میں یا جنگل میں مگر ان کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا لیتا ہے جو ریوڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۰۱/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موذن کی اذان کو سنا تو اس کو موذن کا اتباع کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اور نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے) (ابوداؤد۔ دارقطنی)

۱۰۰۲/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَّأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو۔ (ترمذی۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۰۰۳/۱۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا روا نہیں (۱) ایسا شخص امامت نہ کرے جو (نماز کے بعد) دعا صرف اپنی ذات کے لیے کرے اور نمازیوں کو شامل نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے گھر والوں کے ساتھ خیانت کی (۳) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۰۰۴/۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۰۰۵/۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں بیشک ہم نے یہ جان لیا کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا نفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے

يَأْتِي الصَّلٰوةَ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَّلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ۔ (رواہ مسلم)

نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خدا ﷺ نے ہمیں ہدایت کے طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اسطرح ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرے جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت کرنے کے لیے راستہ متعین فرما دیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہنے والے کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کرو گے اور نبی کی سنت کے ترک سے گمراہی اختیار کرو گے۔ اور نہیں کوئی شخص جو اچھی طرح طہارت حاصل کرکے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ ایک نیکی لکھواتا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہوتا ہے اور ایسا شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں آتا ہے۔

۱۰۰۶/۲۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء کا حکم دے کر (نماز عشاء شروع کرکے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ اُن کے گھروں کو آگ سے جلا دیں۔ (جو مرد نماز عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوئے) (احمد)

۱۰۰۷/۲۳ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز (باجماعت) پڑھے بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں (احمد)

۱۰۰۸/۲۴ وَعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيْهِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد سے اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔ (مسلم)

۱۰۰۹/۲۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَّهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں ہوا اور اذان ہو جائے اور وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا واپسی کا ارادہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَهُوَ مُنَافِقٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۰۱۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ عذر ہو۔ (دار قطنی)

۱۰۱۱/۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مدینہ میں بہت زیادہ موذی جانور ہیں اور میں نابینا شخص ہوں کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں سرکار نے فرمایا کیا تم حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سنتے ہو میں نے کہا بیشک سنتا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر ہوا اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی۔ (ابو داؤد و نسائی)

۱۰۱۲/۲۸ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ام درداء روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء گھر میں آئے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے ان سے معلوم کیا کہ غصہ و غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے بارے میں اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

۱۰۱۳/۲۹ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَإِنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ أَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا صبح کے وقت جب حضرت عمر بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمر نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں۔ (مالک)

۱۰۱۴/۳۰ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۰۱۵/۳۱ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ أَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ

حضرت بلال ابن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی حاضری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو انکے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلال نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت بلال سے جناب عبداللہ نے فرمایا میں کہتا ہوں یہ رسول خدا کا فرمان ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو انکے والد کے حوالہ سے ہے پھر جناب عبداللہ نے حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں خوب بُرا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں تھیں پھر فرمایا کہ میں آپ کو سرکار کا ارشاد سُنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کرینگے (مسلم)

۱۰۱۶ / ۳۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللهِ حَتّٰى مَاتَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع نہ کرے اس موقعہ پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۱۷ / ۱ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھا کرتے تھے جبکہ آپ نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ ہونے والی تھی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔ (مسلم)

۱۰۱۸ / ۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ أَتِمُّوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں تو رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو مکمل کر دیں تم کو پس پشت بھی دیکھتا ہوں)

۱۰۱۹ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کے ارکان میں سے ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے فرمایا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تَمَامِ الصَّلٰوۃِ۔ | کہ یہ تکمیل نماز ہے)

۱۰۲۰ / ۴ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَ یَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور ٹیڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ چاہیئے تو یہ کہ میرے قریب یعنی صف اوّل میں بالغ اور صاحبان عقل وشعور کھڑے ہوں۔ انکے بعد باعتبار عقل و دوسرے کھڑے ہوں پھر انکے بعد دوسرے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا آج کے دن تم اختلاف کے اعتبار سے بہت زیادہ ہو۔ (مسلم)

۱۰۲۱ / ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثَلٰثًا وَّاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے قریب صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان حلم اور برائیوں سے پرہیز کرنیوالے ہوں انکے بعد ان جیسے یہ جملہ رسول خدا نے تین مرتبہ فرمایا اسکے علاوہ رسول خدا نے فرمایا تم بازاروں میں شور کرنے سے احتراز کرو۔ (مسلم)

۱۰۲۲ / ۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِہٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَھُمْ تَقَدَّمُوْا وَائْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَّنْ بَعْدَکُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو (صف میں) آگے بڑھنے سے تاخیر کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا آگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو تمہارے پیچھے ہوں وہ تمہاری طرح کریں اور ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو اعمال خیر کرنے میں پیچھے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو فضل وکرم کے حصول میں پیچھے کر دے گا۔ (مسلم)

۱۰۲۳ / ۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرٰکُمْ عِزِیْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَۃُ عِنْدَ رَبِّھَا قَالَ یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَ یَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ میں تشریف لاتے تو ان کو ٹکڑیاں بناتے ہوئے بیٹھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو علیحدہ علیحدہ ٹکڑیوں میں بٹا ہوا دیکھتا ہوں اسکے بعد اور ہمیں اسطرح دیکھ کر سرکار نے فرمایا تم ربِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں ملائکہ کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرشتے کسطرح رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں (اور صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (مسلم))

۱۰۲۴ / ۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں پہلی صف بہتر ہے اور آخری صف بدتر اور خواتین میں آخری صف بہتر ہے اور پہلی صف بدتر۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۰۲۵ / ۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی اینٹیں) اور کندھے سے کندھا ملاؤ۔ اس خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے شیطان صفوں کے خلا میں اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا بچہ کہیں گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۶ / ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صفوں کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں کمی روا رکھو۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۷ / ۱۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَلُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۸ / ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصّہ کی جانب (خصوصی) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۰۲۹ / ۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے ہماری صفوں کو درست فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۰ / ۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهِ اعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب امامت فرماتے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے داہنے طرف منہ کرکے فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رُخ کرکے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۳۱ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جنکے کندھے نماز کی حالت میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہوں کندھے اکڑے نہ ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۳۲ / ۱۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com

يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ
اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ خَلْفِیْ كَمَا اَرَاكُمْ مِّنْ بَيْنِ يَدَیَّ -
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۳۳/۱۷ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِیْ اَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِیْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۱۰۳۴/۱۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِیْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى النَّسَآئِیُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا اِلٰی اٰخِرِهٖ -

۱۰۳۵/۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ -
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۳۶/۲۰ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۳۷/۲۱ وَعَنْ وَّابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ -

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدیوں سے فرماتے سیدھے اور برابر ہو جاؤ خدا کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے بھی اسیطرح دیکھتا ہوں جسطرح سامنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف اوّل پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں۔ لیکن سرکار نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اوّل پر رحمتیں بھیجتے ہیں صحابہ نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف اوّل ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو۔ کندھے سے کندھا ملاؤ اور اپنے بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو پُر کرو کیونکہ خالی جگہوں میں شیطان اسطرح داخل ہو جاتا ہے جسطرح (حذف) بکری کا بچہ (احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندھے سے کندھا مقابل ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھرو اور آسانی کے ساتھ کھڑے ہو (صف میں) شیطان کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا اسکو اللہ تعالےٰ علیحدہ کر دے گا (ابوداؤد) لیکن صاحب نسائی نے صرف صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے خلاء کو پُر کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم صف اوّل سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی دوزخ کے پچھلے حصہ میں ڈالے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا اعادہ کرو (احمد، ترمذی، ابوداؤد) اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْمَوْقِفِ — نماز (باجماعت) میں کھڑے ہونے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۳۸ / ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت کی جانب ہاتھ کر کے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۰۳۹ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں (بھی) آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جبار بن صخر بھی آئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

۱۰۴۰ / ۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور یتیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارے گھر میں نماز ادا کی اور حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔ (مسلم)

۱۰۴۱ / ۴ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِأُمِّهٖ أَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

۱۰۴۲ / ۵ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّهٗ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ رکوع میں تھے میں صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جب اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تمہارا شوق میں اضافہ فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۰۴۳ / ۶ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ

حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً أَنْ يَّتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

کہ جب نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص آگے بڑھ جائے۔ (ترمذی)

۱۰۴۴/۷ وَعَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلٰوتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِّذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ أَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی امامت کی میں ایک دوکان میں اوپر کھڑا تھا جبکہ مقتدی نیچے تھے اس موقعہ پر جناب حذیفہ تشریف لے آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھے دکان سے نیچے اتار دیا تو میں نیچے آگیا نماز کے بعد جناب حذیفہ نے مجھ سے سوال کیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے تو اس کو مقتدیوں سے بلند مقام پر نہ کھڑا ہونا چاہیے یا اس کی مانند ارشاد فرمایا۔ جناب عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ سے کہا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں نیچے اتر آیا۔ (ابوداؤد)

۱۰۴۵/۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْأَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکار دوعالم کا منبر کس لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ وہ جھاؤ کی لکڑی کا بنا ہوا تھا جس کو فلاں خاتون کے آزاد کردہ غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو رسول اللہ اس پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو منبر سے اتر کر رسول اللہ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہی لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خدا نے قرأت کی اور رکوع کیا اور سرکار کے ساتھ اب نمازیوں نے رکوع کیا پھر سرکار نے رکوع سے سر اٹھایا پھر پچھلے پیر پیچھے ہٹے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے تلاوت فرمائی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر پیچھے ہٹے زمین پر سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں اس طرح کہا ہے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا نہیں کیا میں نے یہ عمل مگر اس لیے کہ تمہیں میری نماز کا علم ہو اور تم میری پیروی کرو)

۱۰۴۶/۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۴۷/۱۰ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ

حضرت ابو مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:- ... کیا میں تمہیں رسول اللہ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی نے بتایا کہ جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتایا اور کہا کہ سرکار ایسے ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبدالاعلیٰ نے کہا ہے کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی نے میری اُمت کے لفظ کو استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد)

١٠٤٨/١١ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَّلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا تَعْنِيْ بِاَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

جناب قیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچکر میری جگہ کھڑے ہوگئے اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی یکسوئی ختم ہوگئی) جب نماز سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب اُبی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا صاحبزادے اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسول خدا کا ہم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اوّل میں مل کر کھڑے ہوں اسکے بعد جناب اُبی نے قبلہ کی طرف منہ کرکے فرمایا رب کعبہ کی قسم اہل عقد ہلاک ہوگئے یہ جملہ جناب اُبی نے تین مرتبہ فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں مالداروں پر افسوس ان پر ہے جو مالداروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابویعقوب (کنیت جناب اُبی بن کعب) سے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں[۲]

[۲] نہیں کرتا لیکن افسوس ہے

[۳] نے فرمایا امراء اور لوگ (نسائی)

بَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کا بیان

پہلی فصل

١٠٤٩/١ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ اَهْلِهٖ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کریم کا زیادہ عالم ہو اور اگر سب لوگ ایک جیسے ہی ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے اور اگر اس معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو معمر آدمی امامت کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم میں اور نہ بیٹھے کسی کے گھر میں عزت کی جگہ بغیر اسکی اجازت کے (مسلم لیکن انہیں[۲]

[۲] کی ایک اور روایت کے مطابق اسی طرح کوئی کسی کے گھر میں)

١٠٥٠/٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِيْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْاَذَانِ۔

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے اور امامت کا حقدار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے (مسلم اور مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۰۵۱ / ۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاءُكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد اذان پڑھے اور قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ (ابوداؤد)

۱۰۵۲ / ۴ وَعَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا اِلٰى مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا قَالَ اَبُوْعَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ قَالَ لَنَا قَدِّمُوْا رَجُلًا مِّنْكُمْ يُصَلِّيْ بِكُمْ وَسَاُحَدِّثُكُمْ لِمَ لَا اُصَلِّيْ بِكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ اقْتَصَرَ عَلٰى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوعطیہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث ہماری مسجد (بنو عقیل) میں آتے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہوگیا۔ تو ابوعطیہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو انکی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک اختصار کیا ہے۔

۱۰۵۳ / ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰى (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

۱۰۵۴ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کانوں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

۱۰۵۵ / ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَّالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کرکے آئے اور تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۰۵۶ / ۸ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ

سلامہ بنت حر روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹالیں گے۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (احمد

www.waseemziyai.com
MAPKAZUL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

بِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۱۰۵۷/۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَّإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز با جماعت واجب ہے ہر امام کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور نماز (جنازہ) ہر مسلمان کیلیے واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۰۵۸/۱۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ نَسْأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ أَوْحٰى إِلَيْهِ أَوْحٰى إِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ أَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغَرّٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهُ فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِيْ قَوْمِيْ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ لِمَا كُنْتُ أَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دریا کے کنارے تھی اور قافلوں کی گذر گاہ بھی۔ جب قافلے وہاں آتے تو ہم قافلے والوں سے حالات حاضرہ کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور (سرکار دو عالم کی بعثت کے بعد) ہم نے ایک مرتبہ قافلہ والوں سے معلوم کیا کہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور انکا کیا تعارف ہے؟ تو قافلہ والوں نے بتایا کہ انکا (نبی علیہ السلام) خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وحی بھیجی ہے راوی کہتے ہیں کہ اسطرح میں سُن سُن کر کلام الٰہی کو یاد کرتا رہتا اور وہ میرے سینے میں چپک جاتا۔ عرب والے اپنے اسلام کے اظہار کے سلسلہ میں فتح مکّہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دو۔ اگر وہ اپنی قوم قریش پر غالب آجائیں اور مکّہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جب مکّہ فتح ہوا تو لوگوں نے اسلام لانے میں جلدی کی میرے والد نے بھی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لانے کے بعد آکر اہل قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ مجھے نبی برحق نے فلاں فلاں وقت اسطرح نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہو اور ایک ایسا شخص امامت کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو چونکہ اپنے قبیلہ والوں میں مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا کیونکہ میں باہر آنیوالے قافلوں سے قرآن سنکر یاد کر لیتا تھا چنانچہ مجھے امام بنایا گیا اسوقت میری عمر صرف چھ سال تھی جب میں امامت کیلئے کھڑا ہوا تو ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجدہ میں جاتا تو چادر سمٹ جاتی تھی چنانچہ ایک عورت نے لوگوں سے کہا کہ تم ہماری نظروں سے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کا انتظام نہیں کر سکتے تب لوگوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے کرتا بنایا۔ چنانچہ اس کرتے کے ملنے سے مجھے جو خوشی ہوئی ایسی خوشی کبھی نہ ہوئی تھی۔ (بخاری)

۱۰۵۹/۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الأولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى أبي حذيفة وفيهم عمر وأبو سلمة ابن عبد الأسد۔
(رواه البخاري)

مدینہ منورہ میں جناب سالم جو حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے امامت کرتے تھے حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی موجود ہوتے تھے۔ (بخاری)

۱۰۶۰ / ۱۲ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلوتهم فوق رءوسهم شبرا رجل أم قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وأخوان متصارمان۔
(رواه ابن ماجة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

باب ما على الإمام

امام پر مقتدیوں کے حقوق

پہلی فصل

۱۰۶۱ / ۱ عن أنس قال ما صليت وراء إمام قط أخف صلوة ولا أتم صلوة من النبي صلى الله عليه وسلم وإن كان ليسمع بكاء الصبي فيخفف مخافة أن تفتن أمه۔
(متفق عليه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کی اقتدا میں ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے کہ اسکی ماں فتنہ میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ)

۱۰۶۲ / ۲ وعن أبي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأدخل في الصلوة وأنا أريد إطالتها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلوتي مما أعلم من شدة وجد أمه من بكائه۔
(رواه البخاري)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی شدت فکر کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ (بخاری)

۱۰۶۳ / ۳ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم السقيم والضعيف والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول ما شاء۔
(متفق عليه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیئے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

۱۰۶۴ / ۴ وعن قيس بن أبي حازم قال أخبرني أبو مسعود أن رجلا قال والله يا رسول الله إني لأتأخر عن صلوة الغداة من أجل فلان مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة

حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابومسعود نے بیان کیا کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی وجہ سے فجر کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طول دیتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَشَدَّ غَضَبًا مِّنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے نصیحت فرماتے وقت سرکار کو اتنے غصہ میں اس سے پہلے نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا بعض لوگ تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیئے کہ بوڑھوں کمزوروں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھے (بخاری، مسلم)

۱۰۶۵/۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَؤُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنْ فَصْلِ الثَّانِيْ۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تم میں سے امامت کریں گے اگر انہوں نے ٹھیک نماز پڑھائی تو تمہارے لیے اجر اور غلط پڑھائی تو تمہاری ہو گئی اور وبال اُن پر (بخاری)

تیسری فصل

۱۰۶۶/۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَمْتَ قَوْمًا فَأَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ ادْنُهْ فَأَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ أُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَإِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَإِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت فرمائی کہ جب تم قوم کی امامت کرو تو نماز میں تخفیف کرو (مسلم) لیکن جناب عثمان ہی کی ایک روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا تم قوم کی امامت کرو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں اسپر رسولِ خدا نے فرمایا قریب آجاؤ جب میں قریب ہوا تو سرکار نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان دست مبارک رکھا پھر فرمایا گھوم جاؤ . . . . . جب میں گھوما تو آپ نے دست مبارک میری پشت پر دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور مجھ سے فرمایا اب قوم کی امامت کرو اور جو قوم کی امامت کرے اسکو چاہیئے کہ وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں کمزور مریض اور حاجت مند بھی لیکن جب اکیلا نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے)

۱۰۶۷/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور خود بھی سورہ صافات سے ہماری امامت فرماتے۔ (نسائی)

بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

مقتدی اور امام کی متابعت اور مسبوق کے بارے میں حکم

پہلی فصل

۱۰۶۸/۸ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی اقتداء میں نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۹/۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۷۰/۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ۔

۱۰۷۱/۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا فَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلٰى أَجْمَعُونَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔

۱۰۷۲/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ

ادا کرتے تھے۔ جب سرکار سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو سیدھا نہ کرتا یہاں تک کہ سرکار سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع، سجود، قیام و سلام میں مجھ پر سبقت نہ کرو بلاشک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے ولا الضالین کے بعد آمین کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کروٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہوکر سرکار نے فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اُٹھے تو تم بھی اُٹھو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے . . . . . . تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حمیدی نے کہا ہے کہ یہ آپکی قدیم بیماری کی وجہ سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہوکر اور آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور عمل صرف رسول اللہ کے آخری فعل پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں جنکی تائید امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا (امام سے اختلاف نہ کرو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ علیل ہوئے یعنی علالت کی وجہ سے نقاہت زیادہ ہوئی تو جناب بلال نماز کے بارے میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَآئِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ۔

اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابوبکر کو امامت کے لیے کہا جائے تو ان دنوں جناب ابوبکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان اُن کے سہارے اس انداز میں مسجد میں تشریف لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں داخل ہوئے جب جناب ابوبکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی علیہ السلام نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے بائیں طرف بیٹھ کر نماز پڑھی۔ اس وقت جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابوبکر کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب ابوبکر مکبّر کے فرائض ادا کر رہے تھے)

۱۰۷۳/۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے اس کو اس بات کا خوف یا ڈر نہیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔ (بخاری و مسلم)

دوسری فصل

۱۰۷۴/۷ عَنْ عَلِيٍّ وَّمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام عالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی متقدی بھی کرے۔ (ترمذی)

۱۰۷۵/۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَّمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم حالت سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جسکو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔ (اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جسکو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہوگئی (ابوداود)

۱۰۷۶/۹ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رضائے الٰہی کے لیے چالیس دن نماز با جماعت اسطرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریمہ بھی قضا نہ ہوئی تو اسکے لیے دو آزادیاں لکھی جاتی ہیں ایک آزادی نار دوزخ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

www.waseemziyai.com
MAKTABA-E-ISLAMIA ACADEMY

۱۰۷۷ (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لیے گیا تو دیکھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی اجر عطا فرمائے گا جتنا کہ نماز با جماعت ادا کرنے والوں کو ملا ہے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۰۷۸ (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یَّتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَیُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰی مَعَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایسے وقت آیا جبکہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہو چکے تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا کوئی ہے جو اس شخص کے ساتھ نماز ادا کر کے اسکے ساتھ بھلائی کرے اس موقعہ پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر اسکے ساتھ نماز ادا کر لی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۷۹ (۱۲) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِیْنِیْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی ثَقُلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِیْ مَاءً فِی الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِیَنُوْءَ فَاُغْمِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّی النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ یَنْتَظِرُوْنَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا یَا عُمَرُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کیا آپ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کی حالت بیان نہیں کرتیں تب آپ نے فرمایا کہ جب سرکار کی بیماری زیادہ بڑھی تھی تو اسوقت آپنے معلوم فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ اور وہ سب آپکا انتظار کر رہے ہیں تب آپنے فرمایا کہ لگن (بڑے برتن) میں پانی رکھو چنانچہ پانی رکھا گیا اور آپنے غسل فرمایا اور جب مسجد کو جانے کا ارادہ کیا تو کمزوری کی وجہ سے غشی طاری ہو گئی جب تھوڑے وقفہ کے بعد افاقہ ہوا تو پھر نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو حاضرین نے کہا نہیں پھر آپنے پانی منگوا کر غسل فرمایا لیکن کھڑے ہونے سے قبل ہی غشی طاری ہوتی جب افاقہ ہوا تو نماز کے بارے میں دریافت کیا تو بتایا گیا ابھی نہیں پڑھی ہے تو آپنے پھر لگن میں پانی منگوا کر غسل کیا لیکن مسجد میں جانے سے قبل کمزوری کی وجہ سے غشی کی کیفیت ہو گئی تھوڑی دیر بعد افاقہ ہوا تو پھر آپنے نماز کے بارے میں دریافت فرمایا تو بتایا گیا یا رسول اللہ صحابہ مسجد میں آپکے منتظر ہیں تاکہ نماز عشاء ادا کریں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں چنانچہ قاصد نے آکر حکم نبوی جناب صدیق اکبر کو سنایا جناب صدیق اکبر چونکہ نہایت رقیق القلب تھے اس لیے انہوں نے حضرت عمر سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ لیکن حضرت عمر نے

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً وَّخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَقَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَاحَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہا اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہٰذا ان ایام (علالت) میں حضرت ابوبکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے افاقہ ہوا تو نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق نماز پڑھا رہے تھے جب حضرت ابوبکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو۔ لہٰذا ان حضرات نے سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پہلو میں بٹھا دیا اور حضور علیہ السلام بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام کی علالت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان نہ کروں تو ابن عباس نے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو ابن عباس نے اسکے بارے میں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ میں اس دوسرے شخص کا نام بتاؤں جو حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمایئے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ نے دوسرے شخص کا نام نہیں بتایا میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا وہ دوسرے شخص حضرت علی تھے (بخاری و مسلم)

1080/13 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے رکعت کو پایا اور جس کی قرأت میں سورۂ فاتحہ رہ گئی اس کا بہت سا ثواب چھوٹ گیا۔ (مالک)

1081/14 وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے) اپنے سر کو پہلے اٹھاتا .... اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَّرَّتَيْنِ

دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

1082/1 عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جا کر امامت کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

1083/2 وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رسول اللہ کے ساتھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ۔

نماز عشاء ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آکر دوبارہ عشاء کی امامت کرتے تھے اور وہ انکے لیے نفل ہوتی تھی (یعنی پہلی نماز جو سرکار کی امامت میں ادا کی تھی) (بیہقی و بخاری)

دوسری فصل

۱۰۸۴ (۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت یزید بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر رسول خدا کے ساتھ تھا میں نے رسول خدا کے ساتھ مسجد خیف میں نماز فجر ادا کی نماز سے فارغ ہوکر جب ۔ ۔ ۔ ۔ مسجد سے باہر تشریف لائے تو دو شخصوں کو بالکل آخر میں بیٹھا دیکھ کر فرمایا کہ ان دونوں کو بلایا جائے جب وہ خدمت اقدس میں اسطرح حاضر ہوئے کہ انکا خوف سے بدن تھر تھرا رہا تھا تو سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی چیز مانع رہی ہے ان دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے پہلے ہی اپنے گھروں میں نماز ادا کرلی تھی سرکار نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کرچکے ہو اور مسجد میں آکر نماز تیار پاؤ تو جماعت میں شامل ہوجاؤ تحقیق یہ نماز (دوسری) تمہارے لیے نفل ہوگی (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۱۰۸۵ (۴) عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ وَلٰكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت بسر بن محجن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان کہی گئی سرکار دوعالم نے کھڑے ہوکر نماز پڑھائی ۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ محجن بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے رسول خدا نے دریافت فرمایا! تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کونسی بات مزاحم ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو۔ محجن نے عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کرلی تھی اس موقعہ پر رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور جماعت شروع ہونے والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کرچکے ہو جب بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔

(مالک و نسائی)

۱۰۸۶ (۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابوایوب انصاری سے معلوم کیا کہ ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں نماز با جماعت تیار ہوتی ہے ۔ اور میں نماز با جماعت ادا کرتا ہوں لیکن دل میں خلش محسوس ہوتی ہے ۔ اس پر جناب ایوب نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ۔

۱۰۸۷/۶ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَّ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَّكَ نَافِلَةً وَّهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۱۰۸۸/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹/۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ)

۱۰۹۰/۹ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ ہم نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حصّہ ہے (مالک و ابوداؤد)

حضرت یزید بن عامر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام نہیں لائے ہو؟ میں نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں، تو سرکار نے فرمایا نہیں نماز با جماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا، میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کرلی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی، تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو اور جو کچھ تم نماز ادا کر چکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز با جماعت میں شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا اب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ تمہاری طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سلیمان مولیٰ حضرت میمونہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں ہم نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبار نماز نہ پڑھو (احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

(مالک)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں اور ان کے فضائل

پہلی فصل

۱۰۹۱ (۱) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُّسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں۔ دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی) لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا)

۱۰۹۲ (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکعتیں بعد عشاء دولت سرائے نبوی میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں اختصار کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۳ (۳) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۴ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر دو رکعتیں گھر میں آکر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں آکر دو رکعتیں پڑھتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں وتر شامل ہوتے۔ اور کبھی کھڑے ہو کر رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع و سجود بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی اسی انداز سے فرماتے۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے (مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر آ کر فجر کی امامت فرماتے تھے)

۱۰۹۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نوافل میں فجر کی دو (سنتوں) رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۶/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو (سنتیں) رکعتیں دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں (مسلم)

۱۰۹۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا اس کے بعد فرمایا یہ اسکے لیے ہے جو چاہے ورنہ اس کو سنت موکدہ جاننا مناسب نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۰۹۸/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرٰى لَهُ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تم میں سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیئے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن اسی میں ایک اور روایت کے مطابق فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے۔

دوسری فصل

۱۰۹۹/۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی . . . . محافظت کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرما دے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۱۰۰/۱۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں ہیں کہ جن کے درمیان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَسْلِيمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

سلام نہیں ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۱۰۱ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعت (سنتیں) قبل ظہر ادا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل اوپر چڑھیں۔ (ترمذی)

۱۱۰۲ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار (رکعتیں) سنت ادا کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۱۰۳ / ۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے اور جو ان کے مسلمانوں اور مومنوں سے سے تبعین ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

۱۱۰۴ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو (رکعتیں) نفل پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۱۰۵ / ۱۵ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَّا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ وَضَعَّفَهٗ جِدًّا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ حدیث عمر ابن ابی خثعم کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی خثعم نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

۱۱۰۶ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (نفل) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ترمذی)

۱۱۰۷ / ۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے کبھی عشاء کی نماز اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِلَّا صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس تشریف لاکر چار یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں ۔ (ابوداؤد)

۱۱۰۸ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادبار النجوم سے مراد دو رکعتیں قبل نماز فجر اور دو رکعتیں ادبار سجود بعد مغرب ہیں ۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۱۱۰۹ / ۱۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ سے سنا کہ دوپہر کے بعد ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اجر و ثواب میں ان چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکار دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ہر چیز کے سائے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ خوار ہیں (ترمذی و بیہقی در شعب الایمان)

۱۱۱۰ / ۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهٖ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی قضا نہیں کیں (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس طرح بھی نقل کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس نے سرکار کو اس عالم سے بلایا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا)

۱۱۱۱ / ۲۱ وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مختار بن فلفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر کے بعد نماز کی نیت کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تھا حالانکہ ہم غروب کے بعد مغرب سے پہلے یہ سنتیں سرکار دو عالم کی حیات ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

۱۱۱۲ / ۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ أَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو ہم سب جلدی سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو وہ نمازیوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMI ISLAMIA ACADEMY

الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۳/۲۳ وَعَنْ مَّرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَّرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۱۴/۲۴ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَّتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۱۱۵/۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

۱۱۱۶/۲۶ وَعَنْ مَّكْحُوْلٍ يَّبْلُغُ بِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَّتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ مُرْسَلًا۔

۱۱۱۷/۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهٗ وَزَادَ فَكَانَ يَقُوْلُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ وَّرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ۔

۱۱۱۸/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهٗ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

کثرت کے سبب یہ گمان کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرثد بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ جہنی کے پاس آیا اور اس نے کہا میں آپ کو ابی تمیم کے اس عمل سے تعجب میں نہ ڈالوں کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکار دو عالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی) مشغولیت۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی سرکار نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل یا سنتیں) پڑھ رہے ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے (ابو داؤد) لیکن صاحب ترمذی و نسائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز (رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کرلو

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرأت فرماتے تھے کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت مکحول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مختلف راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بغیر کلام کئے دو یا چار رکعت نماز سنت یا نفل ادا کی تو اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے۔ (مکحول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بھی مذکورہ بالا انداز سے روایت کرتے ہوئے اس اضافہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں (رزین نے ان دونوں حدیثوں کو روایت کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت عمرو بن عطار روایت کرتے ہیں کہ جناب نافع بن جبیر نے انہیں جناب سائب کے پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو جسطرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسکے بارے میں بیان کریں تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے حضرت امیر معاویہ کیساتھ جمعہ کی نماز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مقصورہ وہ جگہ (جہاں مکبّر تکبیر کہتا ہے) میں ادا کی ہے جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نوافل پڑھے۔ جب حضرت امیر معاویہ اپنے گھر پہنچے تو مجھے بلا کر فرمایا کہ جو عمل نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے اب اسکا اعادہ نہ کرنا یہاں تک کہ تم باتیں کر لو یا مسجد سے باہر آجاؤ کیونکہ رسول اللہ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا تو گفتگو کر کے اس میں فصل کریں یا مسجد سے باہر آجائیں۔ (مسلم)

۱۱۱۹/۲۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي أَرْبَعًا وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز مکہ میں (خانہ کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اور آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن جب مدینہ طیبہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گھر جاتے اور بقیہ نماز گھر میں ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہی عمل رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد آپ نے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں)

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت نماز کا بیان

پہلی فصل

۱۱۲۰/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر سے پہلے گیارہ رکعت نماز ادا کرتے تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور وتر کی ایک رکعت پڑھتے اور اس کے سجدہ کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں تلاوت کرے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہوتا اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز (سنّت) مختصر ادا فرماتے تھے اور پھر داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور جب مکبر فجر کے لئے اقامت کہتا تو اُٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

۱۱۲۱/۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ فجر کی دو رکعت پڑھنے کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ خود

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٢ ٣ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١١٢٣ ٤ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٤ ٥ وَعَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١١٢٥ ٦ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٦ ٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١١٢٧ ٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَاَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد داہنی کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے تھے (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں تیرہ رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات۔ نو یا گیارہ رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اُٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اہل خانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تہائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہ گئی تو سرکار اُٹھے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف لیل و نہار میں صاحبان عقل و شعور لئے نشانیاں ہیں اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورہ تک تلاوت فرمائی۔ پھر مشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو حد اعتدال سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں بھی وضو کر کے سرکار کے بائیں جانب آکر نماز کے لئے کھڑا ہوا تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور مجھے بائیں سے داہنی جانب لاکر کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آرام کرنے لیٹے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فَاٰذَنَہٗ بِلَالٌ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ وَکَانَ فِیْ
دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا
وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا
وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّزَادَ بَعْضُھُمْ وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّذَکَرَ
وَعَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ
نُوْرًا وَّفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔

١١٢٨ / ٩ وَعَنْہُ اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّأَ وَھُوَ یَقُوْلُ
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْھِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ
رَکَعَاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ یَسْتَاکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیَقْرَأُ ھٰؤُلَاءِ الْاٰیٰتِ
ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

١١٢٩ / ١٠ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ اَنَّہٗ قَالَ
لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَۃَ
فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ
طَوِیْلَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ
اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ
قَبْلَھُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا
ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ
فَذٰلِکَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ ثُمَّ صَلّٰی
رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا دُوْنَ اللَّتَیْنِ قَبْلَھُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ
ھٰکَذَا فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ وَّاَفْرَادِہٖ مِنْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ
وَمُوَطَّاءِ مَالِکٍ وَّسُنَنِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ۔

١١٣٠ / ١١ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ کَانَ اَکْثَرُ صَلٰوتِہٖ جَالِسًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اور سو گئے اور انکے سونے کا احساس اسطرح ہوا کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی کیونکہ جب سرکار گہری نیند سوتے تو خراٹوں کی آواز آتی تھی۔ لیکن جب جناب بلال کی اذان کی آواز آئی تو اٹھے اور بغیر تجدید وضو کے نماز ادا فرمائی۔ آپ دعا میں یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔ خداوندا میرے قلب کو منوّر فرما میری آنکھوں کو روشنی میری سماعت کو نور میرے لیے داہنے بائیں اوپر نیچے آگے پیچھے ہمہ اطراف نورانیت عطا فرما اور بعض مفسّرین نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ میری زبان میں نور عطا فرما اور بعض روایت کے مطابق کہ میرے پٹھوں گوشت خون بالوں اور کھال میں نورانیت عطا فرما۔ متفق علیہ لیکن بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اسطرح آیا ہے کہ میری جان میں نورانیت اور میرے لیے نور میں وسعت عطا فرما، اور مسلم کی ایک روایت میں اسطرح ہے خداوندا مجھے نور عطا فرما۔)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب رسول خدا کے دولت سرائے اقدس میں گزاری۔ جب سرکار نیند سے بیدار ہوئے تو مسواک کی اور وضو کیا اور اس دوران آپ نے آیت ان فی خلق السمٰوات سے آخر سورہ تک تلاوت فرمائی اس کے بعد دو رکعت کی نیت باندھی اور طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز مکمل کی اور نماز سے فارغ ہو کر ایسی گہری نیند سوئے کہ سوتے میں خراٹے نکلنے لگے پھر اُٹھے مسواک اور وضو کیا آیت پڑھی اور طویل نماز پڑھ کر سو گئے پھر اُٹھے اسطرح تین مرتبہ عمل کر کے آپ نے چھ رکعات پڑھیں پھر (تین رکعت وتر پڑھیں)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سوچا کہ میں سرکار کی رات کے وقت کی نماز کو دیکھوں گا راوی کہتے ہیں کہ سرکار جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے دو رکعتوں کی نیت باندھی جو مختصر ادا کیں اسکے بعد پھر دو رکعتیں ادا کیں جو بہت زیادہ طویل تھیں راوی نے نماز کے لمبا ہونے یعنی طویل کا لفظ تین مرتبہ استعمال کیا ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلی دونوں طویل رکعتوں سے کم تھیں" اسکے بعد دو رکعتیں پڑھیں جو ان دونوں سے مختصر تھیں اس کے بعد پھر دو رکعتیں آخری دونوں سے مختصر ادا کیں۔ ان رکعات سے فارغ ہو کر وتر پڑھے اسطرح کل تیرہ رکعات پڑھیں (لیکن امام مسلم نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دو رکعتیں ان چار مرتبہ کے علاوہ تھیں۔ افراد حمیدی۔ مؤطا امام مالک۔ سنن ابو داؤد۔ جامع الاصول)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ کی عمر شریف زیادہ ہوئی اور بدن بھی بھاری ہو گیا تو اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے (متفق علیہ)

۱۱۳۱ ۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدر و منزلت میں ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ جمع فرماتے اور تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ایسی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا جو ابتدا مفصلات سے ہیں جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سورتیں ایک رکعت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سورتیں حم دخان اور سورہ نبا عم یتساءلون ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۳۲ ۱۳ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَاَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو تکبیر تحریمہ تین مرتبہ کہنے کے بعد اللہ کی بزرگی۔ بڑائی۔ ملک اور غلبہ کا ذکر کرتے اس کے بعد سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے اور آپکا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنے کے بعد سر مبارک اُٹھاتے اور رکوع سے اُٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام رب کریم کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان آتنا ہی وقفہ کرتے اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکعتیں پڑھتے جن میں سورہ بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام کی تلاوت کرتے۔

(ابو داؤد)

۱۱۳۳ ۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا اس کا نام غافلین کی فہرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی قرأت کے مطابق قیام کرے اسکا نام فانتین اطاعت کرنیوالوں میں لکھا جائیگا اور جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اسکا نام کثرت سے ثواب حاصل ہونیوالوں میں لکھا جائے گا۔ (ابو داؤد)

۱۱۳۴ ۱۵ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی آہستہ قرأت کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابو داؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

1135 / 16 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اتنی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھنے والا آپ کی آواز سنتا تھا۔ (ابوداؤد)

1136 / 17 وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت ابوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اے ابوبکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا رہا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ اس موقعہ پر سیّد عالم نے فرمایا اے ابوبکر تم آواز تھوڑی بلند کرو اور اے عمر تم آواز کو تھوڑا پست کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

1137 / 18 وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسلسل اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ) خداوندا اگر تو انہیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت فرمائے تو تیری ذات عزت و حکمت والی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

1138 / 19 وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ (تھوڑی دیر) دائیں کروٹ لیٹ جائے۔ (ترمذی ابوداؤد)

تیسری فصل

1139 / 20 عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَأَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب عمل کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر مداومت کرنا۔ میں نے کہا کس وقت آپ تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغ بانگ دیتا۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۱۴۰/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَآءُ اَنْ نَّرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَآءُ اَنْ نَّرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

(رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں مصروف عبادت مگر ہم آپ کو عبادت میں دیکھتے اور نہیں چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔

(نسائی)

۱۱۴۱/۲۲ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَآءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور خدا کی قسم یہ چاہتا تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عتمہ یعنی عشاء کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کروٹ پر لیٹے بہت دیر تک آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت ہذا باطلا سے لاتخلف المیعاد تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سوئے اور بیدار ہوئے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔

(نسائی)

۱۱۴۲/۲۳ وَعَنْ يَّعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَآءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَآءَتَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَآءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ۔

حضرت یعلی بن مملک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ کی نماز اور قرأت کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا اُن کی نماز پوچھنے کا مقصد؟ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر انہوں نے سرکار کی قرأت کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں حرفاً حرفاً منظر کشی فرمائی۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

۱۱۴۳
۱
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اُٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خدایا تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق ہیں سارے نبی، اور محمد مصطفےٰ بھی حق ہیں اور قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا تیرے اوپر بھروسہ اور تیری جانب رجوع کیا تیرے ہی لیے دشمنانِ اسلام سے جنگ کی اور اپنے سارے کام تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوندا میرے اگلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔
(متفق علیہ)

۱۱۴۴
۲
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوندا حضرات جبریل، میکائیل و اسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کے بنانیوالے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔
(مسلم)

۱۱۴۵
۳
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْقَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِنْ تَوَضَّاَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

خداوندا تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو یکتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوندا تو پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اللہ بڑا ہے اور عبادت کی قوت اور گناہ سے واپسی اللہ کی مدد پر منحصر ہے راوی کہتے ہیں اسکے بعد کہتے . . . خداوندا میری مغفرت فرما راوی کہتے ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الٰہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا۔ پھر اگر وضو کرکے نماز پڑھے تو اسکی نماز کو قبول کیا جائیگا (بخاری)

دوسری فصل

۱۱۴۶/۴ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَۃً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے: خداوندا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے خداوندا تیری حمد کرتا ہوا اور گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کجی نہ ڈال، اپنی طرف سے مجھ پر رحمتوں کو نازل فرما۔ بیشک تو بہت عطا فرمانیوالا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۱۴۷/۵ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّبِیْتُ عَلٰی ذِكْرٍ طَاھِرًا فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْاَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار ہو کر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۱۱۴۸/۶ وَعَنْ شَرِیْقِ الْھَوْزَنِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَآئِشَۃَ فَسَاَلْتُھَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَّا سَاَلَنِیْ عَنْہُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا ھَبَّ مِنَ اللَّیْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَّحَمِدَ اللّٰہَ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَشْرًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَّاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ عَشْرًا وَّھَلَّلَ اللّٰہَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ عَشْرًا ثُمَّ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت شریق ہوزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سب سے پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا، انہوں نے بتایا کہ سرکار شب میں بیدار ہو کر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تہلیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسبیح و تحمید کرتے، دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے۔ دس بار استغفار پڑھتے دس بار لا الٰہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوندا میں دنیا کی تنگی روز قیامت کی تنگی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں اس کے بعد نماز شروع کرتے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ / ۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَّفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ۔

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اُٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام بڑا اور تیرا مرتبہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑوں کا بڑا ہے۔ پھر اللہ سمیع و علیم کے راندہ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے وسوسوں تکبر اور سحر سکھانے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ "تیرے سوا کوئی معبود نہیں" کے بعد لا الٰہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ (قرآن مجید سے پڑھتے)

۱۱۵۰ / ۸ وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الْھُوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھُوِیَّ رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ کے قریب سے رات کو گزرتا تھا جب آپ نماز کے لیے اُٹھتے تو میں آپ سے یہ کلمات سنا کرتا۔ اللہ رب العالمین جو عالموں کا بنانیوالا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی پاکی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی) اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ　　عبادتِ شب کی ترغیب

پہلی فصل

۱۱۵۱ / ۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ یہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سوتا رہ لیکن جب کوئی اٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اُٹھتا ہے ورنہ خبیث النفس اور سست اُٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۲ / ۲ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر ورم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۳/۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں اُٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کے کان میں یا (شک راوی) دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۱۵۴/۴ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اُٹھے اور فرماتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے آج کی شب کتنے بھلائی کے خزانے نازل فرمائے ہیں اور کتنے فتنے اترے ہیں۔ ان حجرے والیوں کو کون جگائے یعنی امہات المومنین کو تاکہ وہ نماز پڑھ لیں۔ دنیا میں کپڑے پہننے والیاں اکثر آخرت میں ننگی ہوں گی۔

(بخاری)

۱۱۵۵/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ يَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر رات رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول (رحمت) فرماتا ہے اور جب تہائی رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کردوں کون ہے؟ جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسکو بخشوں (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اسطرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے؟ جو قرض دے اسکو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظالم یہاں تک

۱۱۵۶/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اسکو کوئی مسلمان فرد مگر اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

۱۱۵۷/۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نمازوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں حضرت داؤد کے روزے ہیں۔ وہ آدھی رات سوتے تہائی رات قیام کرتے رات کے چھٹے حصّے میں پھر سوتے۔ ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے۔ (ابوداؤد)

۱۱۵۸/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل ویحیی اٰخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اھلہ قضی حاجتہ ثم ینام فان کان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض علیہ الماء وان لم یکن جنبا توضأ للصلوۃ ثم صلی رکعتین (متفق علیہ)

کہ آپ اوّل رات میں سوجاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول (تہجد کی اذان) کے وقت غسل کی ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے ورنہ وضو کرتے اور دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹/۹ عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنھاۃ عن الاثم۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰/۱۰ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلوۃ والقوم اذا صفوا فی قتال العدو (رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) وہ لوگ جو نماز کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد دشمن (اسلام) سے لڑنے کے لیے صف بندی کریں (شرح السنہ)

۱۱۶۱/۱۱ وعن عمرو ابن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاٰخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے اگر تجھ میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے)

۱۱۶۲/۱۲ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فصلت فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو خود رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اسکے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے (ابوداؤد، نسائی)

۱۱۶۳/۱۳ وعن ابی امامۃ قال قیل یارسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوٰت المکتوبات۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرض نمازوں کے بعد کی۔ (ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

١١٦٤/١٤ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ وَفِي رِوَايَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندرونی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں۔ (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں۔ مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں (شعب الایمان لیکن امام ترمذی نے اس کو حضرت علی سے اس تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جس میں نرم گفتگو کی بجائے اچھی گفتگو کے الفاظ نقل کئے ہیں)

تیسری فصل

١١٦٥/١٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (متفق علیہ)

١١٦٦/١٦ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُّوْقِظُ فِيْهَا اَهْلَهٗ يَقُوْلُ يَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ يَّسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور یہ کہتے اے داؤد کی اولاد اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور عشر وصول کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

١١٦٧/١٧ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا نمازوں کے بعد افضل نمازوں میں سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔ (احمد)

١١٦٨/١٨ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُّصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جلد ہی نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی (احمد، بیہقی در شعب الایمان)۔

١١٦٩/١٩ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ

حضرات ابوسعید ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم نے فرمایا جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ پھر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شک راوی) ہر ایک انہیں سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو ان دونوں کے نام ذکر کرنیوالے مردوں اور ذکر کرنیوالی عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۱۷۰ / ۲۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ یا قرآن پر عمل کرنیوالے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بیہقی در شعب الایمان)

۱۱۷۱ / ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلٰوةِ يَقُولُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد پچھلی رات کو اہل و عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے (ترجمہ) اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کرو ہم تم سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقوے لوگوں کے لیے ہے۔ (مالک)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ — عمل اور میانہ روی

پہلی فصل

۱۱۷۲ / ۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُومُ حَتّٰى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ مہینہ بھر تک افطار کرتے اور ہمیں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے لیکن جب روزے رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب تھوڑے سے دن کیلئے بھی افطار نہ کریں گے اور اگر تم یہ چاہتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (بخاری)

۱۱۷۳ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اعمال سے زیادہ محبوب ان پر مداومت ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

۱۱۷۴ / ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۱۷۵ / ۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تک تم ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پڑھو اور جب سستی طاری ہو تو رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۱۷۶ / ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں کسل ہونے لگے تو اسکو چاہیئے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی نیند پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اونگھتا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بد دعا کرلے۔ (متفق علیہ)

۱۱۷۷ / ۶ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَّلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین اسلام آسان ہے اور کوئی دین میں سختی نہیں کرتا مگر دین اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے لہٰذا اعتدال اختیار کرو طاقت و وقت کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البتہ) صبح شام اور رات کے آخر حصہ میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

۱۱۷۸ / ۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَأَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کا کل وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان مکمل کرے تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے بروقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

۱۱۷۹ / ۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر پڑھ لو۔ (بخاری)

۱۱۸۰ / ۹ وَعَنْهُ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا قَالَ إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۱۸۱ / ۱۰ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پاک وصاف حالت میں بستر پر جا کر اللہ کو یاد کرے اور اسکو نیند آجائے تو وہ رات میں کسی وقت کروٹ لیتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی سوال کرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ ذَکَرَہُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ السُّنِّیِّ۔

تو اللہ اس کو عطا فرما دیتا ہے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کی روایت سے نقل کیا ہے)۔

۱۱۸۲ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِّطَائِہٖ وَلِحَافِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَھْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِہٖ وَوِطَائِہٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ وَاَھْلِہٖ اِلٰی صَلٰوتِہٖ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَانْھَزَمَ مَعَ اَصْحَابِہٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْہِ فِی الْاِنْھِزَامِ وَمَا لَہٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی ھُرِیْقَ دَمُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَۃً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی ھُرِیْقَ دَمُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا رب کریم نے دو افراد کے بارے میں تعجب کا اظہار فرمایا ہے ایک تو وہ جو سردی کے موسم میں نرم بستر اور لحاف اور اپنے اہل کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتو دیکھو یہ شخص نرم بستر لحاف اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اُٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو وہ میرے انعام کی رغبت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۱۸۳ / ۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے اپنا ہاتھ سرکار کے سر مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز آدھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد۔ کی مانند نہیں ہوں (مسلم)

۱۱۸۴ / ۱۳ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِھَا۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سالم ابن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلۂ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام پاتا لوگوں کو اس شخص کی بات ناگوار معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے بلال نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں آرام پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

پہلی فصل

۱۱۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب کی نماز دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح کے نمودار ہونے کا خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُّوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔ (بخاری مسلم)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُّسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهٖ فِي الْاُوْلٰى فَتِلْكَ

حضرت سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں! تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (ازواج مطہرات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور مسواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو رات میں (نیند سے) اٹھاتا اس وقت آپ مسواک فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد و ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلام پھیرے اٹھتے اور نویں رکعت مکمل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتے اسکی حمد و ثنا اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب عمر شریف زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ وتر کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو آپ چاہتے تھے اس پر مداومت کریں، اور جب آپ پر نیند کا غلبہ ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کریم ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم)

۱۱۸۹ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔ (مسلم)

۱۱۹۰ / ۶ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلوع فجر سے پہلے نماز وتر ادا کر لو۔ (مسلم)

۱۱۹۱ / ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے گا اس کو چاہیے کہ اوّل رات میں وتر پڑھ لے لیکن جس کو آخر شب میں اُٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے فضیلت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

۱۱۹۲ / ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَاٰخِرِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصّہ میں وتر ادا کئے۔ اوّل رات میں درمیانی اور آخری حصّہ میں۔ لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۱۹۳ / ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینہ میں تین روزے رکھنے کی (۲) چاشت کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر

دوسری فصل

۱۱۹۴ / ۱۰ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي اٰخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا

حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے اوّل رات میں فارغ ہوتے تھے یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی اوّل رات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ)

۱۱۹۵ (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلَاثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۹۶ (۱۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۹۷ (۱۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۱۹۸ (۱۴) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۱۱۹۹ (۱۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

ہیں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کہا تعریف ہے اس رب کی جس نے دین کے معاملہ میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ نماز وتر اوّل رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کبھی اوّل رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد وثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بلند آواز سے کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جہر فرماتے اور کبھی آہستہ پڑھتے یہ سن کر میں نے اللہ کی حمد وثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ نے صرف قرأت کے حصہ کو روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین وتر پڑھتے اور کبھی چھ رکعات کے ساتھ تین وتر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین وتر اور کبھی تین وتر اور دس رکعات پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہذا جو چاہے تو پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین پڑھ لے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔"

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی وتر پڑھو۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور اس نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا)

۱۲۰۰ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَّالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرْ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ۔

۱۲۰۱ / ۱۷ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۱۲۰۲ / ۱۸ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُّطِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَّیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ۔

۱۲۰۳ / ۱۹ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا تو وہ اس کو صبح (فجر) سے پہلے پڑھ لے (اس حدیث کو امام ترمذی نے مرسلاً روایت کیا)

حضرت عبدالعزیز بن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے (ترمذی، ابوداؤد، لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو عبدالرحمان بن ابزیٰ کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور احمد نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ سے روایت کیا اور دارمی نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا۔)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کلمات دعا سکھائے جو میں وتر میں پڑھتا ہوں (ترجمہ) خداوندا مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے عافیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو عافیت دی اور میرا بھی دوست بن جس طرح دوسروں کو دوست رکھتا ہے، اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما۔ بیشک تو حکم فرماتا ہے تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، اور جس کو تو دوست رکھتا ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا اے ہمارے رب تو بلند رتبہ والا اور برکتیں عطا کرنے والا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز سے کہتے صاحب نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ابزیٰ اور ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز سے کہتے تھے۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوندا میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ تیری عطا کردہ عافیت کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں خداوندا میں تیری ذات کے ساتھ تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

تیری تعریف و توصیف کا احصا نہیں کرسکتا تیری ذات ایسی ہے کہ تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۲۰۴ ۲۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيْلَ لَهُ هَلْ لَّكَ فِيْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو امیرالمومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی رغبت ہے وہ تو ہمیشہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا وہ درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں لیکن ایک اور روایت کے مطابق ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ جناب امیر معاویہ نے عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی اسوقت ان کے پاس جناب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے تو انہوں نے جاکر حضرت ابن عباس کو یہ واقعہ سنایا تو ابن عباس نے فرمایا انکے معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

۱۲۰۵ ۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا (نماز) وتر حق ہے اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں اور جو ان کو نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں وتر حق ہیں، اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔

(ابوداؤد)

۱۲۰۶ ۲۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اس کو یاد آجائیں تو اس وقت پڑھ لے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲۰۷ ۲۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ أَوَاجِبٌ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللهِ يَقُوْلُ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ۔

(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا کیا یہ واجب ہیں تو جناب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے اور مسلمانوں نے نماز وتر ادا کی لیکن سائل اپنے سوال پر اصرار کرتا رہا لیکن جناب عبداللہ بن عمر بھی فرماتے رہے کہ وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے اور مسلمانوں نے بھی (موطا)

۱۲۰۸ ۲۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل میں سے نو سورتیں پڑھتے یعنی ہر رکعت میں تین سورتیں اور ان میں سے آخر سورت سورۂ اخلاص ہوتی۔ (ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILMI ISLAMIA ACADEMY

۱۲۰۹/۲۵ وعن نافع قال كنت مع ابن عمر بمكة والسماء مغيمة فخشي الصبح فأوتر بواحدة ثم انكشف فرأى أن عليه ليلا فشفع بواحدة ثم صلى ركعتين ركعتين فلما خشي الصبح أوتر بواحدة۔

(رواه مالك)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید ابر تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابر صاف ہونے سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور ملالی پھر دو دو رکعتیں نماز (نفل) ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جانے کا خوف ہوا تو وتر کی ایک رکعت پڑھی (مالک)

۱۲۱۰/۲۶ وعن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس فإذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلاثين أو أربعين آية قام وقرأ وهو قائم ثم ركع ثم سجد ثم يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك۔

(رواه مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرأت کرتے اور جب قرأت میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت مکمل کرنے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

۱۲۱۱/۲۷ وعن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين رواه الترمذي وزاد ابن ماجة خفيفتين وهو جالس۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر سی ہوتیں)

۱۲۱۲/۲۸ وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بواحدة ثم يركع ركعتين يقرأ فيهما وهو جالس فإذا أراد أن يركع قام فركع۔

(رواه ابن ماجة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

۱۲۱۳/۲۹ وعن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن هذا السهر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن قام من الليل وإلا كانتا له۔

(رواه الترمذي والدارمي)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم نے فرمایا شب بیداری مشکل اور دشوار ہے لہٰذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو جائے تو اسکے بعد دو رکعتیں پڑھے اگر رات میں اٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

۱۲۱۴/۳۰ وعن أبي أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما إذا زلزلت وقل يا أيها الكافرون۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان رکعتوں میں سورہ اذا زلزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْقُنُوْتِ — قنوت کا بیان

پہلی فصل

١٢١٥ (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِأَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے لیے دعا یا بددعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد کہتے خداوندا! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے۔ خداوندا قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قحط نازل فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازوں میں اس طرح کہتے خداوندا عرب کے فلاں اور فلاں قبیلہ پر لعنت فرما آپ فلاں اور فلاں کے الفاظ سے بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ آیت لیس لک من الامر شئی نازل ہوئی (متفق علیہ)

١٢١٦ (٢) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُصِيبُوا فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عاصم الاحول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکار دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

١٢١٧ (٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بنو سلیم کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ پر بددعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے۔ (ابوداؤد)

MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۲۱۸ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۲۱۹ (۵) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابی مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علی کے ساتھ کوفہ میں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ تو اباجان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۲۲۰ (۶) عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّیْ لَهُمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّلَا يَقْنُتُ بِهِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ يَتَخَلَّفُ فَصَلّٰى فِیْ بَيْتِهٖ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَسُئِلَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو جناب ابی امامت ترک کرکے تراویح گھر میں پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی بھاگ گئے (ابوداؤد) لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارے میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا)

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ رمضان میں قیام

پہلی فصل

۱۲۲۱ (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِیَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَّظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بوریا کا بنایا اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی اور بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی۔ لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز نہ سن کر صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس لیے بعض صحابہ نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ ہماری آواز سن کر سرکار حجرہ شریفہ سے باہر آجائیں۔ اس موقعہ پر سرکار نے حجرہ سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا کہ مجھے تمہاری کیفیت اور حال سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز (تراویح) فرض ہو جاتی تو تم اسکے

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیے (آسانی سے) کھڑے نہ ہوتے لہٰذا اے صحابہ تم اسکو اپنے گھروں میں پڑھو انسان کی افضل ترین نماز فرائض کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے) (متفق علیہ)

۱۲۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے لیکن تاکید کے ساتھ حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص عقیدت کے ساتھ حصول ثواب کے لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ (مسلم)

۱۲۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا کچھ حصہ گھر کے لیے باقی رکھے تاکہ اس بقیہ نماز کے سبب اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۲۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ آپ نے قیام لیل نہیں کیا مگر جب رمضان میں سات دن باقی رہ گئے تو ایک شب آپ نے تہائی رات تک ہمارے ساتھ قیام لیل کیا اور جب چھ راتیں باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن پانچویں رات کو آپ نے ہمارے ساتھ آدھی رات تک قیام فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو امام کی اقتدا میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار ہو جاتی ہے۔ جب رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ کیا یہاں تک کہ انتظار میں تہائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان میں تین راتیں باقی رہیں تو سرکار نے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اس موقعہ پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ راوی حضرت کہتے ہیں مجھ سے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر بقیہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّهْرِ۔

راتوں میں آپ نے قیام نہ فرمایا یعنی طاق راتوں میں قیام کیا۔ ابن ماجہ نسائی لیکن صاحب ترمذی (نے اسے حسن صحیح بتایا ہے)

۱۲۲۵/۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِيْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَّعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے۔ تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب میں آسمان دنیا کی طرف تجلی فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، لیکن رزین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو آگ کے مستحق ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے سنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔

۱۲۲۶/۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔

(ابو داؤد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۱۲۲۷/۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ الْاٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد الرحمان ابن عبد القاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے۔ اسوقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کر دوں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیل کرو اور خود حضرت عمر آخر شب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اوّل رات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

۱۲۲۸/۸ وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمًا الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ

حضرت سائب ابن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب اور تمیم داری کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت جماعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹
۹ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَكْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰
۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَيًّا يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱
۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

۱۲۳۲
۱۲ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سو سو آیات ہوتیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لاٹھیوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے تھے اور مسجد سے ہماری واپسی فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے، اور امام سورہ بقرہ آٹھ رکعت میں پڑھتے اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے نماز میں تخفیف کی ہے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام اللیل (تراویح) سے واپس ہوتے تو خادموں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ سحری چھوٹ جائے اور ایک روایت میں اسطرح ہے کہ فجر (صبح صادق) طلوع نہ کر آئے (مالک)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے اس شب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق اتارے جاتے ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر کوئی جنت میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو سرکار نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہوا اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔ میں نے عرض کیا اور آپ بھی یا رسول اللہ تو آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے (ابن ماجہ لیکن احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ۔

کی روایت سے اس طرح نقل کیا کہ اس شب دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک مشرک دوسرا ظلم سے لوگوں کو قتل کرنے والے کی)

۱۲۳۳
۱۳
وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، کیونکہ اس رات رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف توجہ فرما کر کہتا ہے کوئی مغفرت طلب کرنیوالا ہے کہ اسکی مغفرت کروں اور کوئی رزق طلب کرنیوالا ہے کہ اس کو رزق عطا کردوں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عافیت عطا کروں، اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

نماز چاشت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۳۴
۱
عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام ہانی روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ میرے گھر تشریف لائے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (نفل) ادا فرمائیں اور یہ نماز مختصر پڑھی لیکن رکوع و سجود مکمل ادا کئے اور میں نے سرکار کو اس سے مختصر نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام ہانی کی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ چاشت کی نماز تھی۔ (متفق علیہ)

۱۲۳۵
۲
وَعَنْ مُّعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاذہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انھوں نے بتایا چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔

(مسلم)

۱۲۳۶
۳
وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے لہٰذا ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے۔ بھلائی کی ترغیب اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کی دو رکعتیں کرلیتی ہیں۔

(مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۳۷ ۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِىْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اوابین کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔
(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۳۸ ۵ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَاَبِىْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِىْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِىُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارِ الْغَطَفَانِىِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ۔

حضرت ابو الدرداء و ابوذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اوّل حصہ میں خصوصیت کے ساتھ میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کردوں گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور احمد نے اُن سے روایت کیا۔

۱۲۳۹ ۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِى الْاِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِى الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّىْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے صدقہ کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس میں یہ طاقت ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو دفن کرنا راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔
(ابوداؤد)

۱۲۴۰ ۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔

۱۲۴۱ ۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِىْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَىِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت معاذ بن انس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص مصلّے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر مصلّے سے اُٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابوداؤد) اس سے نماز اشراق مراد ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۱۲۴۲ / ۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرتا ہے تو اسکے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۲۴۳ / ۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دوبارہ بھی زندہ کیا جائے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں۔ (مالک)

۱۲۴۴ / ۱۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

۱۲۴۵ / ۱۲ وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَأَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخَالُهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مُوَرّق عجلی روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر سے معلوم کیا آپ چاشت پڑھتے ہیں کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہیں میں نے حضرت ابوبکر کے بارے میں معلوم کیا تو کہا نہیں میں نے رسول اللہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا مجھے خیال نہیں۔ (بخاری)

بَابُ التَّطَوُّعِ

نوافل کا بیان

پہلی فصل

۱۲۴۶ / ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جناب بلال سے دریافت کیا اے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر اُمید ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی ہے بلال نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں جس کے بارے میں خاص پر اُمید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تحیۃ الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۲۴۷ / ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہمیں دعائے استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوندا میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے طلب خیر کرتا ہوں اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں، تو صاحب قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مآل کار میں بھی اس جہاں میں بھی اور آخرت میں بھی شک راوی تو اس کام کو میرے لیے مقدر اور آسان فرما اور اس میں برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے دین اور دنیا میں مناسب نہیں میری زندگی اور مال کار میں بہتر نہیں (یا یہ فرمایا) کہ یہ کام اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما دے جہاں بھی ہو پھر مجھ کو اس سے مانوس کر دے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۲۴۸ / ۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے پھر اس کی تلاوت کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفوس پر ظلم کے بعد اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۱۲۴۹ / ۴ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔
(ابوداؤد)

۱۲۵۰ / ۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ اِلَى

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

صَلٰوةُ التَّسْبِيْحِ

۱۲۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أَمْنَحُكَ أَلَا أُخْبِرُكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا

کس طرح جنت میں پہنچے میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے تمہارے جوتوں کی آواز آتی سنی ۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ باوضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تحیۃ الوضو لازم ہیں سرکار دوعالم نے فرمایا سبقت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے کوئی ضرورت پڑ جائے تو اس کو چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے ۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

(ترمذی ۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا اے چچا جان کیا آپ کو خبر نہ دوں اور محروم نہ رکھوں اور آپ کو دس خصلتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے لاعلمی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے پوشیدہ اور ظاہر چھوٹے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا ۔ آپ چار رکعت نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت) پڑھیں ۔ پہلی رکعت میں قراءت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں ۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِيْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَّرَّةً فَافْعَلْ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ نَحْوَهُ۔

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں اس تسبیح کی تعداد پچھتر مرتبہ ہو جائے گی اسی طرح ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو یہ نماز روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد ابن ماجہ، دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے اس روایت کو ابورافع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَّجُلٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نمازیں درست ہوئیں تو بندہ کامیاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نمازیں درست نہ ہوئیں تو ناکام اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کرو اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہو گا۔ ایک اور روایت کے مطابق نماز کے بعد زکوٰۃ اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہو گا۔ (ابوداؤد) لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے روایت کیا ہے۔)

۱۲۵۴ (۹) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلٰى رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنکو وہ پڑھتا ہے اور بندہ جب تک مصروف نماز رہتا ہے اسپر نیکیاں برستی رہتی ہیں اور کسی بندے نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

www.waseemziyai.com

بَابُ صَلٰوۃِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵ (۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَّصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۶ (۲) وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبِ نِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منٰی میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اس وقت ہم تعداد میں بھی زیادہ تھے اور حالتِ امن میں بھی تھے۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۷ (۳) وَعَنْ یَّعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت یعلی بن امیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کر لو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو امن کا دور ہے۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا جس طرح تم متعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہٰذا اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

۱۲۵۸ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قِیْلَ لَہٗ اَقَمْتُمْ بِمَکَّۃَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِھَا عَشْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو سرکار راستہ میں دو دو رکعتیں پڑھاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں کتنا ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔ (متفق علیہ)

۱۲۵۹ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَۃَ عَشَرَ یَوْمًا یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَکَّۃَ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّیْنَا اَرْبَعًا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ہم مدینہ اور مکہ کے درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

۱۲۶۰ (۶) وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ

حضرت حفص بن عاصم روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِيْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے خیمے میں آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ نوافل ادا کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر مجھے نفل پڑھنے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکار دو عالم کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکار سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور حضرات ابوبکر و عمر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۲۶۱ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَّيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مجتمع فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۲۶۲ (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِيْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپکی سواری چلتی آپ رکوع و سجود میں اشارہ فرماتے۔ اور فرائض کے سوا رات کی نماز اور وتر سواری پر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۲۶۳ (۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے۔ (شرح السنہ)

۱۲۶۴ (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُّ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا سرکار نے اس موقعہ پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا تم چار رکعتیں پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۲۶۵ (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد عصر کی بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر و حضر میں سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَّالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَّلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ وَّهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں ادا کیں مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ کم نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

۱۲۶۶ / ۱۲ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَ فِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَآءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقعہ پر معمول یہ تھا کہ اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکتے اسی طرح مغرب کے لئے کرتے اگر سورج سفر سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دونوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۲۶۷ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهٗ رِكَابُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے جدھر بھی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

۱۲۶۸ / ۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب منہ کئے ہوئے مصروف نماز ہیں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۲۶۹ / ۱۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منیٰ میں دو فرض پڑھے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگر جماعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلّٰى اَرْبَعًا وَّاِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر کرتے تھے ۔ (متفق علیہ)

۱۲۷۰ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے دریافت کیا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔
(متفق علیہ)

۱۲۷۱ / ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں سفر میں دو اور خوف کے وقت ایک رکعت فرض کرائیں۔
(مسلم)

۱۲۷۲ / ۱۸ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَّالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نماز ہیں ناقص نہیں اور وتر سفر میں سنّت ہیں۔
(ابن ماجہ)

۱۲۷۳ / ۱۹ وَعَنْ مَّالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَّذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ ۔
(رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف۔ مکہ و عسفان مکہ و جدہ کی مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ فرسخ کے مانند ہے۔
(موطا)

۱۲۷۴ / ۲۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوال آفتاب کے بعد قبل ظہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا (ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

۱۲۷۵ / ۲۱ وَعَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادہ عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں منع نہ کرتے۔ (مالک)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

پہلی فصل

١٢٧٦ (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اَلْیَهُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ مُّتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بَیْدَ اَنَّهُمْ وَذَکَرَهٗ نَحْوَهٗ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم خلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں پہلے ہونگے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں کتاب (ہدایت قرآن کریم) بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو انپر فرض کیا گیا یعنی جمعہ تو انہوں (کافروں) نے اسمیں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں ہمارے تابع ہیں، یہود نے کل (یعنی سنیچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو متفق علیہ (لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر ہیں لیکن قیامت میں اُٹھنے والوں میں) پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں ماسوا اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابوہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت سے اس طرح منقول ہے کہ سرکار دوعالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر ہیں لیکن قیامت کے دن حساب و کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

١٢٧٧ (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔ (مسلم)

١٢٧٨ (٣) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یَّسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِیَ سَاعَةٌ خَفِیْفَةٌ وَّفِیْ رِوَایَةٍ لَّهُمَا قَالَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے فرمایا وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ جو کھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۲۷۹ / ۴ وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَۃِ الْجُمُعَۃِ ھِیَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوۃُ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے سے نماز ختم ہونے تک ہے۔
(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۸۰ / ۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَہٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰۃِ وَحَدَّثْتُہٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُہٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ اُھْبِطَ وَفِیْہِ تِیْبَ عَلَیْہِ وَفِیْہِ مَاتَ وَفِیْہِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا وَھِیَ مُسِیْخَۃٌ یَّوْمَ الْجُمُعَۃِ مِنْ حِیْنِ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَۃِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَّا یُصَادِفُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّھُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰہَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ یَّوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَقَرَاَ کَعْبُ التَّوْرٰۃَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُہٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ کَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُہٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَقُلْتُ لَہٗ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ یَّوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبَ کَعْبٌ فَقُلْتُ لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ کَعْبُ التَّوْرٰۃَ فَقَالَ بَلْ ھِیَ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ کَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّۃَ سَاعَۃٍ ھِیَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِھَا وَلَا تَضَنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا تو میری ملاقات جناب کعب احبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی۔ کہ بہترین دن جس میں سورج طلوع کرتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی دن دنیا میں اتارے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن واصل بحق ہوئے اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی جاندار ایسا نہیں جو خوف سے جمعہ کے دن طلوع صبح کا منتظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن وانس کے۔ اور اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ وہ اس میں کھڑا ہوا مصروف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرما دیتا ہے۔ اس پر کعب احبار نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول علیہ السلام نے سچ فرمایا جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے توراۃ کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے جناب ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں وہ کونسی گھڑی ہے اور اس میں بخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

ابْنُ سَلَامٍ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَّنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ اِلٰى قَوْلِهٖ صَدَقَ كَعْبٌ۔

کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہوسکتی ہے جبکہ سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ مصروف نماز ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا سرکار نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے آ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (امالک ابوداؤد ترمذی۔ نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

۱۲۸۱ / ۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی)

۱۲۸۲ / ۷ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت اوس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے اسی دن واصل بحق ہوئے اسی میں صُور پھونکا جائے گا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یارسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی سرکار دو عالم نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو حرام کردیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں زندوں کی طرح محفوظ ہیں (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی، دعوات کبیر)

۱۲۸۳ / ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ يَّدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود عرفہ کا دن ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگ دن میں نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کرلیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پناہ مانگتا مگر اللہ اس کو پناہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ ۔

عطا کرتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

۱۲۸۴ / ۹ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَّسَاقَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ۔

حضرت ابولبابہ بنت عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کا دن سید الایام ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا جو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے افضل ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے آسمان سے زمین پر اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے، اسی دن قیامت ہوگی۔ اور آسمان و زمین میں کوئی مقرب فرشتہ بحر و بر اور ہوائیں ایسی نہیں کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہوں (ابن ماجہ۔ لیکن احمد نے سعد بن معاذ سے روایت کی کہ ایک شخص سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیں کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان کی۔

۱۲۸۵ / ۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ وَفِيْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو آپ نے فرمایا اس دن تمہارے باپ حضرت آدم کی مٹی خمیر کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اسی دن دوبارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سخت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

۱۲۸۶ / ۱۱ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو، راوی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپکی وفات کے بعد بھی۔ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیا علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۲۸۷/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

۱۲۸۸/۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَرَاَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمُ الْاٰیَۃَ وَعِنْدَہٗ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ عَلَیْنَا لَاتَّخَذْنَاھَا عِیْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ وَّیَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم پڑھی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا اس نے اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے تو حضرت (ابن عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا دوسرے وہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج) امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

۱۲۸۹/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ لَیْلَۃُ الْجُمُعَۃِ لَیْلَۃٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَۃِ یَوْمٌ اَزْھَرُ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوندا تو ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔ (دعوات کبیر)

بَابُ وُجُوْبِھَا

وجوب جمعہ کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۰/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِھِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغٰفِلِیْنَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو قومیں جمعہ کے ترک سے باز آ جائیں، یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۲۹۱ / ۲ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضَّمْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ۔

حضرت ابو جعد الضمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالٰے اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی۔ لیکن مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابو قتادہ سے روایت کی۔

۱۲۹۲ / ۳ وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی صدقہ دے۔ (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۲۹۳ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ جمعہ اس پر واجب ہے جو اذان سنے (ابوداؤد)

۱۲۹۴ / ۵ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَۃُ عَلٰی مَنْ اٰوَاہُ اللَّیْلُ اِلٰی اَھْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گذارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)۔

۱۲۹۵ / ۶ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَبْدٍ مَّمْلُوْکٍ اَوِ امْرَاَۃٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِیْ وَآئِلٍ۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچے اور مریض کے (ابوداؤد صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں بنی وائل کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے)۔

تیسری فصل

۱۲۹۶ / ۷ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے حاضر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا، يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں ہوتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلٰثًا۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)
۸

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم نے فرمایا جس نے بلا وجہ ایک بھی جمعہ کو چھوڑا اسکا نام منافقین کی ایسی فہرست میں لکھا جاتا ہے جو نہ تلف کی جاتی ہے اور نہ اسکو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کی جگہ تین جمعہ کہا گیا ہے۔ (شافعی)

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)
۹

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالے کی صفات میں بے نیاز تعریف کیا گیا ہے۔ (دار قطنی)

بَابُ التَّنْظِيْفِ وَالتَّبْكِيْرِ

طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَّيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)
۱

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن اور غسل کر کے حسب مقدور پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس موجود تیل میں سے تیل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے معطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو نمازیوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دوران خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۱۳۰۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو غسل کر کے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جتنی نماز (نفل اور سنتیں) اس کے لیے مقدر ہوئیں ادا کیں پھر دوران خطبہ خاموش رہا امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی عرصہ کے علاوہ تین مزید دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۳۰۱/۳ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّمَنْ مَّسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے آکر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اسکے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیانی دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو بھی ہاتھ لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

۱۳۰۲/۴ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِىْ يُهْدِىْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِىْ يُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی فہرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں اوّل آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرتا ہے اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجنا ہے اور جو اسکے بعد آتا ہے اسکی مثال دنبہ کی قربانی کرنیوالے اور اسکے بعد میں آنیوالے کی مثال مرغی اور پھر انڈا صدقہ کرنیوالے کی ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے اپنا دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں (متفق علیہ)

۱۳۰۳/۵ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(متفق علیہ)

۱۳۰۴/۶ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ افْسَحُوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۳۰۵/۷ **عَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِىْ قَبْلَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اسکو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگے بغیر نوافل اور سنّتیں حسب توفیق الٰہی پڑھیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو یہ عمل پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

١٣٠٦ / ٨ وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنٰى مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن دوسروں کو غسل کی ترغیب دیکر خود بھی غسل کرے خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو۔ سواری پر نہیں بلکہ پیدل مسجد جائے اور امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سُنے اور کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر عطا ہوتا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

١٣٠٧ / ٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے کوئی نقصان نہیں اگر کوئی شخص (بشرط وسعت) صرف نماز جمعہ کے لیے دو جوڑے کپڑے بنالے عام استعمال کے علاوہ۔ (ابن ماجہ اور مالک بروایت یحییٰ بن سعید)

١٣٠٨ / ١٠ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خطبہ کے وقت مسجد میں آکر امام کے قریب بیٹھو کیونکہ جو امام سے ہمیشہ دور رہتا ہے اگر وہ داخل جنت ہو تو سب سے آخر میں ہوگا۔

(ابوداؤد)

١٣٠٩ / ١١ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے وہ جہنم کی طرف کے پل کو اختیار کرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

١٣١٠ / ١٢ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ خطبہ گھٹو کا مارنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

١٣١١ / ١٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو جمعہ کے وقت نیند آنے لگے تو اس کو چاہیئے کہ اپنی جگہ بدل لے۔

(ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۱۳۱۲/۱۴ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسُ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی (متفق علیہ)

۱۳۱۳/۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَّذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ میں تین قسم کے لوگ آتے ہیں۔ ایک تو وہ جو بیکار کاموں کے لیے آیا ہے تو اس کو اسکے مطابق حصہ ملے گا۔ اور ایک وہ جو دعا کے لیے آیا اسنے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیگا ورنہ نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموشی سے بیٹھ جاتا ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں دیتا ہے تو یہ عمل اسکے لیے متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید تین دن تک کیلئے کفارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

۱۳۱۴/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو وہ اس گدھے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور جو اس کو خاموش رہنے کے لیے کہے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔

(احمد)

۱۳۱۵/۱۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُّتَّصِلًا۔

حضرت عبید بن سباق مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کوئی ضرر نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ نے ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً روایت کیا ہے۔)

۱۳۱۶/۱۸ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ۔

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں اگر نہ ملے تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (احمد۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

۱۳۱۷ / ۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۱۸ / ۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۱۹ / ۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں عجلت فرماتے اور شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے) (بخاری)

۱۳۲۰ / ۴ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دورِ رسالت، دورِ صدیقی و فاروقی میں جاری رہا لیکن دورِ عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے تیسری اذان مقام زوراء پر کہلوانی شروع کرا دی۔ (بخاری)

۱۳۲۱ / ۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسط ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

۱۳۲۲ / ۶ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ امام کا لمبی نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی فقاہت کی علامت ہے لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۳۲۳ ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور غصہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لیگا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

۱۳۲۴ ۸ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک۔ (متفق علیہ)

۱۳۲۵ ۹ وَعَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ نُعْمَانَ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا عَنْ لِّسَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نہیں یاد کی میں نے سورہ ق والقرآن المجید مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۶ ۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

۱۳۲۷ ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیئے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

۱۳۲۸ ۱۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ ۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے) دو خطبے پڑھتے تھے اور منبر پر آکر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا میرا خیال ہے۔ مؤذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہوکر

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

١٣٣٠ ١٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رُخ ہوکر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضل سے ملی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔

تیسری فصل

١٣٣١ ١٥ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهٗ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکار بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا۔ خدا کی قسم میں نے دوہزار سے زیادہ نمازیں سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

١٣٣٢ ١٦ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمان بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھتے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اسکی جانب دوڑ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

١٣٣٣ ١٧ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمارہ بن رویبہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بشیر بن مروان کو منبر پر ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خداوند ان دونوں ہاتھوں کو بُرا کریں تے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

١٣٣٤ ١٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ حضرت ابن مسعود نے سُنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! آگے آجاؤ۔ (ابو داؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۳۳۵ / ۱۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْیُصَلِّ اِلَیْهَا اُخْرٰی وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ۔ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیئے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کرلے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیئے کہ چار رکعتیں پڑھے یا (شک راوی) ظہر پڑھے۔ (دار قطنی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

پہلی فصل

۱۳۳۶ / ۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَآئِفَةٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّآئِفَةِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَآءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَرَوٰی نَافِعٌ نَّحْوَهٗ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا عَلٰی اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُّسْتَقْبِلِی الْقِبْلَةِ اَوْ غَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْهَا قَالَ نَافِعٌ لَّا اُرٰی ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی، تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوگئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دوعالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع وسجدہ کیا۔ پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آگیا اور ایک رکعت مع رکوع سجود کے ادا کرکے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو رکعت مکمل ہونے پر) سلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کریں خواہ سواری پر ہو یا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ ہو یا نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمر نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ (بخاری)

۱۳۳۷ / ۲ وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَآئِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَآئِفَةٌ وِّجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّتِیْ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَآئِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰی

یزید بن رومان نے حضرت صالح بن خوات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف باندھی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۳۸ ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَّلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹ ۴ وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری سند سے بیان کیا ہے جس کی سند اس طرح ہے جناب قاسم نے صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آگے بڑھے جب ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ دیتے تھے۔ سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرما تھے آپ کی تلوار درخت میں لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار پر قبضہ کیا اس کو نیام سے کھینچ کر سرکار سے کہنے لگا۔ کیا آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں سرکار نے فرمایا نہیں۔ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابر نے کہا صحابہ نے سرکار کے پاس آکر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار کو نیام میں کرلیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان کہی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

متفق علیہ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر سرکار سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پچھلی (دوسری) صف دشمن کے مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کرلیا اور وہ جماعت (صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہوگئی۔ اس کے بعد پچھلی دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوتے پھر پچھلی (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ جماعت جو سرکار کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھی۔ اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب سجدہ سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتدا میں تھی اس (پچھلی صف نے) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۳۴۰/۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخلہ میں صحابہ کو ظہر کے وقت نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیر دیا دوسرا گروہ آیا تو اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔

(شرح السنہ)

تیسری فصل

۱۳۴۱/۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَتَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان قیام فرمایا تو مشرکوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز عصر ہے وہ انہیں آباء اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان پر (اس وقت) یکدم حملہ کر دو۔ اس وقت جبریل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔

(ترمذی۔ نسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین

پہلی فصل

۱۳۴۲ / ۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عیدگاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منہ کرکے ان کو نصیحت کرتے رشد و ہدایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرنے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عیدگاہ سے واپس ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۳ / ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر اذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔ (مسلم)

۱۳۴۴ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۵ / ۴ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ قَالَ نَعَمْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بیشک ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عیدگاہ) تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا اذان اور اقامت کا تذکرہ نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ خواتین میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور صدقہ کا حکم دیا اسوقت میں نے دیکھا کہ خواتین اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر (زیور اتار کر) بلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور بلال اٹھ کر گھر تشریف لے آئے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۶ / ۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں اور نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۷ / ۶ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہمکو یہ حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں ا

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پردہ دار خواتین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور انکی دعاؤں میں حاضری کے لیے کہیں لیکن حیض والی عورتیں مصلوں پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال کیا یارسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اڑھا دے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۸/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِي رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِي رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے والد جناب ابوبکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بعاث میں جو اشعار انصار نے پڑھے تھے وہ گا رہی تھیں۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ جناب ابوبکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے منہ کھول کر فرمایا اے ابوبکر ان سے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تہوار ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

۱۳۴۹/۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق عدد کھجوریں نہ کھا لیتے۔ (بخاری)

۱۳۵۰/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل کر عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۵۱/۱۰ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتدا کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عیدالاضحیٰ ادا کریں گے پھر عیدگاہ سے واپس ہو کر قربانی کرینگے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کیلئے ذبح کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

۱۳۵۲/۱۱ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کرلی تو وہ اسکے بدلہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی یہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی اس کو چاہیئے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۳۵۳ / ۱۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنّت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

۱۳۵۴ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْبَحُ وَیَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰی۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۵۵ / ۱۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن تہوار مناتے اور کھیل کود کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں کھیل کود کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید یوم الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

۱۳۵۶ / ۱۵ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کے دن بغیر کچھ کھائے عیدگاہ میں نہیں جاتے تھے اور قربانی کے دن نماز پڑھنے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۳۵۷ / ۱۶ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۳۵۸ / ۱۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَّخَمْسًا وَّصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَۃِ وَجَھَرُوْا بِالْقِرَاءَۃِ۔ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ)

حضرت جعفر بن محمد مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

۱۳۵۹ / ۱۸ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰی وَحُذَیْفَۃَ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَۃً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرات ابوموسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابوموسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے صحیح کہا

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

(رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۱۳۶۰ / ۱۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابوداؤد)

۱۳۶۱ / ۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِہٖ اِعْتِمَادًا۔ (رواہ الشافعیؒ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔ (شافعی)

۱۳۶۲ / ۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَمَضٰی اِلَی النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ۔ (رواہ النسائیؒ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان واقامت کے نماز شروع کی۔ . . . .
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب بلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی حمد وثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی (خطبہ دیا) پھر آپ حضرت بلال کے ساتھ خواتین میں تشریف لائے اور عورتوں کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں پند ونصائح فرمائے (نسائی)

۱۳۶۳ / ۲۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِہٖ۔ (رواہ الترمذیؒ والدارمیؒ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدگاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس آتے تھے۔ (ترمذی۔ دارمی)

۱۳۶۴ / ۲۳ وَعَنْهُ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوگئی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز عید مسجد میں پڑھی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۳۶۵ / ۲۴ب وَعَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ

حضرت ابوحویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ نجران میں تھے لکھا کہ عیدالاضحیٰ میں عجلت کریں اور عیدالفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

۱۳۶۵ / ۲۴ وَعَنْ اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَکْبًا جَاءُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ یَّغْدُوْا اِلٰی مُصَلَّاهُمْ (رواہ ابوداؤد والنسائیؒ)

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل عید کا چاند دیکھا تھا تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کرلیں اور کل صبح نماز کے لیے عیدگاہ جائیں گے (ابوداؤد نسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۱۳۶۶/۲۵ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ثُمَّ سَاَلْتُهٗ يَعْنِیْ عَطَاءً بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذَالِكَ فَاَخْبَرَنِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں کہی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس بارے میں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبداللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہ تھی نہ تو امام کے نماز کے لیے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں اس نماز کے لیے نہ اقامت ہے نہ اس دن اور کوئی ندا اور تکبیر۔ (مسلم)

۱۳۶۷/۲۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلّٰى صَلٰوتَهٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاهُمْ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى فَاِذَا كَثِيْرُ ابْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِیْ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ اَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کے لیے عید گاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم کرتے یا کوئی اور کام ہوتا تو اس کے لیے احکامات جاری کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور تصدقوا۔ تصدقوا۔ تصدقوا فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین ہوتی تھیں خطبہ سے فارغ ہو کر (عید گاہ) سے واپس ہوتے تھے اور یہ سلسلہ عہد نبوت اور خلفائے راشدین کے دور کے بعد عرصہ تک جاری رہا، لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنا تو میں عید کے دن میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عید گاہ آیا۔ وہاں کثیر بن صلت نے اینٹوں کو گارے سے جوڑ کر منبر بنایا تھا۔ مروان میرا ہاتھ کھینچتا ہوا منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اس کو مصلّٰی کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے مروان سے کہا نماز سے ابتدا کہاں ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابو سعید جو آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقرہ تین مرتبہ کہہ کر واپس آگیا۔ (مسلم)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ فِي الْاُضْحِيَّةِ — قربانی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَ سَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کے دن دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد تکبیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پہلو یا منہ پہ پیر رکھے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

۱۳۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو، سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو یعنی اس کا سینہ، ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوں جب ایسا دنبہ آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اے عائشہ چھری پتھر پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لاکر دی تو آپ نے دنبہ کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے خداوندا اس کو محمد (علیہ السلام) اور ان کی اولاد اور امت (محمدی علیہ التحیۃ والثناء) کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلادی۔ (مسلم)

۱۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مت ذبح کرو اور اگر تم پر دشواری ہو تو ششماہی دنبہ ذبح کرو۔ (مسلم)

۱۳۷۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بکریوں کا ایک ریوڑ صحابہ میں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تم قربانی کرلو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیڑ کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کردو۔ (متفق علیہ)

۱۳۷۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عیدگاہ میں ہی فرماتے تھے۔ (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

١٣٧٣/٦ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَۃُ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَۃٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم الفاظ حدیث بروایت ابوداؤد)

١٣٧٤/٧ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا یُقَلِّمَنَّ ظُفْرًا وَّفِیْ رِوَایَۃٍ مَّنْ رَّاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کٹوائے اور نہ ناخن تراشے ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ ترشوائے (مسلم)

١٣٧٥/٨ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذوالحجہ) کے عمل سے زیادہ اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ خالق و مالک کی راہ میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی مگر اس شخص کا عمل جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا اور پھر کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٣٧٦/٩ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّھَھُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ذَبَحَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو چتکبرے خصّی سینگ والے مینڈھے ذبح فرمائے ان کو قربانی کے لیے قبلہ رُخ لٹانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح فرمایا۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی لیکن احمد ابوداؤد، ترمذی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔

یہ ذبیحہ میری اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے ہے جسنے قربانی نہیں کی ہے

۱۳۷۷ / ۱۰ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّیْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اُضَحِّیَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّیْ عَنْهُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ)

حضرت حنش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہٰذا میں سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابوداؤد۔ترمذی)

۱۳۷۸ / ۱۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے اور پیچھے سے کٹے نہ ہوں اور کان نہ گول کٹے ہوں نہ پھٹے ہوئے ہوں (ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی۔دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف آنکھ اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

۱۳۷۹ / ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ)

۱۳۸۰ / ۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کرکے فرمایا ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جو صاف معلوم ہوتا ہو۔ بیمار جانور جو واضح طور پر بیمار نظر آتا ہو۔ اور ایسا دبلا جس کی ہڈیوں کا گودا نہ رہا ہو (احمد۔مالک۔ترمذی۔نسائی ابن ماجہ دارمی)

۱۳۸۱ / ۱۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّیْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَّنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّيَاْكُلُ فِیْ سَوَادٍ وَّيَمْشِیْ فِیْ سَوَادٍ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سیاہ مینڈھے کی قربانی کرتے تھے جس کا سینہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ ہوتی تھیں اور سیاہی میں کھاتا ہوا اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔
(ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی ابن ماجہ)

۱۳۸۲ / ۱۵ وَعَنْ مُّجَاشِعٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّیْ مِمَّا يُوَفِّیْ مِنْهُ الثَّنِیُّ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

بنی سلیم کے ایک فرد جناب مجاشع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں ثنی کی ضرورت ہو وہاں جذع بھی کافی ہو جاتا ہے
(ابوداؤد۔نسائی۔ابن ماجہ)

۱۳۸۳ / ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بھیڑ کا ششماہہ بچہ یعنی دنبہ اچھی قربانی ہے (ترمذی)

۱۳۸۴/۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَّفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم میں سے سات افراد نے گائے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس افراد شریک ہوتے (نسائی- ابن ماجہ- لیکن ترمذی نے اس حدیث کو حسن وغریب بتایا ہے)

۱۳۸۵/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سینگوں- بالوں اور کھروں کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت عطا فرما دیتا ہے لہٰذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو- (ترمذی ابن ماجہ)

۱۳۸۶/۱۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ- رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف بتایا ہے)

تیسری فصل

۱۳۸۷/۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں عید اضحیٰ میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ سے نماز و سلام سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے (شک راوی) قربانی کرلی ہے وہ اب دوبارہ قربانی کرے اور جس نے اب تک نہیں کی وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے (متفق علیہ)

۱۳۸۸/۲۱ وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى - رَوَاهُ مَالِكٌ وَّقَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِّثْلُهٗ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یوم اضحٰی کے بعد دو دن قربانی کے اور ہیں (جناب مالک نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے)

۱۳۸۹/۲۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر سال قربانی کرتے تھے (ترمذی)

۱۳۹۰/۲۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قربانیوں کی وجہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے تو سرکار نے فرمایا ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اون کے بارے میں کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ)

بَابُ الْعَتِيْرَةِ

عتیرہ کا بیان

پہلی فصل

۱۳۹۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهٗ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں راوی کہتے ہیں فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافر بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو رجب میں بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۳۹۲/۲ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ

حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقعہ پر سرکار نے فرمایا۔ لوگو! ہر گھر والے پر سال بھر میں قربانی واجب ہے اور وہ عتیرہ

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَامٍ اُضْحِيَّةً وَّعَتِيْرَةً هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ ـ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ ـ

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا کہ عتیرہ منسوخ کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

۱۳۹۳ ۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ ـ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیحہ) جانور کے علاوہ نہ ملے تو میں اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹاؤ اور بال کٹواؤ اور موئے زیرناف صاف کرلو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہوجائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ

سورج گرہن کے وقت نماز

پہلی فصل

۱۳۹۴ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خُسِفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ ـ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے ایک ندا کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ ندا کرے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اِتنے لمبے رکوع وسجود نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۵ ۲ وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۶ ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِّنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَ

تو سرکار نے نماز خسوف پڑھی اور صحابہ نے آپ کی اقتدا کی اس نماز میں سرکار نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورج گرہن سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو نشانیاں سورج اور چاند ہیں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں ہوتی۔ جب سورج اور چاند کو گرہن میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ پیچھے ہٹے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھلوں کا ایک خوشہ توڑ لوں اگر میں اس خوشہ کو لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ کی نعمتوں کا کفران کرتی ہیں فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیوں کا کفران کرتی ہیں۔ احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی مرضی کے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے ہم سے کبھی بھلائی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس مضمون کو نقل کیا جو حضرت ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو نماز پڑھو

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۸/۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَّخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۹/۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَّعَنْ عَلِيٍّ مِّثْلُ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۱/۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِاَسْهُمٍ لِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ رَافِعٌ يَّدَيْهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ

اور صدقہ دو اسی خطبہ میں فرمایا اے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے۔ اے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو کم اور گریہ وزاری زیادہ کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح کہ خوف قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لائے اور طویل قیام اور لمبے رکوع وسجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت اور پیدائش ان پر اثر انداز نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو خوف دلاتا ہے جب تمہیں ایسا واسطہ پڑے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس سے طلب مغفرت کرو (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اس دن سورج گرہن ہوا جس دن آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو آپ نے چھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں اور حضرت علی سے اسی طرح منقول ہے۔

(مسلم)

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کہ سورج گرہن شروع ہوا تو میں تیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر الٰہی کے کلمات ہیں اور اللہ سے مصروف دعا ہیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں دو سورتیں تلاوت کیں۔

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کیا جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔ لیکن صاحب مصابیح نے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کیا۔

۱۴۰۲ / ۹ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۴۰۳ / ۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی اور قرأت میں ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۴۰۴ / ۱۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَهٗ تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المومنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ فوراً سجدہ میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نشانی دیکھو (محیر العقول یا انوکھی بات) تو سجدہ کرو اور ام المومنین کے انتقال سے بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابوداؤد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۱۴۰۵ / ۱۲ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتَّى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز خسوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کئے نماز سے فارغ ہو کر قبلہ رخ بیٹھے اور مصروف دعا رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا۔

(ابوداؤد)

۱۴۰۶ / ۱۳ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْاَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو دو رکعتیں نماز پڑھنی شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ ابوداؤد لیکن نسائی کی روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا مُّسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح تھی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکار تیزی کیساتھ مسجد میں آئے اور مصروف نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دور جاہلیت میں یہ تصور تھا کہ سورج اور چاند دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گہناتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گہناتے یہ دونوں مخلوقات الٰہی میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن لگے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جاتے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

بَابٌ فِيْ سُجُوْدِ الشُّكْرِ

سجدہ شکر کا بیان

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

دوسری فصل

۱۴۰۷ (۱) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد) لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

۱۴۰۸ (۲) وَعَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا مِّنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ مُرْسَلًا وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ۔

حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہ ربی میں سجدہ کیا (دار قطنی نے اس حدیث کو مرسل بتایا اور شرح السنہ نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۹ (۳) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے اور جب مقام عزوراء پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدے طویل تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

چلے گئے۔ پھر دعا فرمائی اور طویل سجدہ کیا۔ آخری سجدہ سے اٹھ کر فرمایا میں نے اپنے رب سے امت کی شفاعت کی تو میرے رب نے تہائی امت کی مغفرت کی۔ میں نے رب کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر کیا اور امت کے لئے پھر دعا کی تو رب کریم نے اس کی تعداد دو تہائی کر دی میں نے پھر سجدہ شکر کر کے دعا کی تو رب کریم نے بقیہ تہائی امت کی بھی مغفرت فرما دی میں نے رب کی بارگاہ میں پھر طویل سجدہ کیا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

بَابُ صَلوٰةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

پہلی فصل

۱۴۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے عیدگاہ آئے دو رکعت نماز جہر کے ساتھ پڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (متفق علیہ)

۱۴۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور اس موقعہ پر ہاتھ اتنے بلند ہوتے تھے کہ بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔ (متفق علیہ)

۱۴۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اسوقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی جانب اشارہ کیا (مسلم)

۱۴۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو دعا فرماتے خداوندا نفع دینے والی خوب بارش کر۔ (بخاری)

۱۴۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَصَابَهُ مِنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارش ہوئی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار نے جسم مبارک سے کپڑے کو ہٹایا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّهٗ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پڑے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو سرکار نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے ابھی ابھی آرہے ہیں۔

دوسری فصل

۱۴۱۵/۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ تشریف لائے اور نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹا اور جو سرا داہنے کندھے پر تھا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے پر تھا اس کو دائیں کندھے پر الٹ لیا اس کے بعد دعا فرمائی۔ (احمد۔ ابوداؤد)

۱۴۱۶/۷ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَّهٗ سَوْدَآءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن زید ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے ہوئے تھے جب وہ بھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے نیچے کناروں کو اوپر کی جانب پلٹنا چاہا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر الٹ لیا (احمد، ابوداؤد)

۱۴۱۷/۸ وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِى اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِىْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَآءِ قَآئِمًا يَّدْعُوْ يَسْتَسْقِىْ رَافِعًا يَّدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ نَحْوَهٗ)

جناب ابو عمیر رضی اللہ عنہ جو ابو اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے مقام پر جو زوراء کے قریب ہے باران رحمت کے لئے دعا میں مشغول دیکھا اس وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھائے ہوتے تھے جو چہرے سے بلند تھے اور سر ہاتھوں کے درمیان تھا اور سر گھوم نہیں سکتا تھا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۱۴۱۸/۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ فِى الْاِسْتِسْقَآءِ مُتَبَذِّلًا مُّتَوَاضِعًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کا پیکر بن کر نماز استسقاء کے لئے نکلے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۴۱۹/۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ آئے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو پانی عطا فرما اپنی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ زمینوں کو حیات عطا فرما۔ (مالک، ابوداؤد)

۱۴۲۰/۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِئُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ فَاُطْبِقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دست مبارک کو (دعا کے وقت) اٹھا کر کہتے اے اللہ بارش سے ہمیں سیراب فرما ایسی بارش جو ہماری فریاد رسی کرے۔ ارزانی کرے نفع بخش ہو اور اس کا انجام اچھا ہو مضرت رساں نہ ہو جلد آنیوالی ہو تاخیر کرنے والی نہ ہو ادھر یہ دعا فرمائی ادھر آسمان پر ابر چھا گیا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ
۱۲ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَّخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو سرکار نے (عیدگاہ) میں منبر بچھانے کا حکم دے کر لوگوں کو ایک دن عیدگاہ میں مجتمع ہونے اور خود تشریف لانے کی نوید دی۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں اس دن سرکار اس وقت حجرہ سے باہر تشریف لائے جبکہ سورج کا کنارہ چمکا تھا۔ آپ عیدگاہ میں آکر منبر پر بیٹھے اللہ کی تکبیر و تحمید کی اس کے بعد فرمایا تم نے بارش میں تاخیر کی وجہ سے آبادیوں میں قحط کی شکایت کی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے اور تم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر تم مجھے (اللہ) کو پکارو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اس کے بعد سرکار نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لئے ہیں جو رحمان و رحیم اور روز جزاء کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو ارادہ فرماتا ہے وہی کرتا ہے۔ خداوندا تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں خداوندا تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں ہم پر باران رحمت فرما اور اس چیز کو جو تو قوت اور ایک مدت تک نازل فرمائے اور اس کو ہمارے لئے فائدہ کا سبب بنا۔ ان کلمات کے بعد آپ نے ہاتھ بلند کئے اور اتنے بلند کئے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگی۔ پھر حاضرین کی طرف پشت کر کے اپنی چادر کو پلٹا یا الٹا لیکن دست مبارک اس دوران اٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا کی۔ اسی وقت ابر آسمان سے ظاہر ہوا جس میں گرج اور چمک (بجلی) بھی تھی۔ پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپ عیدگاہ سے مسجد نہ آئے تھے کہ بارش کی کثرت سے نالے بہنے لگے۔ سرکار نے جب لوگوں کو سائبانوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو چہرہ مبارک پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور آپکے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ اس موقعہ پر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں (ابوداؤد)

۱۴۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا
۱۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قُحِطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کو جب قحط سے واسطہ پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کہتے خداوندا پہلے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چچا کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما راوی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے ہوتی تھی (بخاری)

۱۴۲۴ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ (رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو لے کر نماز استسقاء کے لئے نکلے تو دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنے پیر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس چلو اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دارقطنی)

بَابٌ فِي الرِّيَاحِ
ہواؤں کا بیان

پہلی فصل

۱۴۲۵ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بادِ صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور قوم عاد بادِ سموم سے ہلاک کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)۔

۱۴۲۶ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھل جائے اور تالو کا اندرونی حصہ نظر آجائے آپ صرف تبسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باراں دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)

۱۴۲۷ / ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَاَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّيَقُوْلُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ رَحْمَةً ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز آندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوندا میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اسکے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے۔ اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جاتا تو کبھی آپ حجرہ میں جاتے کبھی باہر آتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہو جاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو محسوس کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی پریشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم عاد کے زمانہ کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر برسے گا اور ایک روایت کے مطابق جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے [illegible]

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۴۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
۴
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ
عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے۔ جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے

۱۴۲۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۵
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ
السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شدید قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ تم پر بارانِ رحمت کا نزول ہو۔ اور زمین میں کچھ نہ اُگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۴۳۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
۶
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرِّيْحُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ تَاْتِيْ
بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ
خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا۔ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ
دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جو رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہٰذا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اسکے بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ بیہقی در دعوات کبیر)

۱۴۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ
۷
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا
مَاْمُوْرَةٌ وَّاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَّجَعَتِ
اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹتی ہے (ترمذی نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۴۳۲ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۸
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ
فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ
مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ
الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوندا ہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا گیا ہو۔ پناہ مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

۱۴۳۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا
۹
جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ کر یہ دعائیہ کلمات کہتے خداوندا اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی حیثیت نہ دے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIE ISLAMIA ACADEMY

رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا وَّاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ وَاَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ۔

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ۔

خداوندا اس کو رحمت کی ہوا (ریاح) بنا عذاب کی ہوا (ریح) نہ بنا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں قرآن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا "ہم نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی جو بے صرف بانجھ تھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھی بھیجی جو بار آور تھی اور ہم خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتے ہیں۔ (شافعی۔ دعوات کبیر)

۱۴۳۳
۱۰
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ نَاشِئًا مِّنَ السَّمَآءِ تَعْنِي السَّحَابَ تَرَكَ عَمَلَهٗ وَاسْتَقْبَلَهٗ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنْ مَّطَرَتْ قَالَ اللّٰهُمَّ سَقْيًا نَّافِعًا۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر وغیرہ تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رو ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بارش ہو جاتی تو آپ فرماتے خداوندا نفع دینے والی بارش برسا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی اور الفاظ حدیث بھی انہیں کے ہیں)

۱۴۳۴
۱۱
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك۔

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۴۳۵
۱۲
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے۔ سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملئکة من خیفته۔

(مالک)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

كِتَابُ الْجَنَائِزِ — کتاب الجنائز

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار پرسی اور مریض کے ثواب

پہلی فصل

۱۴۳۶ (۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھلانا کھلاؤ۔ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ (بخاری)

۱۴۳۷ (۲) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

۱۴۳۸ (۳) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ہُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں سرکار سے معلوم کیا گیا یارسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کا خواہاں ہو تو اس کو نصیحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (یرحمک اللہ کہو) اور جب کوئی مرجائے تو اسکے جنازہ میں شرکت کرو (مسلم)

۱۴۳۹ (۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَہَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَہَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّہَبِ وَعَنِ الْحَرِیْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْمِیْثَرَۃِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَّعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّۃِ فَاِنَّہٗ مَنْ شَرِبَ فِیْہَا فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْہَا فِی الْاٰخِرَۃِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت کریں۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ سلام کا جواب دیں۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرد) سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ ریشم۔ اطلس اور دیباج کے لباس نہ پہنیں سرخ رنگ کے نمدے کے فرش پر نہ بیٹھیں (خالص ریشم کے بنے ہوئے کپڑے) قسی نہ پہنیں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پئیں اور جس نے چاندی کے برتن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٤٤٠/٥ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٤٤١/٦ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٤٤٢/٧ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَّعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَّعُوْدُهٗ قَالَ لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذَنْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

١٤٤٣/٨ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٤٤٤/٩ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے جب تک عیادت میں رہتا ہے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اُس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہے گا خداوندا تو رب العالمین ہے میں تجھے کسطرح کھانا دیتا رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا طلب کیا لیکن تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہے گا یارب میں تجھے کیسے پانی پلاتا تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن تُو نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معمول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو مریض سے فرماتے کوئی مضائقہ نہیں بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔ اعرابی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخار کی شدت ہے جو اس کو قبر سے ملا دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہوگا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر داہنا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے پھنسی کی بابت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا ... باذن ربنا

۱۴۴۵ / ۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور دوران تلاوت موضع مرض پر ہاتھ پھیرتے رہتے۔ اور میں بھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس دوران میں سرکار کا دست مبارک جسم پر پھیرتی رہتی تھی (متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیقہ فرماتی ہیں جب سرکار کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے)

۱۴۴۶ / ۱۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر یہ دعا سات مرتبہ پڑھو اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر راوی کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد میرے بدن کا درد جاتا رہا۔

(مسلم)

۱۴۴۷ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبریل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنیوالی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپکو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں (مسلم)

۱۴۴۸ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ وَّيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ بِهِمَا عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے اعیذکما بکلمات اللہ التآمۃ من شر کل شیطان وھآمۃ ومن کل عین لآمۃ۔

سرکار فرماتے تھے کہ تمہارے جدا علی حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمٰعیل واسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے (بخاری) مصابیح کے بعض نسخوں میں بھما بلفظ تثنیہ منقول ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۴۹/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

۱۴۵۰/۱۵ وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًى وَّلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف۔ فکر اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ جو کانٹا اس کے لگتا ہے تو اس چبھن کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔
(متفق علیہ)

۱۴۵۱/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوْعَكُ فَمَسِسْتُهٗ بِيَدِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهٗ اَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ سَيِّاٰتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار شدید بخار میں تھے میں نے جسم اقدس کو ہاتھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخار ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اجر بھی دوگنا ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔
(متفق علیہ)

۱۴۵۲/۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔
(متفق علیہ)

۱۴۵۳/۱۸ وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے تکیہ لگاتے ہوتے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی۔ (بخاری)

۱۴۵۴/۱۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى يَاْتِيَهٗ اَجَلُهٗ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال نرم شاخ کی ہے جس کو ہوا ہلاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI-ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۵۵/۲۰ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُهٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۵۶/۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِیْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ كَمَا یُذْهِبُ الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۵۷/۲۲ وَعَنْ أَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

۱۴۵۸/۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۵۹/۲۴ وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۴۶۰/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِیْ أَنَّهٗ عَذَابٌ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ یَّشَاءُ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ لَیْسَ مِنْ أَحَدٍ یَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْكُثُ فِیْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا یُصِیْبُهٗ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ إِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ شَهِیْدٍ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مومن مبتلائے آلام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام سائب کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائب سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کپکپا کیوں رہی ہو؟ کہنے لگیں بخار کی وجہ سے اللہ اس کو برکت نہ دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو کیوں کہ بخار گناہوں کو اسی طرح صاف کر دیتا ہے جسطرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنا ہی اجر لکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلاء ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پانچ ہیں۔ طاعون سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ ڈوب کر مرنے والا کسی چیز سے دب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا تو سرکار نے فرمایا یہ عذاب الٰہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبائی حالت میں صبر کے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرما دیا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۶۲ / ۲۶ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب الٰہی ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلی قوموں پر نازل کیا گیا تھا۔ اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو اور طاعون کی وبا شروع ہو جائے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۳ / ۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کروں گا راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۴۶۴ / ۲۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مصروف دعا رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۴۶۵ / ۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنَيَّ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی۔ (احمد ابوداؤد)

۱۴۶۶ / ۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی اجر و ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (پیدل) سفر کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا (ابوداؤد)

۱۴۶۷ / ۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعائیہ کلمات کہے میں اللہ رب العالمین سے جو عرش عظیم کا بھی رب ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا شُفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت ہی آگیا ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۱۴۶۸ / ۳۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمٰعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخار اور دوسرے درد اور تکالیف دور کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابراہیم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں)

۱۴۶۹ / ۳۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا بیماری کا تذکرہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ یہ پڑھے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ من رحمتک و شفاء من شفائک علی ہذا الوجع۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل جاتی ہے۔
(ابوداؤد)

۱۴۷۰ / ۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ يَعُودُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْشِي لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے خداوندا اپنے بندے کو شفا عطا فرما تاکہ یہ تیرے دشمنوں کو سزا دے یا تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشایعت کرے۔
(ابوداؤد)

۱۴۷۱ / ۳۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ وَعَنْ قَوْلِهِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمّٰى

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں جو کچھ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو شخص برا عمل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جناب عائشہ نے فرمایا جب سے میں نے اس بارے میں سرکار سے سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۷۲/۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَءَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۷۳/۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ۔

۱۴۷۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ

رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ۔

۱۴۷۵/۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۷۶/۴۰ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب صدیقہ نے فرمایا سرکار نے فرمایا تھا یہ بندے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے عتاب ہے جس میں کہ وہ بندے کو بخار یا کسی اور پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ مال میں سے کچھ چیز جس کو وہ اپنی آستین میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہار افسوس کرتا ہے یہاں تک

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمرہ ہے وہ اللہ تعالیٰ تو بہت سے گناہوں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے راستوں پر گامزن ہوتا ہے اور یہ اس حال میں بیمار ہوتا ہے تو اس کے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا ہے کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے یہاں تک کہ میں اس کو صحت سے ہمکنار کر دوں یا اپنی طرف بلاؤں (شرح السنہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جسمانی عارضہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اس پر متعین فرشتے سے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے اعمال لکھتے رہو جو وہ حالت صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہو گئی تو اس کے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پاک و صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس کو موت آ جائے تو اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ حق میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔ طاعون میں مرنے والا۔ ڈوب کر مرنے والا۔ ذات الجنب کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا۔ ہیضہ میں مرنے والا۔ جل کر مرنے والا اور کسی چیز سے دب کر مرنے والا اور وہ عورت جو زچگی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں۔

(مالک ابو داؤد نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالم انسانیت میں سب سے زیادہ سختی کن نفوس پر کی گئی تو سرکار نے فرمایا انبیاء پر پھر جو ان کے مثل ہیں اور پھر جو ان کی مثل ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاۗءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْاَرْضِ مَالَهٗ ذَنْبٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متصلب ہے تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متصلب نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے حال پر رہتا ہے اور زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا (ابن ماجہ، دارمی۔ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

1477/41 وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب میں کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی۔ نسائی)

1478/42 وَعَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَآءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک طشت میں پانی بھرا رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور رہا تھا اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوندا موت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

1479/43 وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں جلد سزا دے دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے باز رہتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

1480/44 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا مرتبہ بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ابتلا میں ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر صابر و شاکر ہو اس کے لیے رضا الٰہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الٰہی ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

1481/45 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا (لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے)۔

1482/46 وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ نِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ لَمْ یَبْلُغْھَا بِعَمَلِہٖ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ اَوْ فِیْ مَالِہٖ اَوْ فِیْ وَلَدِہٖ ثُمَّ صَبَّرَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی یُبْلِغَہُ الْمَنْزِلَۃَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہونا مقدر ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کی وجہ سے حاصل نہیں کرسکتا تو اس کی ذات کو بدن۔ مال اور اولاد میں سے کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر کی توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا ہے جو اس کے لیے اللہ کی طرف سے مقدر کی گئی تھی (احمد، ابوداؤد)

۱۴۸۳/۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شِخِّیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّۃً اِنْ اَخْطَأَتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اور اس کے پہلو میں ننانوے مہلک بلائیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ بلائیں اس سے چوک گئیں تو بڑھاپے تک پہنچ کر مرتا ہے (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۴۸۴/۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاۗءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب مبتلائے آزمائش لوگوں کو اجر و ثواب سے نوازا جائے گا تو دنیا میں عافیت سے رہنے والے لوگ تمنا کریں گے کاش ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا (تاکہ آج انہیں بھی اجر مل جاتا) ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۴۸۵/۴۹ وَعَنْ عَامِرِنِ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَّہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْہُ فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰہِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عامر رامی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر شفایاب ہوتا ہے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب ہوتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت یاب ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پہلے اس کے گھر والے باندھتے ہیں اور بعد میں کھول دیتے ہیں اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا اور کھولا گیا اس موقعہ پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے خدا کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سرکار نے فرمایا یہاں سے اٹھ جاؤ تم ہم میں سے نہیں ہو۔ (ابوداؤد)

۱۴۸۶/۵۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَّیُطَیِّبُ بِنَفْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے غموں کو دور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار کو مسرت ہو گی (یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی) ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۴۸۷ / ۵۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کے پیٹ نے مارا یعنی پیٹ کی بیماری سے مرا تو اس کو قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۱۴۸۸ / ۵۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ جناب ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعریفیں اس رب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

۱۴۸۹ / ۵۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک غیبی منادی ندا کرتا ہے تجھے بشارت ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۴۹۰ / ۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دولتکدے سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اے ابو الحسن سرکار نے کس حالت میں صبح کی ہے تو آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

۱۴۹۱ / ۵۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُصْرَعُ وَاِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور پردہ باقی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس پر صبر کرکے جنت حاصل کر لو اور چاہو تو میں دعا کر دوں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

تو صبر کرلوں گی لیکن دورہ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرما دیں ص

(… دورہ کے وقت میرا ستر نہ کھلے [illegible] اس کے لیے دعا فرمادی (متفق علیہ))

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۹۲ / ۵۶ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا لَّهُ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّاٰتِهٖ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اچانک موت آگئی تو اس موقعہ پر ایک شخص نے کہا کیسا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہوا اس وقت سرکار نے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کر دیتا تو اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا (امام مالک نے مرسلاً روایت کیا)

۱۴۹۳ / ۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّالصُّنَابِحِيِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَّرِيْضٍ يَّعُوْدَانِهٖ فَقَالَا لَهٗ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِيْ عَلٰى مَا ابْتَلَيْتُهٗ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا قَيَّدْتُّ عَبْدِيْ وَابْتَلَيْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا كُنْتُمْ تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِيْحٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت شداد بن اوس اور جناب صنابحی رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی عیادت کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا صبح کیسی گذری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقعہ پر جناب شداد نے کہا تمہیں گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی ایماندار بندے کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شاکر رہتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوگا جیسا کہ وقت ولادت تھا رب تعالیٰ نے فرشتوں سے، یہ بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو مقید کیا اور مبتلائے آزمائش بھی لہٰذا تم اس کے نامۂ اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھتے رہو جو وہ اپنی صحت و عافیت کے دور میں کیا کرتا تھا۔

(احمد)

۱۴۹۴ / ۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو مبتلائے آلام کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔ (احمد)

۱۴۹۵ / ۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَّمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ دریائے رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ (مالک و احمد)

۱۴۹۶ / ۶۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی نہر

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

میں داخل ہو پھر اس طرح کہے خداوندا میں تیرے نام سے شفا حاصل کرتا ہوں تو اپنے بندے کو شفا عنایت کر کے اپنے رسول کے ارشاد کی تصدیق کرا دے۔ یہ عمل سورج نکلنے سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس نہر میں تین غوطے لگائے اگر فائدہ نہ ہو تو پانچ دن ایسا کرے اگر پانچ دن میں بھی مقصد حاصل نہ ہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہ بنے تو نو دن یہ عمل کرے اور حکم خداوندی سے نو دن سے زیادہ نہ لگیں گے (امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۴۹۷/۶۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا نہ کہو کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔
(ابن ماجہ)

۱۴۹۸/۶۲ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور مریض سے فرمایا بشارت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں دنیا میں ایماندار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے یہ نار دوزخ سے کفایت کر لے۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ شعب الایمان)

۱۴۹۹/۶۳ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِيْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد یہ ہے میرے عزت و جلال کی قسم میں دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاتا مگر جس کی بخشش کا میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے تمام گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (رزین)

۱۵۰۰/۶۴ وَعَنْ شَقِيْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ فَعُوْتِبَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَبْكِيْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِيْ اَنَّهٗ اَصَابَنِيْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِيْ فِيْ حَالِ اجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہمیں دیکھ کر وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہار ناراضگی کیا تو جناب عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مرض کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کمزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

يَمْرَضَ فَمَنَعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۵۰۰/۶۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۱۵۰۱/۶۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَاِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۲/۶۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّيْ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

۱۵۰۳/۶۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

۱۵۰۴/۶۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا تَشْتَهِيْ قَالَ اَشْتَهِيْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ اِلٰى اَخِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵/۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهُ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ۔

میں کرتا رہا ہے لیکن اب وہ بیماری کی وجہ سے اس کو نہیں کر سکا (رزین)

اور طاقت و قوت کی حالت میں نہیں آئی ہے کیونکہ دوران علالت بندے کے نامہ اعمال میں اعمال کو ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ صحت کی حالت میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ، شعب الایمان)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے واسطے کہو کیونکہ مریض کی دعا (قبولیت میں) ملائکہ کی دعا جیسی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے شور بڑھا تو سرکار نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔

(رزین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقفہ اتنا ہے جتنا کہ اونٹنی کے دودھ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے (حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور دوران عیادت دریافت فرمایا کسی چیز کے کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر گیہوں کی روٹی ہو وہ اپنے بھائی کے لیے بھیج دے اسی موقع پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھلانا چاہیئے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھا کر فرمایا کاش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آئی ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

علاوہ اور کسی جگہ انتقال کرتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے اس کی موت کی جگہ تک جتنا قدم کا فاصلہ ہو جاتا ہے اتنی جگہ جنت میں عطا کی جاتی ہے (نسائی، ابن ماجہ)

۱۵۰۶/۷۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۵۰۷/۷۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ مَرِیْضًا مَّاتَ شَہِیْدًا اَوْ وُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ۔

(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی در شعب الایمان)

۱۵۰۸/۷۳ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَآءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّہَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِہِمْ فَاِنْ اَشْبَہَتْ جِرَاحُہُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ فَاِذَا جِرَاحُہُمْ قَدْ اَشْبَہَتْ جِرَاحَہُمْ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہدا اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاعون سے مرنے والے کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں جھگڑیں گے طاعون سے مرنے والے ان کے بارے میں کہیں گے ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح ہم مرے تھے لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقتولین کی طرح ہو جائیں تو یہ بیشک شہدا کی طرح سے ہیں ورنہ ان میں سے نہیں جب ان (طاعون سے مرنے والوں) کو دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہدا کی طرح ہوں گے (احمد۔ نسائی)۔

۱۵۰۹/۷۴ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِیْہِ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر صبر کرنے والے کے لیے شہید کا سا اجر ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِکْرِہٖ

موت کی تمنا اور اس کی یاد

پہلی فصل

۱۵۱۰/۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّزْدَادَ خَیْرًا وَّاِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعْتِبَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید اپنی نیکیوں میں اضافہ کر لے اور اگر بدکار ہے تو شاید رضائے رب کے لیے توبہ کر لے۔ (بخاری)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۵۱۱ (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ تو موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کیونکہ موت کے بعد اس کے عمل وامید منقطع ہو جاتے ہیں اور بندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کرتا (مسلم)

۱۵۱۲ (۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے پڑنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کرنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوندا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت عطا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

۱۵۱۳ (۴) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَالِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص لقاء الٰہی کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا اس موقعہ پر حضرت عائشہ یا امہات المومنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو برا سمجھتے ہیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے جب بندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو رضائے رب اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو بندے کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو عنقریب ملنے والی ہوتی ہے اس لیے بندہ لقاء رب کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کی وعید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکروہ چیز اسے کوئی نظر نہیں آتی لہٰذا ...

۱۵۱۴ (۵) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپ نے فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پانے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے تب سرکار نے فرمایا بندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور اذیتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الٰہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندے، درخت، چوپائے اور شہر پناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

۱۵۱۵ (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح زندگی گزار

[illegible]

الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گویا کہ تم مسافر یا راہ نورد ہو۔ راوی حدیث جناب ابن عمر فرماتے تھے کہ جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غنیمت جان لو۔ (بخاری)

۱۵۱۶/۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۵۱۷/۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ بتائیں تو سرکار نے فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات چاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے؟ لوگ کہیں گے خداوندا ہم تیری رحمت مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ۔ حلیہ)

۱۵۱۸/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۱۹/۱۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهِ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ (رَوَاهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس کی حمد کرتے ہیں سرکار نے فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو چاہیے کہ سر کو غیر اللہ کے سامنے نہ جھکائے اور تکبر و سرکشی نہ کرے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے نہ بھرے اور جو آخرت کو چاہے اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایانِ شان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

طریقہ پر جیا کی۔ (احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۱۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
۱۱
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت تحفہ ہے۔
(شعب الایمان)

۱۵۲۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
۱۲
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۵۲۲ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۱۳
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الْأَسَفِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزِينٌ فِي
كِتَابِهِ أَخْذَةُ أَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ۔

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غضب میں مبتلا ہونے کی طرح ہے ابوداؤد، صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غضب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے[۱۴]

۱۵۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۱۴
وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ
قَالَ أَرْجُو اللهَ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ
عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو
وَأَمَّنَهُ مِمَّا يَخَافُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نزع کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پاتے ہو تو مریض نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے ڈرتا ہوں سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرما دیتا ہے اور جس بات سے وہ خوفزدہ ہوتا ہے اس سے محفوظ فرما دیتا ہے (ابن ماجہ لیکن[۱۵]

۱۴۔ غضبناک کا حصول ہے۔

۱۵۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

تیسری فصل

۱۵۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
۱۵
سَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ
مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللهُ عَزَّ وَ
جَلَّ الْإِنَابَةَ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ جانکنی کا موقع سخت ہے تحقیق سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی اطاعت کی طرف راغب فرما دے۔
(احمد)

۱۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ
۱۶
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِتُّ فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی تو ہم پر رقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص روئے اور کہنے لگے اے کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اے سعد کیا میرے پاس بیٹھ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

کہ بھی تم موت کی تمنا کرتے ہو یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا اے سعد اگر تمہاری خلقت جنت کیلیے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہو گی اور اعمال اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہو گا ۔

(احمد)

۱۵۲۶ / ۱۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَّاِنَّ فِىْ جَانِبِ بَيْتِى الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِىَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ وَلٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِىَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔

حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب کی عیادت کے لیے گیا ان کے جسم پر سات داغ زخم لگے تھے مجھے دیکھ کر خباب نے فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا ۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں جب خباب کے پاس کفن لایا گیا اور انہوں نے اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کفن نہ تھا صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب پیر ڈھکے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر کو ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے لہٰذا چادر سر پر اوڑھا کر پیروں پر اذخر (گھاس) ڈالی گئی تھی ۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے کفن لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے ۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

۱۵۲۷ / ۱ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر تلقین کرو (مسلم)

۱۵۲۸ / ۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو کلمات خیر کہو کیونکہ جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں ۔

(مسلم)

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۵۲۹ ۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَىُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِىْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّىْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور کہے خداوندا مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کرتا ہے جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانہ سے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

۱۵۳۰ ۴ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھرا چکی تھیں سرکار نے ان کو بند کر کے یہ ارشاد فرمایا بیشک جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھاڑیں مار کر رونے لگے تو سرکار نے فرمایا اپنی جانوں کے لیے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا خداوندا! ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور پسماندگان میں ان کا جانشین بنا دے سارے جہانوں کے رب ان کی اور ہماری مغفرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

۱۵۳۱ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی یمنی چادر آپ کو اوڑھا دی گئی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۵۳۲ ۶ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔

(ابو داؤد)

۱۵۳۳ ۷ وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ یٰسین پڑھو۔

(احمد۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۵۳۴/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ وَّهُوَ يَبْكِيْ حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار حالت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسہ دیا اس وقت سرکار کی آنکھوں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۵/۹ وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسہ دیا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۶/۱۰ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت حصین بن وحوح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کر دو اور عجلت کرو مسلمان مردے کو گھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۵۳۷/۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں سرکار نے فرمایا مناسب اور بہتر ہیں۔ (ابن ماجہ)

۱۵۳۸/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائکہ آتے ہیں اگر وہ شخص نیکوکار ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں باہر آ آرام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور ایسے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ جو (تجھ سے) ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسد سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال ہوتا ہے کہ آنے والا کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان والے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَالِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَآءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِي ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِي بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَالِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِي ذَمِيْمَةً فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۹/۱۳ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ إِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ انْطَلِقُوْا بِهٖ إِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَّذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَّيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَآءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ إِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۴۰/۱۴ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِي رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكِ إِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِي

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور رزق کی بشارت کے ساتھ ایسے رب کی ملاقات کی نوید بھی دی جاتی ہے جو ناراض نہیں ہوتا یہ بات ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں رب کریم ہے اگر وہ شخص برا ہوتا ہے تو اس سے ملک الموت کہتے ہیں۔ اے خبیث جان جو خبیث بدن میں تھی اب نکل آ اس حال میں کہ تو مذمت کے قابل ہے تیرے لیے گرم پانی پیپ اور اسی طرح کے عذابوں کی اطلاع ہے اور یہ بات اس وقت تک کہی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف لیجایا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں خبیث روح کو مبارک نہ ہو یہ خبیث بدن میں تھی واپس چلی جا تیری مذمت کی گئی ہے تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ واپس کر دی جاتی ہے اور قبر میں لوٹ آتی ہے (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقعہ پر جناب ابوہریرہ یا سرکار نے اس روح کی خوشبو یا مشک کا تذکرہ فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں یہ پاک روح ہے جو آسمان کی طرف سے آئی ہے تجھ پر اور اس بدن پر اللہ کی رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ راوی کہتے ہیں لیکن جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث حماد فرماتے ہیں اس موقعہ پر یا تو سرکار نے یا جناب ابوہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ بری روح دنیا کی جانب سے آئی ہے اس وقت بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے لے جاؤ جناب ابوہریرہ فرماتے ہیں اس وقت سرکار نے اپنی چادر مبارک ناک کو بند کر کے اوڑھی جناب ابوہریرہ نے اس طرح چادر اوڑھ کر دکھائی (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے روح جسم سے نکل آ اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو باہر آ اللہ کی رحمت اور رزق کی جانب اور ایسے رب کی طرف جو غضبناک نہیں ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بدست

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ
عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَّاذَا فَعَلَ فُلَانٌ
فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ
قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ
الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ
الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطًا
عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ
جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا
اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ
الْكُفَّارِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۴۱/۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ
عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ
فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ
فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ
مَلٰٓئِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ
مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ
الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ
الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ
فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا
تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا
اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ
حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَ

لے کر آسمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور معطر روح ہے جس کو لے کر تم زمین سے آئے ہو پھر فرشتے مومنوں کی روح کو آگے لے کر بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح فرحاں وشاداں ہوتے ہیں جس طرح تم اپنے کسی کھوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر مسرور ہوتے ہو پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس بندے سے زیادہ سوال نہ کرو کیونکہ یہ دنیا کی مصیبتوں میں پھنسا ہوا تھا بندہ کہتا ہے فلاں شخص تو مر چکا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت جب قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے نامراد روح نکل تجھ پر نامرادی مسلط کی گئی ہے اور اللہ کا عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد وہ روح مردار کی بدبودار بو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اس کو زمین کے دروازوں کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شدید بدبو ہے پھر اس روح کو کفار کی ارواح کے ساتھ رکھ دیتے ہیں۔ (احمد ونسائی)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے ان کو اب تک دفن نہ کیا گیا تھا سرکار نے ایک جگہ قیام فرمایا تو ہم بھی ساکت و صامت سرکار کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کو کرید رہے تھے ناگہاں آپ نے سر مبارک اٹھا کر ہم سے دو یا تین مرتبہ فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن کا جب دنیا سے تعلق منقطع ہونے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفر درپیش ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرے والے فرشتے جنتی کفن لے کر اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ جنتی خوشبوئیں بھی ہوتی ہیں اور وہ اس مرنے والے سے منتہائے نظر تک دور جگہ پر بیٹھتے ہیں اس کے بعد جناب عزرائیل آتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے پاک جان اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے نکل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح پانی کا قطرہ مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور اس کفن سے ایسی خوشبوئیں نکلتی ہیں جن کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے ہیں پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستے میں فرشتوں کے جس گروہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے تو لانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ
وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا
فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا
قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ
فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا
حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ
فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُّقَرَّبُوْهَا اِلَى
السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ
عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا
خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً
اُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ
فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ
فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا
(هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ)
هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا
عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ
فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ
مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا
اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ
الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ
بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ
فَيَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ
فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ
رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ قَالَ
وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا
وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ
الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ

والے فرشتے نہایت ادب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں موسوم تھا پھر آسمان دنیا کے دروازہ تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ رہتے ہیں اس طرح کا کلام ساتویں آسمان تک رہتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے حکم ربی ہوتا ہے میرے بندہ کا نام علیین میں لکھ لو اور اس کو زمین پر واپس کر دو کیونکہ میں نے اس کو جس مٹی سے پیدا کیا اسی میں اس کو لوٹاؤں گا اور اس مٹی سے دوبارہ اٹھاؤں گا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال کر دیا جاتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آ کر اس کو بٹھا کر معلوم کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جو تم میں مبعوث ہوئی تو یہ بندہ (مردہ) کہتا ہے کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو بندہ کہتا ہے میں نے کتاب الٰہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان سے منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرش بچھاؤ جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو جن سے جنتی معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی منتہائے نظر تک وسیع کر دی جاتی ہے راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی ہے اور اس سے کہتی ہے تمہیں ان باتوں کی بشارت ہو جن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا اب مسرور و شاداں ہو۔ یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو جو مجھے یہ بشارت سنانے آئے ہو تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے میں تمہارے نیک عمل ہوں اس وقت وہ بندہ (مردہ) کہتا ہے خداوندا قیامت قائم کر۔ خداوندا قیامت قائم کر تا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملاقات کروں لیکن جب کافر بندہ دنیا سے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکہ ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور منتہائے نظر تک دور بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سرہانے بیٹھ کر کہتے ہیں اللہ کے عذاب کی طرف اے خبیث روح نکل یہ سن کر اس مرنے والے پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں جس طرح تر ریشم سے گرم سیخ نکالی جاتی ہے (یعنی سختی کے ساتھ) پھر فرشتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ
اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ قَالَ
فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ
مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ
يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ
الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُّجِدَتْ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا
عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ
الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ
الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى
السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ
قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ
اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ
الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا
كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ
رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ
الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ
وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ
فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ
فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا
الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ
فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ
النَّارِ فَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا
وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ
اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ
الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْٓءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ
كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ
يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ

اس کو دست بدست لے کر اس ٹاٹ میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردہ سے دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر چلتے ہیں اور اُن کا گزر ملائکہ کی جس جماعت پر ہوتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح لائے ہو تو یہ لانے والے اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کراتے ہیں پھر اس کو آسمانِ دنیا کی طرف لے جا کر دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی" ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہونگے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ نکل جائے" اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر رب کریم فرماتا ہے اس مردہ کا نام سجین میں لکھ لو جو زمین کے زیریں ترین حصہ میں ہے پھر اس کی روح کو لڑھکا دیا جاتا ہے یہ فرما کر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی جو شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کہ اس کو پرندے اچک لیتے ہیں۔ ہوا اس کو دور ڈال دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا ہے اس کے بعد دو فرشتے اس کو آ کر بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی یہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا بستر بچھاؤ اور اس کے لیے جہنم کے دروازے کھول دو جس کی طرف جہنم کی تپش اور گرم تکلیف دہ ہوا آتی ہے اور اس کی قبر کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کریہہ المنظر شکل آتی ہے جو نہایت خراب اور بدبودار لباس پہنے ہوتی ہے اور اس سے کہتی ہے مبارک ہو ان باتوں کے بارے میں جن کو تو اب تک برا سمجھتا رہا تھا اور آج وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کہتا ہے تو کون ہے تیری شکل بری اور وحشتناک ہے تو وہ شکل کہتی ہے میں تو تیرے عمل ہوں اس پر وہ مردہ کہتا ہے خداوندا تو قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہوا لیکن ایک روایت میں اس اضافہ کے ساتھ منقول ہے جب بندہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان و زمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر متعین فرشتے یہ تمنا کرتے ہیں کہ اس کا گزر ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزر ان کی طرف سے نہ ہو۔

(احمد)

۱۵۴۲ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام بشر بنت براء بن معرور ان کے پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمٰن اگر آپ کی فلاں شخص سے ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہہ دینا۔ جناب کعب نے کہا اے ام بشر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول ہوں گے تو ام بشر نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا سرکار نے فرمایا مومنوں کی ارواح سبز پرندوں کی طرح ہوں گی جو جنت کے درختوں میں لٹکی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب ام بشر نے کہا پھر یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۴۳ / ۱۷ وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح جنت کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (مالک۔ نسائی بیہقی کتاب البعث والنشور)۔

۱۵۴۴ / ۱۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب جابر بن عبداللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ وہ آخری سانسیں لے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ — میت کی تغسیل و تکفین

پہلی فصل

۱۵۴۵ / ۱ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاۤءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بیری کے پتے ابال لو اور آخر میں کافور ڈالو یا یہ فرمایا تھوڑا سا کافور ڈالو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زیر جامہ کے طور پہناؤ۔ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانچ یا سات یا طاق عدد میں غسل دو (یعنی پانی بہاؤ) اور دائیں طرف کے اعضاء وضو سے غسل شروع کرو۔ راویہ کہتی ہیں ہم نے ان کی چوٹی تین لٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈال دی۔

(متفق علیہ)

۱۵۴۶ / ۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے بنے ہوئے دھلے تین سوتی کپڑوں میں کفنایا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)

۱۵۴۷ / ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

۱۵۴۸ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاۤءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرے اور گردن کا منکا ٹوٹنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں میں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھانکو یہ قیامت کے دن لبیک پڑھتے ہوئے اٹھیں گے (متفق علیہ) جناب خباب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے بارے میں ہے اس کو انشاء اللہ جامع المناقب کے ذیل میں نقل کریں گے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۵۵۰ — ۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى مَوْتَاكُمْ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس ہے اسی رنگ کے کپڑے میں مردوں کو کفناؤ۔ تمہارے لیے بہترین سرمہ اثمد ہے وہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا اور روشنی کو بڑھاتا ہے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے)۔

۱۵۵۱ — ۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں فضول خرچی نہ کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۵۵۲ — ۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آتی ہے (ابوداؤد)

۱۵۵۳ — ۸ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ۔)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن حلہ (چادر) کا ہے اور بہترین قربانی سینگوں والے مینڈھے کی ہے (ابوداؤد لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۵۴ — ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُّدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے لوہا اور چمڑا اتار کر ان کو بغیر غسل دیئے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۵۵۵ — ۱۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَّكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَّهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ وَاُرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے ان کو ایک چادر میں کفنایا گیا اگر ان کا سر ڈھکا جاتا تو پیر کھلتے تھے اور اگر پیروں کو ڈھکا جاتا تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

جناب عبدالرحمٰن نے فرمایا جناب سید الشہداء امیر حمزہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراخ کر دی گئی راوی کہتے ہیں انہوں یا تو فراخی کی بابت کہا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور ہمیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ دنیا جلد دے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کی (بخاری)

۱۵۵۵ / ۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيْصًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (منافق) کے دفن کے وقت قبرستان آئے تو اس کو قبر میں رکھا جا چکا تھا لیکن سرکار نے اس کو قبر سے نکلوایا جب اس کو نکالا گیا تو آپ نے اس کا سر اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے منہ میں لعاب دہن لگایا اور اس کو اپنی قمیص پہنائی اور یہ فرمایا اس نے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا — نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

پہلی فصل

۱۵۵۶ / ۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِّقَابِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف جلد پہنچا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس بوجھ کو جلد اپنے کندھوں سے اتار رہے ہو (متفق علیہ)

۱۵۵۷ / ۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو چارپائی پر رکھ کر اٹھایا جاتا ہے اگر وہ مرنے والا نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلد لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے رشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ سب مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے۔ (بخاری)

۱۵۵۸ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جائے (متفق علیہ)

۱۵۵۹ / ۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جنازہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۵۶۰ / ۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَاَبِيْ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور جب سرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بیٹھ گئے یہ کیفیت جنازہ کے ساتھ تھی (مسلم لیکن امام مالک اور ابوداؤد کی روایت اس طرح ہے کہ سرکار پہلے کھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھ گئے۔

۱۵۶۱ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ حالت ایمان میں حصول ثواب کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔ اور قیراط اجر کوہ احد کے برابر ہے جو شخص نماز جنازہ کے بعد دفن سے واپس آجاتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۵۶۲ / ۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن نجاشی شاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو اُن کے فوت ہو جانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے ساتھ عیدگاہ تشریف لا کر چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔ (متفق علیہ)

۱۵۶۳ / ۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَّاَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے ایک مرتبہ انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں کہتے تھے (مسلم)

۱۵۶۴ / ۹ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی تو آپ نے نماز میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

۱۵۶۵ / ۱۰ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا نماز میں آپ نے پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات ادا کیے اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۶ / ۱۱ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَآءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَّاَخِيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۶۷ / ۱۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ مَّاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْشَابٌّ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا اَوْعَنْهُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ قَالَ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

۱۵۷۰ / ۱۵ وَعَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

اہلاً خیراً من اہلہ وزوجاً خیراً من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار راوی کہتے ہیں یہ دعا سن کر میری آرزو یہ ہوئی کاش میں ہی یہ مردہ ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس بات کو نہ مانا تو ام المومنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو لڑکوں سہیل اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس کا انتقال حالت نفاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سرکار جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا سرکار نے پوچھا کہ اس کو کب دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا گزشتہ رات سرکار نے فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں دفن کیا اور آپ کو رات میں جگانا مناسب خیال نہ کیا یہ سن کر سرکار نے صف بندی فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھی (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حبشیہ (سیاہ رنگ) خاتون جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں یا ایک جوان (شک راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سرکار نے فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب سرکار نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتاؤ لوگوں نے سرکار کو قبر بتائی تو آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبریں ان کے مردوں کے لیے تاریکی سے لبریز ہیں میرے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام جناب کریب ابن عباس رضی اللہ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس کے صاحبزادہ کا قدید میں انتقال ہوا تو انہوں نے جناب کریب سے فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر آکر لوگوں کو دیکھ کر جا کر جناب ابن عباس کو بتایا تو آپ نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں چالیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا چالیس تو ہوں گے تو آپ نے فرمایا اب جنازہ لے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس ایسے افراد شرکت کریں جو شرک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (اس مرنے والے کے لئے) دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

۱۵۷۱ / ۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کے لئے امت مسلمہ کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اس مردے کے لیے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو قبول فرما لیتا ہے (مسلم)

۱۵۷۲ / ۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر صحابہ نے مرنے والے کی تعریف کی تو سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس کے بعد دوسرا جنازہ گزرا تو اس کو دیکھ کر صحابہ نے اچھے تاثرات کا اظہار نہ کیا ان تاثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس موقعہ پر جناب عمر نے دریافت کیا کیا واجب ہو گئی ہے سرکار نے فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔[۲]

۲؎ متفق علیہ اور ایک روایت کے مطابق مسلمان زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔

۱۵۷۳ / ۱۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بھلائی کی چار مسلمان گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی پھر ہم نے ایک آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار سے دریافت نہ کیا (بخاری)

۱۵۷۴ / ۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز کی جزا تک پہنچ جسکو انہوں نے پہلے بھیج دیا تھا (بخاری)

۱۵۷۵ / ۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بتحقیق رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِى اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں شہید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے آپ اس وقت دریافت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے اور حبیب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپ اس کو لحد میں آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل وکفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کرایا۔

(بخاری)

۱۵۷۶ / ۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُّعْرَوْرٍ فَرَكِبَهٗ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر واپس ہوئے اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۵۷۷ / ۲۲ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَاَمَامَهَا وَعَنْ يَّمِيْنِهَا وَعَنْ يَّسَارِهَا قَرِيْبًا مِّنْهَا وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاۤءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل (کچا) بچے پر نماز پڑھی جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد۔ احمد۔ ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایت میں ہے سرکار نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف چاہے چل سکتا ہے اور لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور مصابیح میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے منقول ہے)۔

۱۵۷۸ / ۲۳ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا۔

زہری نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا محدثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں)۔

۱۵۷۹ / ۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَا تَتْبَعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ مَاجِدٍ الرَّاوِيْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے جائے اور جنازہ پیروی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا (ابوداؤد۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

رَجُلٌ مَّجْهُوْلٌ۔

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

۱۵۸۰/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَّحَمَلَهَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّقَدْ رُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی متابعت کی اور تین مرتبہ کندھا دیا تو اس نے اپنے اوپر (جنازہ کا) جو حق تھا اس کو ادا کیا ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا شرح السنہ میں اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو لکڑیوں پر اٹھایا)۔

۱۵۸۱/۲۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُّكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سواروں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے حیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو (ابن ماجہ۔ ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث موقوف ہے)۔

۱۵۸۲/۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۸۳/۲۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَآءَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو مرنے والے کے لیے خلوص کے ساتھ دعا مغفرت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

۱۵۸۴/۲۹ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ عِنْدَ قَوْلِهٖ وَاُنْثَانَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ وَفِيْ اٰخِرِهٖ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم اغفر لحیّنا ومیّتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللّٰھم من احییتہ منّا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منّا فتوفہ علی الایمان اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی اور ان کے والد کے حوالہ سے صرف انثانا تک روایت کیا اور صاحب ابوداؤد نے ایمان واسلام تک روایت کیا البتہ یہ اضافہ کیا اور ہم کو بعد میں گمراہ نہ کر۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۵۸۵/۳۰ وَعَنْ وَّاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی میں نے سنا آپ یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا تیرا فلاں بن فلاں بندہ تیری امان اور پناہ میں ہے اس کو فتنہ قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ کا پورا کرنے والا اور حق کرنے والا ہے خداوندا اس بندہ کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۸۶/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَّسَاوِيْهِمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کی بھلائیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۵۸۷/۳۲ وَعَنْ نَّافِعٍ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰی جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَی الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ مَعَ زِيَادَةٍ وَّفِيْهِ مَقَامٌ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْاَةِ۔

حضرت نافع ابو غالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو وہ مردہ کے سر کے محاذی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک قریش خاتون کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا اے ابوحمزہ (کنیت جناب انس بن مالک) اس خاتون کی بھی نماز جنازہ پڑھائیں اس وقت آپ جنازہ کے وسط کے محاذی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علاء بن زیاد نے معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی عورت اور کسی مرد کے اس طرح محاذی کھڑے ہوتے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہوتے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ابوداؤد نے اس اضافہ کے ساتھ فرمایا کہ وہ

تیسری فصل

۱۵۸۸/۳۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَّقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادسیہ میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ جنازہ یہاں کے ایک مقامی ذمی کا تھا تو ان دونوں حضرات نے کہا کہ سرکار کے سامنے بھی ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تھے اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو یہودی کا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (متفق علیہ)

۱۵۸۹/۳۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَۃً لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ھٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّبِشْرُ بْنُ رَافِعِ نِ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آپ جنازے کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع پر ایک یہودی عالم نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار اسی وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا راوی بشر بن رافع قوی نہیں ہے)۔

۱۵۹۰ / ۳۵ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

۱۵۹۱ / ۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن تو کھڑے ہوگئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسن نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے نہ ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے (نسائی)

۱۵۹۲ / ۳۷ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ یَھُوْدِیٍّ وَّکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِھَا جَالِسًا وَّکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَہٗ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَامَ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے انکے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو سب لوگ کھڑے ہوگئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ بلند ہو اس لیے آپ کھڑے ہوگئے۔ (نسائی)

۱۵۹۳ / ۳۸ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَھَا فَلَسْتُمْ لَھَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَّعَھَا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے سے یہودی نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور تمہارا کھڑا ہونا جنازہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَۃً مَّرَّتْ بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِیْلَ اِنَّھَا جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ۔ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے آپ سے عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو فرشتوں کے لیے کھڑا ہوا ہوں

۱۵۹۴ / ۳۹ وَعَنْ مَّالِکِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِّهٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

جب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین صفیں ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن ہبیرہ کا معمول تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صفوں میں کھڑا کرتے (ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس طرح روایت کیا کہ مالک بن ہبیرہ جب نمازیوں کی تعداد کم دیکھتے تو ان کو تین صفوں میں تقسیم کرتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مرنے والے پر تین صفیں نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے)۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

١٥٩٥ (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهٗ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا الی الاسلام وانت قبضت روحھا وانت اعلم بسرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلہ۔ (ابوداؤد)

١٥٩٦ (٤١) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى صَبِيٍّ لَّمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابوہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً ارتکاب گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم اعذہ من عذاب القبر۔ (مالک)

١٥٩٧ (٤٢) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) خداوندا اس کو ہمارا پیش رو پیشوا ذخیرہ آخرت اور ذریعہ ثواب بنا۔

١٥٩٨ (٤٣) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا يُوْرَثُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامکمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے وہ نہ تو وارث ہو گا نہ اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ روئے (ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس کا کوئی وارث نہ ہو گا کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

١٥٩٩ (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی (بلند) چیز پر کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہوں (صاحب دارقطنی نے مجتبیٰ میں کتاب الجنائز کے ذیل میں روایت کیا)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ
میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

1600 / 1 عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِيْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لحد بنانا اور اس میں اسی طرح کچی اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔ (مسلم)

1601 / 2 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔ (مسلم)

1602 / 3 وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو کوہان نما دیکھا ہے۔ (بخاری)

1603 / 4 وَعَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُّشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو الہیاج اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے جناب علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو نہ چھوڑوں اور اس کو مٹادوں اور نہ کسی بلند قبر کو دیکھوں مگر اس کو پست کر دوں (مسلم)

1604 / 5 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰی عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پلاستر کرنے اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

1605 / 6 وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

1606 / 7 وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دہکتے انگارے پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یہ اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۶۰۷ (۸) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَآءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں دو حضرات قبر کھودا ... کرتے تھے ان میں ایک لحد بناتے اور دوسرے صندوقی قبر صحابہ نے طے کیا کہ ان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے اتفاقاً لحد بنانے والے صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے لحد تیار کی (شرح السنہ)

۱۶۰۸ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے لیے ہے اور صندوقی قبر دوسروں کے لیے ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو جریر بن عبداللہ سے روایت کیا)۔

۱۶۰۹ (۱۰) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَحْسِنُوْا۔

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا چوڑی اور گہری قبریں اچھی طرح کھودو اور دو دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو لٹاؤ جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا ہے)۔

۱۶۱۰ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن میری پھوپھی میرے والد کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لوٹا دو یعنی وہیں دفن کرو (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی دارمی حدیث بالفاظ ترمذی)

۱۶۱۱ (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ۔
(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں سر کی طرف سے لٹایا گیا۔
(شافعی)

۱۶۱۲ (۱۳) وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اترے تو آپ کے لیے چراغ سے قبر میں روشنی کی گئی اور آپ نے مردے کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھنے

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ۔

والا نہ تھا۔ ترمذی لیکن صاحب شرح السنہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے)

۱۶۱۳ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَیِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی اَبُوْدَاؤدَ الثَّانِیَۃَ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں لٹاتے تو یہ فرماتے بسم اللہ وباللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ اور ایک روایت میں علی سنۃ رسول اللہ منقول ہے (احمد۔ ترمذی وابن ماجہ لیکن ابوداؤد میں علی سنۃ رسول اللہ مروی ہے)۔

۱۶۱۴ / ۱۵ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْہِ جَمِیْعًا وَاَنَّہٗ رَشَّ عَلٰی قَبْرِ ابْنِہٖ اِبْرٰھِیْمَ وَوَضَعَ عَلَیْہِ حَصْبَاءَ۔ (رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی الشَّافِعِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ رَشَّ۔)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالیں اور اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے بھی رکھے (شرح السنہ لیکن شافعی نے صرف مٹی ڈالنے تک الفاظ روایت کیے)۔

۱۶۱۵ / ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا وَاَنْ تُوْطَاَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر گچھ (پلاستر) کرنے اور ان پر کچھ لکھنے اور ان کو روندا جانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

۱۶۱۶ / ۱۷ وَعَنْہُ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِہٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَۃٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی رِجْلَیْہِ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب بلال بن رباح نے مشک سے انجام دیا سرہانے سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک آئے (دلائل نبوۃ از بیہقی)

۱۶۱۷ / ۱۸ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِہٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ یَّاْتِیَہٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ حَمْلَھَا فَقَامَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَیْہِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِیْ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ ذِرَاعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَسَرَ عَنْھُمَا ثُمَّ حَمَلَھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَاْسِہٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِھَا قَبْرَ اَخِیْ وَاَدْفِنُ اِلَیْہِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَھْلِیْ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پتھر لانے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو وہ صحابی اٹھا نہ سکے تو سرکار کھڑے ہوئے آستینیں چڑھائیں جناب مطلب کہتے ہیں جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سرکار کے بازوؤں کی سفیدی کو دیکھا سرکار نے آستین اونچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنا دیا اور میرے اہل میں جو انتقال کرے گا میں اس کو ان کے قریب دفن کروں گا۔ (ابوداؤد)

۱۶۱۸ / ۱۹ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهْ اِكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے روضہ اقدس اور حضرت صدیق وفاروق کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجرہ مبارک میرے لیے کھولا تو میں نے دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے ملی ہوئی اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں بچھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

۱۶۱۹ (۲۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں)۔

۱۶۲۰ (۲۱) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسا کہ زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۶۲۱ (۲۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِّنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے قریب اشکبار بیٹھے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو جناب ابوطلحہ نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے فرمایا تم قبر میں اترو چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

۱۶۲۲ (۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُورٌ وَّيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سکرات موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ نہ تو کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دوں (مسلم)

۱۶۲۳ (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ وَلْيُقْرَءْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ۔

تو اس کو زیادہ دیر نہ روکو اور جلد اس کو دفن کر دو اور میت کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائنتی سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرو (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کرکے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر موقوف ہے)۔

۱۶۲۴/۲۵ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبدالرحمن بن ابوبکر کا حبشی میں (مکہ کے قریب) انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ حج کے لیے مکہ تشریف لائیں تو اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کی قبر پر آکر یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

مدت دراز تک ہم دونوں جذیمہ کے دو ہمنشینوں کی طرح سے تھے لیکن اس موقعہ پر یہ کہا گیا کہ ہم ہرگز جدا نہ ہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت دراز تک اکٹھے رہنے کے باوجود جدا ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری تھی۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب صدیقہ نے فرمایا کہ میں اگر اس وقت (یعنی وقت انتقال) موجود ہوتی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے مرنے کے بعد نہ آتی (ترمذی)

۱۶۲۵/۲۶ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَّرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَاءً۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

۱۶۲۶/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو سرہانے کی جانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

۱۶۲۷/۲۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِهٖ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکیہ لگائے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو اذیت نہ دو یا اسے اذیت نہ پہنچاؤ (احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ — میت کے لیے رونے کا بیان

پہلی فصل

١٦٢٨ (١) عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرٰهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی دایہ کے شوہر ابی سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزع میں تھے اور سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک جاری تھے اس موقعہ پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں ہیں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آنکھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم یہی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے غمگین ہیں۔

(متفق علیہ)

١٦٢٩ (٢) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِّىْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (جناب زینب زوجہ ابوالعاص) نے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا بیٹا لب دم ہے سرکار نے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرا سلام کہہ کر یہ کہہ دینا اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مشیت جو چاہتا ہے عنایت کرتا ہے اور واپس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے لہٰذا بندے کو چاہیئے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادی نے دوبارہ اصرار کر کے بقسم سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ۔ معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب زید بن ثابت وغیرہم رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم دل بندوں کے ذریعے رحم فرماتا ہے (متفق علیہ)

١٦٣٠ (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَّهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِیَ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۱ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۲ (۵) وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

۱۶۳۳ (۶) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۳۴ (۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَيْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ

بن عوف سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیادت کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو جناب سعد کو بے ہوشی کی حالت میں پاکر دریافت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول اللہ اس وقت سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک رواں ہو گئے صحابہ نے جب سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رونے لگے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ زبان کی جانب اشارہ کرکے فرمایا اس پر عذاب کرتا ہے یا رحم فرمادیتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا ہمارے معاشرے سے کوئی تعلق نہیں جو منہ پیٹے گریباں چاک کرکے جاہلیت کے دور کے طریقوں کو اپنائے (یعنی میت کے لیے روئے) متفق علیہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بیوی ام عبد اللہ بین کرکے رونے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بیوی کو روتے دیکھا تو کہا کیا تمہیں معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بری ہوں جو (سوگ میں) سر کے بال نوچے ۴

۴ اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔ متفق علیہ الفاظ مسلم کے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں چار کام دور جاہلیت کے ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دوسرے کے نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوحہ کرنا اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کے کرتہ میں ملبوس ہوگی۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک خاتون پر ہوا جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی سرکار نے اس سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کہ آپ اپنا کام کریں آپ پر مجھ جیسی مصیبت نہیں پڑی ہے اس عورت پر رنج و محن کا ایسا عالم تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ اس نے سرکار کو پہچانا نہیں تھا جب اس کو بتایا گیا یہ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ سن کر وہ خاتون دولت سرائے نبوی پر حاضر ہوئی تو دیکھا کہ کاشانۂ نبوت پر کوئی دربان نہیں ہے اس نے سرکار سے عرض کیا میں نے آپ کو پہچانا نہؔ

۱۶۳۵ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ قسم کے لیے بھی دوزخ میں نہ جائے گا۔ (متفق علیہ)

۱۶۳۶ (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا يَمُوْتُ لِاِحْدٰكُنَّ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهٗ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا تم میں سے کسی خاتون کے تین بچے فوت ہوئے ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی طالب ہوتی ہے تو وہ داخل جنت ہوگی ان میں سے ایک خاتون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں اگر دو بھی فوت ہوئے ہوں (مسلم اور بخاری و مسلم کی ایک ؔ

۱۶۳۷ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم نے فرمایا اس بندہ مومن کیلئے میرے پاس اور جزا نہیں جبکہ دنیا میں اس کی محبوب شخصیت کو موت سے ہمکنار کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرکے اجر چاہتا ہے تو اس کے لیے صرف جنت ہی ہے (بخاری)

ؔ علماء کرام سے فرمایا صبر تو صدمہ کی ابتدا ہی میں ہوتا ہے (متفق علیہ)

ؔ اور روایت کے مطابق وہ فوت ہو جانے والے بچے اگر سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔

دوسری فصل

۱۶۳۸ (۱۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی دونوں پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد)

۱۶۳۹ (۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِّلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا حال بھی عجیب ہے جب اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس لقمہ کا بھی اجر پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

۱۶۴۰ (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے دو دروازے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نہوں ایک دروازے سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے دروازے سے اس کا رزق آسمان سے اترتا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے روتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہی ہے ان۱؎

۱۶۴۱/۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو داخل جنت کرے گا اس موقعہ پر ام المومنین حضرت عائشہ نے عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا صرف ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو اس کے جواب میں سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت ہوا ہو حضرت عائشہ نے ایک اور سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ ہی فوت نہ ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا مداوا میں ہوں۲؎

۱۶۴۲/۱۵ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں اے رب! رب تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے باغ کا میوہ چھین لیا فرشتے عرض کرتے ہیں بیشک اے مولیٰ رب تعالیٰ پھر دریافت فرماتا ہے پھر میرے بندے کا ردعمل کیا ہوا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام۳؎

۱۶۴۳/۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيْ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو علی بن عاصم کی مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور بعض محدثین نے محمد بن سوقہ سے عبداللہ بن مسعود تک موقوف کیا ہے)۔

۱۶۴۴/۱۷ وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو تو اس کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۱۶۴۵/۱۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱؎ تو ان پر آسمان و زمین نہیں روئے۔ (ترمذی)
۲؎ ان کو مجھ جیسی اذیت نہیں پہنچے گی (ترمذی) اس حدیث کو غریب کہا ہے۔
۳؎ بیت الحمد رکھو (احمد و ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کو وہ حادثہ پیش آیا ہے جو کھانے پکانے سے روک دیتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)۔

تیسری فصل

۱۶۴۶ [19] عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِّيْحَ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس مردے پر نوحہ کیا گیا اس پر قیامت کے دن اس نوحہ کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۱۶۴۷ [20] وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا اِنَّهٗ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ اَوْ اَخْطَاَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان سے کہا گیا کہ جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں کہ نوحہ گری کی وجہ سے مرنے والے پر عذاب نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ابوعبد الرحمٰن پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے غلط نہیں کہا ہے لیکن یا تو بھول گئے یا غلطی کی کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ کے جنازہ پر گزرے جس پر نوحہ گری ہو رہی تھی اس وقت سرکار نے فرمایا یہ لوگ اس مرنے والی پر رو رہے ہیں اور اس پر اس وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے (متفق علیہ)

۱۶۴۸ [21] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِّعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهٗ اَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَّكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَاِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ادْعُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ

حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہوا تو لوگ تعزیت کے لیے آئے میں بھی گیا تو وہاں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عمر کے سامنے جناب عثمان کے صاحبزادے عمرو بن عثمان بیٹھے تھے ان سے جناب ابن عمر نے فرمایا تم رونے سے کیوں باز نہیں رہتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میت کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے مردے کو عذاب کیا جاتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے ابن عباس فرماتے ہیں میں مکہ سے حضرت عمر کے ساتھ واپس ہوا جب مقام بیدا پر پہنچے تو دیکھا کہ کیکر کے درخت کے نیچے ایک قافلہ مقیم تھا جناب عمر نے مجھ سے فرمایا جا کر دیکھو یہ کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو وہ جناب صہیب تھے میں نے جا کر بتایا تو آپ نے فرمایا جا کر بلا لاؤ میں نے جا کر جناب صہیب سے کہا چلیں اور امیر المومنین سے چل کر ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر کو فیروز نے زخمی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَالِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ لَا وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ إِنَّ اللهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذَالِكَ وَاللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۴۹/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَّابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَّذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۵۰/۲۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَّفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تو صہیب روتے تھے اور کہتے تھے میرے بھائی میرے آقا یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا اے صہیب تم مجھ پر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مردے پر اس کے بعض رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے ابن عباس فرماتے ہیں جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہ کو اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے نہیں خدا کی قسم کیونکہ سرکار نے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کے سبب سے عذاب ہوتا ہے بلکہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے کافر پر عذاب میں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تمہارے لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقعہ پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ابن عمر نے اس وقت کچھ بھی نہ کہا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرہ سے آثار رنج و محن ظاہر ہوتے تھے اور میں یہ دروازہ کی جھری یا دروازہ کی درز سے دیکھ رہی تھی اس وقت ایک صاحب آئے اور انہوں نے کہا کہ جعفر کے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔ (نوحہ کر رہی ہیں) اور رو رہی ہیں سرکار نے اس شخص کو حکم دیا کہ ان کو جا کر روکو وہ شخص گیا اور واپس آ کر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کہنا نہیں مان رہیں سرکار نے حکم دیا پھر جا کر روکو وہ شخص گیا اور تیسری مرتبہ آ کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورتیں ہم پر غالب آ گئی ہیں۔ راویہ فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے یہ فرمایا ان خواتین کے منہ پر خاک ڈال حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے تو نے وہ کام نہ کیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اور تو سرکار حضور کو پریشانی سے بھی نہ بچایا (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور ابو سلمہ کا انتقال غریب الوطنی میں ہوا میں ان کے لیے اتنا روؤں گی کہ لوگ یاد کریں گے میں رونے کی تیاری میں تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آ گئی اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ نکال دیا ہے یہ سن کر میں رونے سے رک گئی اور بعد میں نہ روئی (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۶۵۱ / ۲۴ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيْلَ لِي كَذَالِكَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن رواحہ پر سکرات کے عالم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونا شروع کیا اور وائے پہاڑ اور ایسے ویسے تعریفی کلمات کہہ کر رونے لگیں اور جب عبد اللہ بن رواحہ کی غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے بارے میں ایسا ایسا کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی نہ رویا (متفق علیہ)

۱۶۵۲ / ۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَنَحْوَ ذَالِكَ إِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ أَهٰكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا "آپ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والا کھڑے ہو کر کہتا ہے اے میرے سردار تو پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مردے پر دو فرشتے متعین فرما دیتا ہے جو اس کے سینہ پر مکے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب بتایا ہے"

۱۶۵۳ / ۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْقَلْبَ مُصَابٌ وَّالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں خانوادہ نبوت میں سے کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں رونے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمر نے ان کو روک کر بھگانا چاہا تو سرکار نے فرمایا اے عمر انہیں چھوڑ دو آنکھیں روتی ہیں قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد۔ نسائی)

۱۶۵۴ / ۲۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَأَخَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطٰنِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں نوحہ کرنے لگیں اس موقع پر حضرت عمر نے ان خواتین کو کوڑے سے مارا تو سرکار نے انہیں اپنے دست مبارک سے پیچھے ہٹا کر فرمایا اے عمر ٹھہرو۔ پھر خواتین سے فرمایا شیطان کی آواز سے دور رہو آپ نے فرمایا جو کچھ بھی وہ آنکھ سے اور دل سے ہونا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

۱۶۵۵ / ۲۸ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ أَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَأَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم کا انتقال ہوا تو بیوی نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگوائے رکھا اس کے بعد اٹھا لیا اس موقع پر ایک آواز سنی گئی اے لوگو جو کچھ کھویا گیا تھا کیا تم نے اس کو پا لیا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ م

۱۶۵۶/۲۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّاَبِیْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَرَاٰی قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِیْ قُمُصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِیْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمران بن حصین اور ابو برزہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سرکار نے دیکھا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں پھینک دی ہیں اور صرف کرتہ پہنے چل رہے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا کیا دورِ جاہلیت کے کاموں پر عمل کرتے ہو یا یہ فرمایا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں سے تشبہ کرتے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں بدل جائیں راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اوڑھ لیں اور پھر اس کا اعادہ نہ کیا۔ (ابن ماجہ)

۱۶۵۷/۳۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَّعَهَا رَانَّةٌ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا اتباع کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

۱۶۵۸/۳۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُّ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ شَيْئًا يُّطَيِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَّوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَيَاْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا يُفَارِقُهٗ حَتّٰی يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہوا جس کا مجھے سخت صدمہ ہوا کیا تم نے اپنی محبوب شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو غمزدہ دل کی خوشی اور تسلی کا سبب بن سکے جناب ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بچپن میں فوت ہونے والے بچے جنت میں کھیلتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین میں سے کسی کو دیکھ کر اس کے دامن کو پکڑیں گے اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے۔

(مسلم، احمد الفاظ احمد کے ہیں)

۱۶۵۹/۳۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيْثِكَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِكَ يَوْمًا نَّاْتِيْكَ فِيْهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَّلَدِهَا ثَلٰثَةً اِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَيْنِ فَاَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور حدیثیں سنتے ہیں ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ ہمیں بھی اسلام کے احکام سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمائے ہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر جمع ہو جانا حسب ارشاد خواتین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائے ان احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں بھیجا ہو تو یہ بچے اس کے لیے آگ (دوزخ) سے پردہ بن جائیں گے ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں یہ جملہ اس نے دوبارہ

(اور دو، اس نے دو بار کہا پھر سرکار نے فرمایا اور دو بھی اور دو بھی اور دو بھی (بخاری))

۱۶۶۰/۳۳ وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ۔

١٦٦١ / ٣٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

١٦٦٢ / ٣٥ وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ابْنٌ لَّهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

١٦٦٣ / ٣٦ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ فَيُقَالُ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٦٦٤ / ٣٧ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْنَ اٰدَمَ اِنْ

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا ضائع ہونے والا حمل ماں کو اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ (مشیت الٰہی پر) صبر [کرے (احمد) اور ابن ماجہ نے صرف قسم سے اس حدیث کو روایت کیا۔]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے زبردست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابوذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھیجے ہیں سرکار نے فرمایا دو بھی (کافی ہیں) اس وقت رئیس القراء ابو المنذر جناب ابی بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو (ذریعہ آخرت کے لیے) بھیجا ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

حضرت قرہ مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم آپ کو بھی اسی طرح محبوب رکھے جس طرح میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ دیکھا تو معلوم فرمایا کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا تو صحابہ نے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر سرکار نے (اس کے والد سے) فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں رکھتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے تو [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کے لیے (احمد)]

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچا بچہ رب کریم سے اس وقت جھگڑا کرے گا جبکہ اس کے والدین دوزخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اے رب کریم سے جھگڑا کرنے والے کچے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جا تو وہ فرحاں وشاداں ان کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

اگر تو پہلی مصیبت پر صبر کر کے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کروں گا۔ (ابن ماجہ)

۱۶۶۵ / ۳۸ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد اور مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت آئے اور وہ مصیبت کو یاد کر کے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازتا ہے جتنا کہ مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔ (احمد، بیہقی و شعب الایمان)

۱۶۶۶ / ۳۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

۱۶۶۷ / ۴۰ وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَّا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب ابو الدرداء سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابو القاسم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سرکار نے ارشاد فرمایا رب کریم نے جناب عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے عیسیٰ میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہو گی کہ انہیں جب ان کی پسندیدہ چیز ملے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور مجھ سے اجر و ثواب کے طالب ہوں گے درآنحالیکہ نہ تو ان کے پاس حلم ہو گا نہ عقل (یعنی غم میں ہوں گے) جناب عیسیٰ نے عرض کی یارب یہ کس طرح ہو گا کیونکہ نہ تو ان کے پاس حلم ہو گا [4] نہ عقل رب کریم فرمائے گا میں ان کو کرم سے اپنے حلم اور اپنی عقل سے حصہ دوں گا (ان کے ہوش و حواس بحال کروں گا) مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

زیارت قبور کا بیان

پہلی فصل

۱۶۶۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا اب جب تک اور جتنا چاہو ذخیرہ کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں نبیذ مشکیزہ کے علاوہ کسی چیز سے پینے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں سے پی سکتے ہو بشرطیکہ وہ نشہ آور نہ ہو (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

۱۶۶۹ [۲] وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ فَبَکٰی وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَھَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے وہاں جا کر خود بھی روئے اور ساتھیوں کو بھی رلایا پھر فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی اجازت طلب کی تھی جو نہ ملی اس کے علاوہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی بھی اجازت مانگی تھی وہ مل گئی سرکار نے فرمایا تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے

۱۶۷۰ [۳] وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور یہ فرماتے جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کلمات کہو (ترجمہ) اس بستی کے مسلمان اور مومن رہنے والو تم پر سلامتی ہو بیشک اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملاقات کرنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۱۶۷۱ [۴] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبر والو تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر سبقت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے)۔

تیسری فصل

۱۶۷۲ [۵] عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُھَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوتی تو سرکار رات کے آخری حصہ میں قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس بستی کی ایماندار قوم تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چیز مل گئی جس کا تم سے کل تک کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں مہلت دی گئی تھی اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوندا البقیع غرقد کے مومنین کی مغفرت فرما۔ (مسلم)

۱۶۷۳ [۶] وَعَنْھَا قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَعْنِیْ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِیْ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مفہوم کو ادا کروں مجھے آپ زیارت قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائیں تب سرکار نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۷۴/۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا)

۱۶۷۵/۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۷۶/۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَالَ قَدْ رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِيْ رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ تَمَّ كَلَامُهٗ۔

۱۶۷۷/۱۰ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِّنْ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات کہو اے بستی کے مومن اور مسلمان رہنے والو خدا وند تم میں سے پیشرووں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرما اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم (مسلم)

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک الفاظ حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے۔

(... بیہقی در شعب الایمان)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے یاد دلانے کا سبب ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن یہ اضافہ کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر کی عام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد سبھی شامل ہو گئے لیکن بعض علمائے حدیث نے فرمایا سرکار نے عورتوں کے لیے قبور کی زیارت کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ نہ تو وہ زیادہ صابر ہوتی ہیں اور نہ جزع و فزع میں کمی کرتی ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے حجرہ میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں آتی تو اپنی اوڑھنی اتار کر رکھ دیتی تھی اور یہ کہتی کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد آرام فرما ہیں لیکن جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر چادر سے خوب ڈھک کر حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے حجرہ میں آتی ہوں (احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

پہلی فصل

۱۶۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین نے [۱] ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا (بد) سے ڈرتے رہنا کیونکہ مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔

(متفق علیہ)

[۱] ان پر پانچ وقت کی نماز دن رات میں فرض کی ہے اگر وہ اس کو مان لیں تو ان کو یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ

۱۶۷۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور اس عمل کی اس دن تکرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا نہ تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دودھتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہوگا تنومند کر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے اور دانتوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ کی۔ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَّيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَّأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَّأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۸۰ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ گایوں اور بکریوں کے متعلق کیا ارشاد ہے تو سرکار نے فرمایا اس کو سارے گلے (ریوڑ) کے ساتھ ایک ہموار میدان میں ڈال دیا جائے گا ان گایوں اور بکریوں کے سینگ سالم اور سیدھے ہوں گے وہ مالک کو سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے کچلیں گی ان میں سے ایک ریوڑ جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آئے گا اور یہ اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے سرکار سے دریافت کیا گیا کہ گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو انسان کے لیے گناہ اور وبال کا سبب ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے لیے اجر و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جن کو انسان ریاکاری نمود و نمائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راہ خدا میں باندھا اور ان کی گردنوں اور کمر میں اللہ کا حق نہیں بھولا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوش ہیں اور اجر و ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اعلاء کلمہ حق اور مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں جو کچھ بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اسی طرح ان کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر رسّوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑ لگاتے ہیں تو ان کے قدموں کی مقدار اور ان کے لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق اس انسان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو نہر پہ پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس جگہ پانی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سرکار سے گدھوں کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی و وافی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَہٗ مَالُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَعْنِیْ شِدْقَیْہِ ثُمَّ
یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ
یَبْخَلُوْنَ الْاٰیَۃَ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

۱۶۸۱ (۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ لَہٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ لَا یُؤَدِّیْ
حَقَّھَا اِلَّا اُتِیَ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْظَمَ مَا یَکُوْنُ وَاَسْمَنَہٗ
تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَتَنْطِحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰھَا
رُدَّتْ عَلَیْہِ اُوْلٰھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۱۶۸۲ (۵) وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَنْکُمْ
وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

۱۶۸۳ (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِھِمْ قَالَ اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاہُ اَبِیْ بِصَدَقَتِہٖ فَقَالَ اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَتَی
الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِہٖ قَالَ اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلَیْہِ۔

۱۶۸۴ (۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ
جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ
فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ
خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَھِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُھَا مَعَھَا ثُمَّ قَالَ یَا
عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ۔

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ مال گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال والے کی دونوں باچھوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی بخیل لوگ یہ گمان نہ کریں آخر آیت تک (بخاری)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ گائے یا بکری تھیں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لائے جائیں گے یہ جانور بڑے اور فربہ ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے سینگو سے ماریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو لوٹتے وقت وہ تم سے راضی ہو۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتی تو آپ فرماتے خداوندا فلاں پر رحمت نازل فرما، میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا خدا آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما (بخاری ومسلم) ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوندا اس پر رحمت نازل فرما

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جمیل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور سامان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا معاملہ جناب عباس کا تو ان کی زکوٰۃ اور اس کی مثل (ذمہ داریوں) کا میں ضامن ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

١٦٨٥ (٨) وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْکُمْ عَلٰی اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِیَ اللّٰہُ فَیَاْتِیْ اَحَدُھُمْ فَیَقُوْلُ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ فَھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ اَوْ بَیْتِ اُمِّہٖ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی لَہٗ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْہُ شَیْئًا اِلَّا جَآءَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اِنْ کَانَ بَعِیْرًا لَّہٗ رُغَآءٌ اَوْ بَقَرًا لَّہٗ خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَۃَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَفِیْ قَوْلِہٖ ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اُمِّہٖ اَوْ اَبِیْہِ فَیَنْظُرَ اَیُھْدٰی اِلَیْہِ اَمْ لَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ کُلَّ اَمْرٍ یُتَذَرَّعُ بِہٖ اِلٰی مَحْظُوْرٍ فَھُوَ مَحْظُوْرٌ وَکُلُّ دَخِیْلٍ فِی الْعُقُوْدِ یُنْظَرُ ھَلْ یَکُوْنُ حُکْمُہٗ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ کَحُکْمِہٖ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ اَمْ لَا ھٰکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

١٦٨٦ (٩) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ مِنْکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ کَانَ غُلُوْلًا یَّاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

لے عمر تم نہیں جانتے کہ انسان کا چچا اس کے لیے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ازد کے ایک شخص کو جو ابن لتبیہ کے نام سے موسوم تھے صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر فرمایا جب یہ وصولیابی سے واپس آئے تو وصول شدہ مال لا کر پیش کر کے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم ہی سے لوگوں کو ان صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب آ کر کہتے ہیں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے ایسا شخص اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھ کر کیوں نہیں دیکھتا کہ اس کو تحائف و ہدایا ملتے ہیں یا نہیں۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا ہوگا اگر یہ (شخص) اونٹ ہوگا تو اس کی سی آواز ہوگی اور اگر گائے یا بکری ہوگی تو ان کی سی آواز ہوگی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ہاتھ اتنے بلند تھے کہ ہمیں بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ نے یہ کلمات کہے خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے خداوندا کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (متفق علیہ) لیکن خطابی نے کہا کہ نبی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ہم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ میں سوئی کے ناکہ کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا (مسلم)

کے ختم ہونے کے وقت بھی وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی یا نہیں اور اسی مفہوم کو صاحب شرح السنہ نے بھی نقل کیا ہے)۔

دوسری فصل

١٦٨٧ (١٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ کَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْکُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت "جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں" نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس موقعہ پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کرتا ہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

لہٰذا انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت صحابہ پر بہت شاق ہے رسول اللہ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ تمہارے بقیہ مال کو پاک کرنے کے لیے فرض کی ہے اور حق وراثت اس لیے مقرر کیا ہے کہ تمہارے پسماندگان کو کچھ مل سکے راوی کہتے ہیں اس وقت سرکار نے کوئی جملہ فرمایا تھا جو انہوں نے نقل نہ کیا، راوی کہتے ہیں کہ یہ بات سن کر جناب عمرؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا اے عمر کیا میں تمہیں سب سے بہتر وہ خزانہ نہ بتا دوں جسے کوئی شخص جمع کرے وہ نیکوکار خاتون ہے مرد جب اس کو دیکھے تو مسرور ہو جائے اگر کوئی حکم دے تو فرمانبرداری کرے اور جب موجود نہ ہو تو حفاظت کرے (ابوداؤد)

۱۶۸۸/۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَاْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُّبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَآءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامَ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو اچھا نہیں سمجھا جاتا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور اگر وہ تمہارے مال سے کچھ طلب کریں تو اس جگہ کو خالی کر دو (یعنی جو طلب کریں دے دو) اگر وہ انصاف کریں گے تو ان کی جانوں کے لیے ہے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا بدلہ پائیں گے لیکن تم ان کو راضی کرو کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل ان کی رضامندی ہے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں (ابوداؤد)

۱۶۸۹/۱۲ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ يَعْنِيْ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے دیہات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ بعض زکوٰۃ وصول کرنے والے آ کر ہم پر ظلم کرتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم وصولیابی کرنے والوں کو راضی رکھو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا صدقہ وصول کرنے والوں کو راضی رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیا جائے (ابوداؤد)

۱۶۹۰/۱۳ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ صدقہ وصول لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا ہم اپنے مال میں سے اتنی مقدار کم کر لیں جتنی وہ زیادہ کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے منع فرمایا نہیں (ابوداؤد)

۱۶۹۱/۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق کے ساتھ صدقات کو وصول کرنے والا عامل اپنے گھر واپس آنے تک راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۶۹۲/۱۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دُوْرِهِمْ۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا زکوٰۃ دینے والوں کو آبادی سے باہر نہ بلاؤ اور نہ زکوٰۃ دینے والا اپنی جگہ سے جائے اور صدقات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد)

نہ وصول کیے جائیں مگر ان کی جگہوں پر (ابوداؤد)

۱۶۹۳/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں (امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے)۔

۱۶۹۴/۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۶۹۵/۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَّلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِيْ إِسْنَادِهٖ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ۔

ضعیف ہے)۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی یتیم اور اس کے مال کا والی و نگران بنے اور اس مال سے تجارت کرے تو اس کو اس مال میں نہ چھوڑے کہ صدقہ نہ دینے کی وجہ سے مال مخدوش ہو جائے (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا اس حدیث کی سند میں کلام ہے کیونکہ اس کی سند میں مثنیٰ بن صباح ضعیف ہیں)

تیسری فصل

۱۶۹۶/۱۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور عرب کے بعض لوگوں نے کفر کیا (منکرین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت) تو جناب عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اسلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یہ بات سن کر جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے روکیں گے جو کہ وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کرنے کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق بھی ہے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com

۱۶۹۷ / ۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلیگا اور مالدار اس سے بھاگے گا اور سانپ اسکا پیچھا کریگا اور وہ شخص بوقت فرط خوف سے اپنی انگلیاں منہ میں لے گا۔ (احمد)

۱۶۹۸ / ۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَّجُلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اسکے مال کو سانپ بنا کر اسکی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کی نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر آیت تک۔

(ترمذی ۔ نسائی ۔ ابن ماجہ)

۱۶۹۹ / ۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مَنْ يَّرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ خَالَطَتْ تَفْسِيْرُهٗ اَنَّ الرَّجُلَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوْسِرٌ اَوْ غَنِيٌّ وَّاِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَآءِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نہیں شامل ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی تاریخ بخاری لیکن حمیدی نے یہ فرمایا کہ تم پر جب زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور تم اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حلال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منتقیٰ نے کہا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی شمولیت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور تونگر ہونے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے سوائے اسکے نہیں کہ زکوٰۃ تو صرف فقراء کا حق ہے)۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكٰوةُ

کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

پہلی فصل

۱۷۰۰ / ۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق کھجوروں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

www.waseemziyai.com

ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثٰى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِيْنَ إِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّيْنَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ إِلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَّتِسْعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر نے مجھے بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہ (زکوٰۃ) فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملت مسلمہ پر فریضہ قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو فرمایا اب مسلمانوں سے جو بھی زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیئے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقدار میں سے زائد طلب کی جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس اونٹوں سے کم رکھنے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس ۲۵ سے پینتیس ۳۵ ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور چھتیس ۳۶ سے پینتالیس ۴۵ تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس ۴۶ سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک سالہ اونٹنی جو گابھن ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اکسٹھ سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد چھہتر ۷۶ سے نوے ۹۰ تک ہو جائے تو اس وقت دو یک سالہ مادہ بچے ادا کئے جائیں اور جب تعداد اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہو تو دو سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر چالیس کے عدد پر دو سالہ اونٹنی کا مادہ بچہ ہے اور ہر پچاس پر تین سالہ مادہ بچہ اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور نہ ہو بلکہ تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساتھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر بکریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لیے جائیں۔ اور اگر کسی کے جانور مقدار نصاب تین سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ
وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَتُ
لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّيُعْطِي شَاتَيْنِ
اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ
لَبُوْنٍ وَّعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ
مَخَاضٍ وَّيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ
عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا
وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ
شَيْءٌ وَّفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ
اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ
عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ
فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلٰثُ
شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ
شَاةٌ فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ اَرْبَعِيْنَ
شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا
وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا
تَيْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ
وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي
الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ
فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ
دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں
ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا
دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن
اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے
تو صدقہ وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس
درہم واپس کریگا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے
اور اس کے
پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کر کے
دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی
پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ
بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو
کچھ واپس نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسی بکریوں کی زکوٰۃ کے
بارے میں جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو
بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو
بکریاں ہیں اور دو سو سے زیادہ پر تین بکریاں ہیں اور تین سو کے بعد
ہر سینکڑہ کے اضافہ پر ایک بکری ہے اور اگر کسی کے پاس جنگل
میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک یا دو کم ہو تو
ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر مالک زکوٰۃ دینا چاہے تو
دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کم قیمت اور کمزور کو
کو نہ دیا جائے اور اگر صدقہ لینے والا قبول کرے تو دے
سکتا ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے متفرق جانوروں کو
نہ تو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو بکریاں
دو شریکوں کی ہیں ان کو مساوی طریقہ پر تقسیم کر کے
زکوٰۃ وصول کی جائے گی، چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ
ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہیں تو
ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے
(بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۰۳ / ۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمین بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا سیم زدہ ہو اس میں دسواں حصّہ ہے اور جس زمین کو کنوئیں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصّہ ہے۔ (بخاری)

۱۷۰۴ / ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مویشی کا زخم لگانا معاف ہے اگر کنواں کھودنے میں یا کان کنی میں کوئی مر جائے تو معاف ہے البتہ کان اور دفینہ میں پانچواں حصّہ (زکوٰۃ کا) ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۰۵ / ۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ اَحْسِبُهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ هَاتُوْا رُبُعَ الْعُشْرِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَّلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيْهَا شَيْءٌ وَّفِي الْبَقَرِ فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ وَّفِي الْاَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَّلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ چاندی میں ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم زکوٰۃ کا ادا کرو اگر کسی کے پاس ایک سو نوّے درہم ہیں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن دو سو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے (ترمذی لیکن صاحب ابوداؤد کی روایت کے مطابق جو حارث اعور کے ذریعے حضرت علی سے مروی ہے جو جناب زہیر ہیں کہ جناب زہیر نے کہا میرے خیال میں حضرت علی سرکار دو عالم سے روایت کرتے سرکار دو عالم نے فرمایا ہر چالیس درہم پر چالیسواں حصّہ ایک درہم ادا کرو اور تم پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دو سو درہم پورے نہ ہو جائیں اور جب یہ تعداد پوری ہو جائے تو پانچ درہم واجب ہیں اور جب اس سے زیادہ رقم ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ دی جائے بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی جائے کہ چالیس بکریوں سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو بیس سے دو سو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دو سو سے تین سو تک ہو جائے تو تین بکریاں ہیں یعنی ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد انتالیس ہو تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور گائے کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس گایوں پر ایک برس کا ایک بچھڑا اور چالیس کی تعداد ہونے پر دو سالہ دو دانت والا اور کام کرنے والے بیلوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۷۰۶ / ۷ وَعَنْ مُعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریقہ بتایا کہ ہر تیس گایوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْ تَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

میں ایک سالہ بچھیا یا بچھڑا اور ہر چالیس گایوں پر دو سالہ بچہ ہے۔ (ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ نسائی ۔ دارمی)

۱۷۰۷ / ۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد ۔ ترمذی)

۱۷۰۸ / ۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلّے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ وسق یعنی بیس من نہ ہو۔ (نسائی)

۱۷۰۹ / ۱۰ وَعَنْ مُّوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب ہے جو آپ نے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اسمیں تحریر فرمایا تھا کہ گیہوں، جو منقی اور کھجوروں کی زکوٰۃ وصول کی جائے (شرح السنہ)

۱۷۱۰ / ۱۱ وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عتاب بن اسید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کی تشخیص میں اسیطرح اندازہ لگایا جائے گا جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک انگوروں کشمش یا منقی کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھوہاروں میں لی جاتی ہے (ترمذی ۔ ابوداؤد)

۱۷۱۱ / ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی حصہ چھوڑ دو۔ (ترمذی ۔ ابوداؤد)

۱۷۱۲ / ۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى يَهُوْدَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ اَنْ يُّؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو یہودیوں میں بھیجا تا کہ وہ ایسی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ پکنے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۷۱۳ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ كَثِيرُ شَيْءٍ۔

فرمایا شہد کے دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

1714 / 15 وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

1715 / 16 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَأَدِّيَا زَكٰوتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى الْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ۔

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو (صاحب ترمذی نے یہ حدیث مثنیٰ ابن صباح کے حوالہ سے عمرو بن شعیب سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن مثنیٰ اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

1716 / 17 وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدِّيَ زَكٰوتَهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں پہنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کنز (خزانہ) کی تعریف میں آتی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہوتا۔ (مالک وابو داؤد)

1717 / 18 وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نُعِدُّ لِلْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو ہم تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

1718 / 19 وَعَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكٰوةُ

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال بن حارث مزنی کو فرع کے علاقہ میں قبیلہ کی کانیں عطا فرما دیں ان کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے آج تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اِلَى الْيَوْمِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُد)

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۷۱۹/۲۰ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَّلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَّلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ۔

(رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بلاشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو سبزیوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت کے درختوں پر زکوٰۃ فرض ہے اور نہ پانچ وسق (بیس من) سے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام کرنیوالے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جبھہ میں زکوٰۃ ہے۔ راوی حدیث جناب صقر کہتے ہیں جبھہ سے گھوڑے خچر اور غلام مراد ہیں۔

(دار قطنی)

۱۷۲۰/۲۱ وَعَنْ طَاؤُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ۔

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گایوں کا ایک غول لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں دیا۔ (دار قطنی و شافعی۔ البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ وقص سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم درجہ ہو اور حد فریضہ تک نہ پہنچے)۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

پہلی فصل

۱۷۲۱/۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کھجوروں کا یا جو کا ایک صاع ملّتِ مسلمہ کے غلام آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض فرمایا ہے اور یہ حکم دیا کہ اس کو نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

(متفق علیہ)

۱۷۲۲/۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع اور خام جنس مثلاً جو کھجوروں نیز پنیر اور خشک انگور سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

دوسری فصل

۱۷۲۳ / ۳ عن ابن عباس قال في آخر رمضان أخرجوا صدقة صومكم فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع من قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير۔

(رواه ابو داود والنسائي)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صدقہ کو فرض فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور، جو ایک صاع اور گیہوں نصف صاع ہر آزاد۔ غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔

(ابو داؤد۔ نسائی)

۱۷۲۴ / ۴ وعنه قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر طهرة الصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين۔

(رواه ابو داود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، بیہودہ گوئی سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔

(ابو داؤد)

تیسری فصل

۱۷۲۵ / ۵ عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه او صاع من طعام۔

(رواه الترمذي)

عمرو بن شعیب نے اپنے والد ماجد سے اور انھوں نے انکے دادا جان سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مکہ کی گلیوں میں جا کر اعلان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آزاد و غلام بڑے اور چھوٹے پر گیہوں اور اس کے علاوہ جنس پر دو مد اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔

(ترمذی)

۱۷۲۶ / ۶ وعن عبد الله بن ثعلبة او ثعلبة بن عبد الله بن ابي صعير عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح عن كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد عليه اكثر مما اعطاه۔

(رواه ابو داود)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بریا قمح شک راوی) گیہوں ہر دو افراد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیئے جائیں اس سے تمہارے مالدار کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دیتا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۷۲۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَکَلْتُھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر راستہ میں پڑی ہوئی ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

۱۷۲۸ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَھَا فِیْ فِیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَخْ کَخْ لِیَطْرَحَھَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھ لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اس کو دور کرو اور تھوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

۱۷۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل ہیں اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم)

۱۷۳۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ اَھَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاْکُلْ وَاِنْ قِیْلَ ھَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَکَلَ مَعَھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ لانیوالے سے دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ مستحق صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالتے اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَی السُّنَنِ اَنَّھَا عَتَقَتْ فَخُیِّرَتْ فِیْ زَوْجِھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِیْھَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِہٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ وَاَنْتَ

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد شدہ باندی) کے لیے تین خصوصیات ہیں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) انکے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا حق ولا اسکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکار دو عالم حضرت عائشہ کے یہاں آئے تو ہانڈی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپکے سامنے روٹی اور گھر کا سالن پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا کیا مجھے وہ ہانڈی نہیں کھاؤ گی جس میں گوشت پک رہا ہے تو عرض کی گئی کیوں نہیں ہانڈی میں وہ گوشت ہے جو جناب بریرہ کو صدقہ کیا گیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو بریرہ کے لیے اور ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

۱۷۳۲/۶ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرمالیتے تو اس کے بدلہ میں کچھ عنایت فرماتے تھے۔

(بخاری)

۱۷۳۳/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کراع میں بلایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھے دستی ہدیہ میں دی جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

۱۷۳۴/۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور دو ایک لقمے یا دو ایک کھجوریں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر اتنی غنا نہیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے نہیں اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۳۵/۹ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اِصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتّٰى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولیابی کے لیے بھیجا تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے (ابورافع) اس کو جواب دیا کہ میں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلوں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہوکر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اس قوم کا فرد شمار ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۱۷۳۶/۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو تندرست صحیح اور سالم الاعضا ہو۔ (احمد۔ نسائی لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۴۳۷/۱۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ان دو افراد نے بتایا جو رسول اللہ کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ میں مالدار اور تندرست شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حصہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۴۳۸/۱۲ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهٖ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ)

حضرت عطاء بن یسار مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنیوالا (۳) تاوان کی رقم دینے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص جس کے پڑوسی کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر دیا ہو (مالک لیکن ابوداؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس میں مسافر کا اضافہ ہے)۔

۱۴۳۹/۱۳ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپکے دست مبارک پر بیعت کی پھر آپ نے طویل گفتگو فرمائی اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کے مال سے کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے علاوہ کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے واضح حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے آٹھ مصرف مقرر فرمائے اگر تم بھی ان میں سے کسی میں آتے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۴۴۰/۱۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِيْ سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ فَحَلَبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ فَهُوَ هٰذَا

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا آپ نے اس کو پیا تو آپکی عجیب کیفیت ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو اُس نے بتایا کہ میں فلاں جگہ گیا تھا وہاں محافظ صدقہ کے اونٹوں کو پانی پلا رہے تھے انہوں نے اونٹنیوں کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اسمیں سے تھوڑا سا برتن میں لے لیا اور یہ وہی دودھ تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

فَادْخَلَ عُمَرُ يَدَهٗ فَاسْتَقَاءَهٗ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

یہ سن کر جناب عمر نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔
(مالک بیہقی در شعب الایمان)

بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهٗ
سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کسکو نہیں

پہلی فصل

۱۷۴۱/۱ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی ضمانت دے دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے اس سلسلہ میں سوال کروں میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا ٹھہر جاؤ تاکہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے تاکہ ہم تمہارے لیے کچھ حکم کریں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (۱) ضامن کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ حد آجائے اسکے بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جاتا رہا ہو اس کے لیے اس حد تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کرے (۳) اور وہ شخص جو فاقوں کا مارا ہوا اور اس کی تین متدین اور عقلمند افراد شہادت دیں تو اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قواما من عیش یا سدادا من عیش کے الفاظ فرمائے شک راوی ہے۔ ان کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

۱۷۴۲/۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے وہ آگ کے انگارے طلب کرتا ہے خواہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

۱۷۴۳/۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بوٹی بھی نہ ہوگی۔ (متفق علیہ)

۱۷۴۴/۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْأَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّأَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتُهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو دے تو دیتا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔ (مسلم)

۱۷۴۵/۵ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی لکڑی کا گٹھا رسی باندھ کر کمر پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ وہ لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔ (بخاری)

۱۷۴۶/۶ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے حکیم مال سبز اور شیریں ہے جو اسکو نفس کی سخاوت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طمع کی خاطر لیتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس حریص کی طرح سے ہے جس کا شکم کبھی سیر نہیں ہوتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں تو میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں آپکے بعد کسی سے مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوں۔ (متفق علیہ)

۱۷۴۷/۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بلند ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۴۸/۸ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ

حضرت ابوسعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپکے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی ہوگا میں اس کو تمہارے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے احتراز کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو لاپرواہی کرتا ہے تو اللہ اس کو لاپرواہ بنا دیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اور اسکو توفیق صبر دیتا ہے اور کسی فرد کو صبر سے بہتر اور برتر عطیہ نہیں دیا گیا۔

(متفق علیہ)

۱۷۴۹/۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں یہ عرض کر دیتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ لے لو اور اپنے مال میں شامل کرلو اور اس کا صدقہ دیا کرو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کرو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۵۰/۱۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَّكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَّا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال زخم کی طرح ہے لوگ اپنے چہروں پر زخم لگانا چاہتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے چہروں کے زخموں کو باقی رکھیں یا چاہیں تو ختم کر دیں مگر یہ کہ انسان کسی سلطان سے سوال کرے جس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۷۵۱/۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنی ہو اور اتنا مال رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو پھر سوال کرتا ہے تو ایسا شخص اس سوال کی وجہ سے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے چہرہ پر زخم کے نشان ہوں گے راوی کہتے ہیں یہاں سرکار نے خموش، خدوش یا کدوح میں سے کوئی لفظ استعمال فرمایا (یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی زخم کے ہیں) اس موقعہ پر سوال کیا گیا یا رسول اللہ اس رقم کی مقدار کیا ہے جو غنی کرتی ہو تو آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی مالیت کا سونا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۷۵۲/۱۲ وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهٗ مَا يُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ

سہل بن حنظلیہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسکو غنی کر دے اور اسکے بعد وہ سوال کرے تو وہ اس حال سے خالی نہیں کہ وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے راویانِ حدیث میں سے جناب نفیلی

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

أَحَدُ رُوَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۵۳ / ۱۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۷۵۴ / ۱۴ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۷۵۵ / ۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ ائْتِنِي بِهِمَا فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأْتِنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُودًا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا

کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ غنا کی حد کیا ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کی اجازت نہیں تو آپ نے فرمایا اتنا کہ صبح و شام کی غذا کی کفالت کر سکے ایک اور جگہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن و رات کے لیے پیٹ بھرنے کو کافی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار بنی اسد کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ یا اسکے مساوی رقم کی اور کوئی چیز ہو اور اس کے بعد وہ سوال کرتا ہے تو وہ عاجزی اور گڑگڑی کرتا ہے (جس کی ممانعت ہے) (مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنا غنی اور سالم الاعضاء کے لیے حلال نہیں اور نہ فقیر کے لیے مگر شدید ضرورت کے وقت اور جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے چہرہ پر زخم ہوں گے اور وہ جہنم کے جلتے پتھر کھائے گا۔ پس جو چاہے زیادہ کھائے یا کم کھائے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انصار میں سے ایک صحابی سوال کرنے کے لیے آئے آپ نے ان سے معلوم کیا کہ تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے کہنے لگے کہ ٹاٹ کا ایک ٹکڑا ہے جس کا ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک حصہ اوڑھتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے پانی پیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں چیزوں کو لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لیکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان دونوں چیزوں کو ہاتھ میں لیکر فرمایا ان دونوں کو کون خریدتا ہے ایک صاحب نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں سرکار نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے یہ جملہ دو یا تین مرتبہ فرمایا تو ایک صاحب نے کہا میں دو درہم دیتا ہوں سرکار نے وہ دونوں چیزیں اس کو دے کر دو درہم لیکر ایک درہم انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا لے کر اہل خانہ کو کھلاؤ اور ایک درہم کی کلھاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ جب وہ کلھاڑی لائے تو سرکار نے اس میں اپنے دست مبارک سے دستہ ڈال کر انکو دیکر فرمایا جاؤ اور جنگل سے لکڑیاں لاکر فروخت کرو اور میں پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں یہ سن کر وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ وَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)

انصاری چلے گئے اور لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح انکے پاس دس درہم اکٹھے ہو گئے تو اس میں سے کپڑا اور کھانا خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے بجائے اسکے کہ تم دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر زخم کا نشان ہوتا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت ہے وہ محتاج جو حالات سے مجبور ہو گیا ہو یا بھاری قرض سے دبا ہوا ہو جسکی ادائیگی کی کوئی شکل نہ ہو یا وہ شخص جس کو خون بہا ادا کرنا ہو (ابوداؤد۔ اور ابن ماجہ نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے)۔

۱۷۵۸ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنَاءِ إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى آجِلٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہوا اور اسنے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا تو اللہ اس کی حاجت پوری نہ کریگا اور جو اللہ سے فریاد کریگا تو اللہ اسکی حاجت روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے گا یا بعد میں اس کو دولت عطا کر دے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

تیسری فصل

۱۷۵۹ / ۱۷ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال نہ کرو اگر سوال کرنا ضروری ہو جائے تو صرف نیکو کاروں سے سوال کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۷۶۰ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجاآوری کے بعد وہ مال لا کر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے حصّہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا اور اسکا اجر اسی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا جو تم کو دیا جا رہا ہے اسکو لیلو میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب سرکار نے مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کہا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لیلو خود استعمال کرو اور صدقہ دو (ابوداؤد)

۱۷۶۱ / ۱۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ

حضرت علی روایت کرتے ہیں مجھے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ میدان عرفات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

النَّاسَ فَقَالَ أَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

میں بھیک مانگ رہا ہے تو میں نے کہا کہ وہ آج ایسی جگہ بندوں سے مانگ رہا ہے پھر اس کو درے سے مارا۔ (زرین)

١٧٦٢/٢٠ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَّأَنَّ الْإِيَاسَ غِنًى وَّأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اِسْتَغْنٰى عَنْهُ۔ (رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا لوگو طمع فقر ہے۔ اور نااُمیدی غنا اور مالداری ہے اور انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوجاتا ہے تو وہ اس سے مستغنی ہوجاتا ہے۔ (زرین)

١٧٦٣/٢١ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّكْفُلُ لِّيْ أَنْ لَّا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَأَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا مجھ سے کون وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی بندے سے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا ایسے شخص کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں اسوقت میں جناب ثوبان نے عرض کیا کہ میں سوال نہ کرنیکا وعدہ کرتا ہوں اسکے بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداؤد، نسائی)

١٧٦٤/٢٢ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهٗ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلاکر عہد لیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ کہ کوڑا گھوڑے سے گرجائے تو اس کو اٹھانے کیلئے بھی کسی سے نہ کہوں اور اتر کر اسے لے لوں (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

پہلی فصل

١٧٦٥/١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَّسَرَّنِيْ أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے مسرت ہوگی کہ میں اسکو تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کردوں اور صرف اتنا روک لوں جتنا کہ مجھے ادائے قرض کے لیے درکار ہو۔ (بخاری)

١٧٦٦/٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے خداوندا (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما دوسرا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو تلف فرما۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۷۶۷ / ۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حساب خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر روک کریگا جہاں تک ممکن ہو خیرات کرو۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۸ / ۴ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْکَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابن آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (متفق علیہ)

۱۷۶۹ / ۵ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے اور حد اعتدال تک خرچ کرنے میں تمہیں بُرا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

۱۷۷۰ / ۶ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْھِمَا اِلٰی ثُدِیِّھِمَا وَتَرَاقِیْھِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ انْبَسَطَتْ عَنْہُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَا ھَمَّ بِصَدَقَۃٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ بِمَکَانِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جن کے جسم پر لوہے کی زرہیں ہیں انکے ہاتھ چھاتیوں اور گردنوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اسکے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور بخیل جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سکڑ جاتی ہے اور اس کے حلقے اپنی اپنی جگہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۱ / ۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمٰتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ہر ظلم قیامت کے دن تاریکی ہو گا اسی طرح بخل سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر اکسایا اور انہوں نے خونریزی کی اور حرام کو حلال سمجھا۔ (مسلم)

۱۷۷۲ / ۸ وَعَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ یَمْشِی الرَّجُلُ بِصَدَقَتِہٖ فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِھَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُھَا فَاَمَّا الْیَوْمَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ بِھَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نکلے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کل لے آتے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۷۷۳ ۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم تندرست ہو زیادتی کی خواہش کرو، فقر سے خوف رکھو دولت کی اُمید رکھتے ہو اور اسوقت کے انتظار میں نہ رہو جبکہ جان گلے میں ہو اور اس وقت یہ کہتے ہو کہ فلاں کو اتنا دیدو فلاں کو اتنا دیدو یا یہ مال اب فلاں شخص کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۷۴ ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دیوار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے خرچ کرتے ہیں اور ایسے بہت کم ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۷۷۵ ۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِیُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں کے قریب، اور دوزخ سے دور ہے جب کہ بخیل اللہ سے دور، جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور سخی جاہل اللہ کو عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔
(ترمذی)

۱۷۷۶ ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ -
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زندگی میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔
(ابوداؤد)

۱۷۷۷ ۱۳ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِیْ يُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے ایسی ہے جیسے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا ہدیہ کردے (احمد نسائی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

دارمی لیکن امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)

١٧٧٨/١٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایک مرد مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بد خلقی۔ (ترمذی)

١٧٧٩/١٥ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِيْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار، بخیل اور احسان جتانے والے داخل نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

١٧٨٠/١٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَّجُبْنٌ خَالِعٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انسان میں دو بدترین خصلتیں ہیں انتہائی بخل اور انتہائی بزدلی۔ اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

١٧٨١/١٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ امہات المومنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی بیوی کی آپ سے آخرت میں سب سے پہلے ملاقات ہوگی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ یہ سن کر امہات المومنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ ناپے تو پتہ چلا کہ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ لمبے ہاتھ ہونے سے مراد صدقہ دینے میں زیادتی تھی اور ہم میں سب سے پہلے داعی اجل کو لبیک کہنے والی جناب زینب تھیں جو صدقہ دینے کو بہت محبوب رکھتی تھیں (بخاری) لیکن مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ سے جلد آکر ملنے والی بیوی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں اس کے بعد ہم ایک دوسرے کے ہاتھ ناپتے تھے لیکن ہم میں لمبے ہاتھ والی جناب زینب تھیں کیونکہ وہ اپنے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں)۔

١٧٨٢/١٨ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کروں گا وہ صدقہ دینے کیلئے چلا اور راستہ میں صدقہ کا مال ایک چور کو تھما دیا صبح کو لوگوں میں چرچا تھا کہ ایک صاحب نے چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا خداوندا تیرے لیے حمد ہے چور پر صدقہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَّزَانِیَةٍ وَّغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ یَعْتَبِرُ فَیُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِیِّ)

کرنے پر ہیں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کا مال لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دیدیا صبح کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا خداوندا تو لائق حمد ہے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا لہٰذا وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کا مال دیا ہے تو اس شخص نے کہا اے اللہ تیری حمد ہے کہ میں نے مالدار زانیہ اور چور کو صدقہ دیا ہے، اس شخص کو خواب میں بتایا گیا کہ تیرا چور کو صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے، اور زانیہ زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکو اللہ نے دیا ہے اس کو خرچ کرنے لگے۔

(متفق علیہ بالفاظ بخاری)

۱۷۸۳ / ۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاءُهٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَّاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اسنے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کردو۔ اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین پر برسا بارش کا پانی جمع ہوکر ایک نالی کے ذریعے بہنے لگا اور وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا باغ میں ایک شخص بیلچا لئے پانی کے لیے راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے باغ میں موجود شخص سے معلوم کیا اے اللہ کے بندے آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہی نام ہے (جو ابر سے سنا تھا) تو اس نے کہا جناب آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کردو اور اس نے تمہارا نام لیا تھا تم اس باغ میں کیا کرتے ہو تو باغ والے نے کہا جب تم نے یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس باغ کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی اہل و عیال کے لیے رکھتا ہوں اور بقیہ ایک تہائی بیج کے طور پر رکھتا ہوں۔

(مسلم)

۱۷۸۴ / ۲۰ وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَكًا فَاَتٰی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک کوڑھی دوسرا گنجا اور تیسرے اندھے کو اللہ نے آزمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ
لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ
قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَّجِلْدًا حَسَنًا قَالَ
فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ
الْبَقَرُ شَکَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ
قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ
فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا
قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ
شَعْرٌ حَسَنٌ وَّیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ
قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَالَ وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ
اِلَیْکَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ
بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ
شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ
فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهٗ
قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ
شَاةً وَّالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَکَانَ
لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَ
لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَی الْاَبْرَصَ
فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ قَدِ
انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ
لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ
اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ
کَثِیْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ
یَقْذَرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ اِنَّمَا
وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ اِنْ کُنْتَ
کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتٰی

ایک فرشتہ کو بھیجا وہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسی چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور صحتمند جلد۔ اور چاہتا یہ ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اسکے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسکا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص تندرست ہو گیا پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا تمہیں کونسا مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے یا اونٹ (شک راوی) مگر کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے پسند کی تھی۔ لہٰذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔ اسکے بعد گنجے کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے اسنے کہا کہ میرا گنج دور ہو اور سر پر اچھے بال اگ آئیں۔ لہٰذا فرشتے نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج جاتا رہا اور سر پر عمدہ بال اگ آئے۔ پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا گائے لہٰذا اس کو گابھن گائے دیدی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ اسکے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا چیز محبوب ہے تو اسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کو بصارت واپس آگئی۔ فرشتے نے اس سے کہا تجھے کونسا مال پسند ہے تو اسنے کہا بکریاں لہٰذا اس کو گابھن بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے۔ پہلے والے دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اسکی بکری نے بچے دیئے اسطرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اسکا اونٹوں سے جنگل بھر گیا تو اس کا گایوں سے اور اندھے کی بکریوں سے۔ آپ نے فرمایا کہ فرشتے نے آکر پہلے تو کوڑھی اس کی ہیئت میں آکر کہا کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خدا کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا او اونٹ دیئے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو اسنے جواب دیا کہ ذمہ داریاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال کا میں باپ دادا سے وارث ہوں سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِہٖ فَقَالَ لَہٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِھٰذَا وَرَدَّ عَلَیْہِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی ھٰذَا فَقَالَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰہُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِہٖ وَھَیْاَتِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْکِیْنٌ وَّابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰہِ ثُمَّ بِکَ اَسْئَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاۃً اَتَبَلَّغُ بِھَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰہُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ فَقَالَ اَمْسِکْ مَالَکَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ عَنْکَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

١٧٨٣/٢١ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقِفُ عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیَ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِہٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحْرَقًا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

١٧٨٤/٢٢ وَعَنْ مَّوْلًی لِّعُثْمَانَ قَالَ اُھْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَۃَ بِضْعَۃٌ مِّنْ لَّحْمٍ وَّکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِیْہِ فِی الْبَیْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُہٗ فَوَضَعَتْہُ فِیْ کُوَّۃِ الْبَیْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ فَقَالُوْا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ فَذَھَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ اَطْعَمُہٗ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اِذْھَبِیْ فَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ اللَّحْمِ فَذَھَبَتْ

اس کے بعد فرشتہ گنجا بن کر اس گنجے کے پاس آیا اور اس سے بھی ویسی ہی گفتگو کی تو اس نے بھی اسی طرح واپس لوٹا دیا جس طرح کوڑھی نے لوٹایا تھا اس سے فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کردے جیسا کہ تو پہلے تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس نابینا بن کر آیا اور اس سے کہا کہ میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہوگیا اب منزل مقصود تک پہنچنا مشکل ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپکی آنکھوں میں روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کی ہیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں تو اس سابقہ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا امتحان لینے آیا تھا تم سے اللہ راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت اُم بجید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے اور میرے پاس اسکو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو (احمد، ابوداؤد۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ میں بھیجا گیا چونکہ رسولِ خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہٰذا انہوں نے خادمہ سے کہا کہ اس کو رکھ دو شاید رسولِ خدا گوشت تناول کریں۔ خادمہ نے گوشت کو طاق میں رکھ دیا۔ اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے ہو کر صدا دی صدقہ دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی علیہ السلام جب حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے کچھ ہے تو انہوں نے کہا۔ جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جاکر گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اور دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا ملا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَالِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ ـ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔

(بیہقی فی دلائل النبوۃ)

1787/23 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ ـ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

1788/24 وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقِيَّ أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ أَسَمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ ـ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا عبدالرحمان کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے مال چھوڑا ہے اس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے خوف کی بات نہیں اس موقعہ پر جناب ابوذر نے حضرت کعب کو ڈنڈے مار کر کہا میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ پہاڑ سونا بن جائے تو میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ اسکو خرچ کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اسمیں سے چھ اوقیہ بھی باقی رہ جائے عثمانؓ میں آپ سے اللہ کے واسطے معلوم کرتا ہوں یہ فقرہ جناب ابوذر نے تین مرتبہ فرمایا کیا آپ نے بھی سنا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا ہاں (احمد)

1789/25 وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول خدا کی امامت میں مدینہ میں عصر کی نماز ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ جلدی سے مصلے سے اٹھے اور نمازیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے امہات المومنین میں سے کسی کے حجرہ میں گئے اور فوراً ہی واپس تشریف لائے تو صحابہ آپکے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اسوقت آپنے فرمایا مجھے یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل خیر سے روکے رکھے لہٰذا میں نے اسکو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری لیکن انہیں کی ایک روایت میں اسطرح ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں رات رکھا رہے

1790/26 وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے زمانہ میں ان کے میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

لیکن آپ کی علالت کی وجہ سے بھول گئی پھر رسول خدا نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات دراہم کا کیا کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپکی علالت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی۔ لہٰذا آپ نے انکو منگایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (علیہ السلام) نے یہ گمان بھی نہیں کیا کہ وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے اور اس کے پاس یہ (دراہم) ہوں۔ (احمد)

1791/27 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَّعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اُدَّخِرَتْهُ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ غَدًا بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا حضرت بلال کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھڑی دیکھ کر دریافت کیا اے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں جمع کی ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی حرارت اور تپش دیکھو۔ اے بلال ان کو خرچ کرو اور صاحب عرش سے فاقہ کی کمی کا خوف نہ کرو۔

1792/28 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت کا ایک درخت ہے سخی اس کی شاخیں پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی اسی طرح بخل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے پس جو بخیل ہوتا ہے وہ ان شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اسکو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گی۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

1793/29 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں کرتی۔ (رزین)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت

پہلی فصل

1794/1 عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی اور دائیں ہاتھ سے دیئے ہوئے کو ہی قبول کرتا ہے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے بچھیرے (گھوڑے کے بچہ) کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہوجاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۹۵ / ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندہ کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

۱۷۹۶ / ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اشیاء میں سے دو چیزوں کا خرچ کرتا ہے (راہِ خدا میں) تو اسکو جنت کے سب ہی دروازوں سے بلایا جائے گا نمازی کو نماز کے دروازے سے، مجاہد کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ دینے والے کو صدقہ والے دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقعہ پر جناب ابوبکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔ (متفق علیہ)

۱۷۹۷ / ۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسولِ خدا نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جنازہ میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسولِ خدا نے پھر سوال کیا غریب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے سرکار نے پھر سوال کیا مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقعہ پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے یہ سن کر رسولِ خدا نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۱۷۹۸ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی چیز کو حقیر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سمجھے اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

۱۷۹۹ (۶) وَعَنْ جَابِرٍ وَّحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرات جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۰۰ (۷) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

۱۸۰۱ (۸) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا کسی ضرورتمند اور غمگین کی مدد اور تسلی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی علیہ السلام نے فرمایا نیکی کا حکم کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا آپ برائی سے رکا رہے اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۰۲ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَّالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

۱۸۰۳ (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَّثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ شَوْكَةً اَوْ عَظْمًا اَوْ اَمَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے۔ لا الہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کانٹا یا ہڈی ہٹا دے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر اس،

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی جان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا ہے۔ (مسلم)

۱۸۰۴/۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّفِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ كَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی تکمیل کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہوگا۔ اس طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہوگا۔ (مسلم)

۱۸۰۵/۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاٰخَرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر کر دودھ دے کسی کو عاریت دینا صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۰۶/۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پرندہ یا چرندہ فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (متفق علیہ لیکن مسلم کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے اس میں ہے جو چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے)۔

۱۸۰۷/۱۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَاْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ اَجْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس وجہ سے بخشی گئی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا ہانپ رہا تھا یہ دیکھ کر اس عورت نے اپنا موزہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھی اور (کنوئیں سے) پانی نکالا اور اسکو پلایا اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش ہوگئی اس موقع پر صحابہ نے دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا ہر زندہ جگر کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۱۸۰۸/۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بلّی کے بند رکھنے کی وجہ سے عذاب کیا گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مرگئی تھی اور وہ عورت نہ تو اسکو غذا دیتی تھی، اور نہ اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زمینی جانوروں سے اپنی غذا حاصل کرلیتی (متفق علیہ)

۱۸۰۹/۱۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰی ظَهْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ لَاُنَحِّیَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گزر ایسے درخت پر ہوا جس کی شاخ لٹکی ہوئی تھی اور راستہ روکتی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹادوں گا تا کہ اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنّت کا سبب بنا۔ (متفق علیہ)

۱۸۱۰/۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّةِ فِیْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِیْقِ كَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنّت میں آزادی سے گھومتا تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

۱۸۱۱/۱۸ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اِتَّقُوا النَّارَ فِیْ بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت ابوبرزہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے فائدہ پہنچے تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔ (مسلم صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب عدی بن حاتم کی روایت جو اتقوا النار سے شروع ہوتی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوۃ میں ذکر کریں گے)

دوسری فصل

۱۸۱۲/۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ مَا قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپکے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کرلیا کہ یہ چہرہ (خاکم بدہن) کسی جھوٹے کا نہیں ہوسکتا اسوقت آپنے سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا

MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

رحمٰن کی عبادت کرو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، سلام کو پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۸۱۴/۲۱ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دردناک موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

۱۸۱۵/۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَآءِ اَخِيْكَ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا صدقہ ہے اسی طرح اپنے ڈول سے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد، ترمذی)

۱۸۱۶/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَّاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيْءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَّاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکرانا صدقہ ہے تمہارا نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھٹکے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے صدقہ کے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور ہڈی ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۱۸۱۷/۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہو گیا ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہٰذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور اس کو ام سعد کے نام سے موسوم کیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۸۱۸/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھوکے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا، اور جو مسلمان اپنے پیاسے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) مہر لگی شراب سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

۱۸۱۹/۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی نیکی یہی نہیں کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب پھیرا جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۲۰/۲۷ وَعَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت بہیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی میں نے پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جسکو منع کرنا جائز نہیں آپ نے فرمایا نمک میں نے پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

۱۸۲۱/۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھالیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(دارمی)

۱۸۲۲/۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو (عاریتاً) دودھ کا جانور یا چاندی (قرض) دی یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

۱۸۲۳/۳۰ وَعَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْيِهِ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ اِلَيَّ

حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شخصیت کی جانب رجوع ہوتے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اسکے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مُردوں کیلئے ہے تم السلام علیک کہو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کا رسول ہوں جسکو مصیبت میں پکارنے سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر خشک سالی سے واسطہ ہوتا ہے تو اس سے رجوع ہونے پر بارش ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تمہاری سواری گم ہوجائے تو اسکو پکارو وہ سواری کو واپس کردیگا اسوقت میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قَالَ لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَّلَا عَبْدًا
وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ
وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ
مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ فَاِنْ
اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا
مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُؤٌ
شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ
فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ
رَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَكُوْنُ
لَكَ اَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهٗ عَلَيْهِ)

١٨٢٤ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
٣١
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا
قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

١٨٢٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
٣٢
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ
فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

١٨٢٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلٰثَةٌ
٣٣
يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ
يَّتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ
شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ
فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ اَحَدُ رُوَاتِهٖ اَبُوْبَكْرِ بْنُ
عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ۔

١٨٢٧ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
٣٤
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُّبْغِضُهُمُ اللّٰهُ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ
بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو نبی علیہ السلام نے اسوقت فرمایا نیکی کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیکی ہے اور اپنی تہبند (پاجامہ) کو نصف پنڈلی تک اٹھاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھو اور تم پاجامہ کو لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلائے تو تم اسکی اس غلطی پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وبال اسی پر ہوگا (ابوداؤد اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور دوسری روایت کے مطابق اسطرح ہے کہ دوسروں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں اجر ملے گا ۲

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول خدا نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا بچا تو انہوں نے فرمایا صرف شانہ باقی رہا ہے تب سرکار نے فرمایا سوائے شانے کے سب کچھ بچا ہے (صاحب ترمذی نے اسے ۳

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہنانے والا حفظ و امن میں رہے گا۔ (احمد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ایک تو وہ جو رات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن کرتا ہے اور دوسرا وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ کرکے چھپاتا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا از بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اور تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھی میدان جنگ سے بھاگ گئے لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر ڈٹا رہا (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابوبکر ۴

حضرت ابوذر روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک قوم کے پاس آکر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں کی آپس کی قرابت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائل کو کچھ نہیں دیتی

۲ اور اس پر وبال ہوگا) ۳ حدیث کو صحیح کہا ہے) ۴ بن عیاش بہت غلطی کرنے والے ہیں)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِىْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِىْ وَيَتْلُوْ اٰيَاتِىْ وَرَجُلٌ كَانَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَلَقِىَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِىْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِىُّ الظَّلُوْمُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ وَالثَّلٰثَةُ يُبْغِضُهُمْ)

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے آگر اس سائل کے سوال کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جسکا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا کسی اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک قافلہ کے ساتھ مصروف سفر ہے اور رات کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب غلبہ نہیں ہوتا پھر جب رکتے ہیں تو سب تو محو خواب ہوتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں تضرع وزاری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے جو دشمن کے مقابلہ پر لشکر میں ہے لیکن لشکر کو ہزیمت ہوئی سب بھاگ گئے لیکن یہ تنہا ہی دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ گیا یہاں تک کہ کامیابی حاصل کی یا موت سے ہمکنار ہوا اور وہ تین جن سے اللہ ناراض ہوتا ہے وہ یہ ہیں بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ظالم مالدار (ترمذی نسائی) صاحب نسائی نے مبغوض لوگوں کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

۱۸۲۸
۳۵
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَآءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمِ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَىْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ فِىْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کناروں پر ٹھونک دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب ہوئے اور انہوں نے رب سے سوال کیا خداوندا کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ قوت والی ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ آگ ہے فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوندا! کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے۔ فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔ فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب معاذ سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۸۲۹
۳۶
عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے جوڑا دو دو چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے تمام دربان اس کو اپنے پاس کی نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

قُلْتُ وَكَيْفَ ذَالِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَ إِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

کہ یہ کس طرح ہو گا تو سرکار دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں۔ (نسائی)

۱۸۳۰ / ۳۷ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی علیہ السلام کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرنا ہو گا۔ (احمد)

۱۸۳۱ / ۳۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ۔ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَالِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر کھانے میں دریا دلی کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو کھانے میں فراخی عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں ہم اس پر عمل کیا اور تجربہ کیا تو ہم نے ایسا ہی پایا (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں حضرات ابوہریرہ اور ابوسعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)

۱۸۳۲ / ۳۹ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَ عِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ملتا ہے تو آپ نے فرمایا دو نا در دو نا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے زیادہ بھی ہے۔ (احمد)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

بہترین صدقہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۳۳ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيْمٍ وَحْدَهُ)

حضرات ابوہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (بخاری اور امام مسلم نے صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)

۱۸۳۴ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَ هُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور امید اجر رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بمنزلہ صدقہ کے ہے۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

١٨٣٥ / ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا اَلَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٨٣٦ / ٤ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

١٨٣٧ / ٥ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِيْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٨٣٨ / ٦ وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهٖ فَاسْئَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِيْ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهٗ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو تو اجروثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجروثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہے اور بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستہ میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد ہیں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو اور جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگرچہ اپنے زیوروں ہی سے [* زینب کہتی ہیں یہ سن کر میں گھر آئی اور اپنے شوہر جناب عبداللہ بن مسعود سے] کہا آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جائیں اور نبی علیہ السلام سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی ہے کہ میں آپ کے اوپر خرچ کروں ورنہ میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرو چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ بلال ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی علیہ السلام سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا ہمارے لئے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان یتیموں پر جو ہماری گودوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہمارا نام نہ بتانا چنانچہ جناب بلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زینب ہیں تو سرکار دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زینب جناب بلال نے فرمایا عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ تب آپ نے فرمایا ان کے لیے دو اجر ہیں ایک اجر قرابت کا اور دوسرا صدقہ کا۔
(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۸۳۹/۷ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ۔

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو زیادہ ثواب ملتا۔
(متفق علیہ)

۱۸۴۰/۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

۱۸۴۱/۹ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۸۴۲/۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے فرمایا کم سرمایہ والے کا کار خیر میں کوشش کرنا اور کار خیر میں اس سے ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے (ابوداؤد)

۱۸۴۳/۱۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَّهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوہرے اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۸۴۴/۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ دِیْنَارٌ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی اَھْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْہُ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حاضر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) تبی علیہ السلام نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی ہے تو آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو سائل نے کہا کہ دو دینار کے علاوہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ تین سے ایک اور زیادہ بھی ہے تو آپ نے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کر یہ سن کر اس نے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب سرکار نے فرمایا اب تمہیں اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابوداؤد نسائی)

۱۸۴۵ ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَّہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُّسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتا ہے پھر آپ نے فرمایا اور اسکے بعد دوسرا بہتر شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر گوشہ عافیت اختیار کرتا ہے اور اسپر جو حقوق اللہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اور اب اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں میں سے بدترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اسکو نہ دے (ترمذی، نسائی، دارمی)

۱۸۴۶ ۱۴ وَعَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ۔

(رَوَاہُ مَالِكٌ وَالنَّسَآئِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ مَعْنَاہُ)

حضرت ام بجید روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو کچھ دے کر واپس کرو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (مالک، نسائی، ترمذی۔ اور ابوداؤد نے مفہوم حدیث کو روایت کیا ہے)

۱۸۴۷ ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْہُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِیْبُوْہُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَیْكُمْ مَّعْرُوْفًا فَكَافِئُوْہُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْہُ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْہُ۔

(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو۔ اور جو اللہ کے نام پر سوال کرے اس کو پورا کر دو اور جو اللہ کے لیے تم کو بلائے تو اس کو قبول کرو۔ اور جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد، نسائی)

۱۸۴۸ ۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسْاَلُ بِوَجْہِ اللّٰہِ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۸۴۹ ۱۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَكْثَرَ

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں جناب طلحہ کے پاس سب سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب امواله الیه بیرحاء وکانت مستقبلۃ المسجد وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها طیب قال انس فلما نزلت هذه الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحۃ الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان الله تعالی یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانها صدقۃ لله تعالی ارجو برها وذخرها عند الله فضعها یا رسول الله حیث اراک الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بخ بخ ذالک مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول الله فقسمها ابو طلحۃ فی اقاربه وبنی عمه۔ (متفق علیه)

زیادہ کھجوریں ہوتی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ بیرحاء والا باغ جو مسجد نبوی کے عین مقابل تھا بہت محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر اس باغ میں جا کر اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیرحاء والا باغ سب سے زیادہ پسند ہے لہٰذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ آپ اس کا جو چاہیں کریں۔ اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا شاباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو تم نے کہا ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اس کے بعد ابو طلحہ نے اس کو اپنے چچا زاد بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۰/۱۸ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصدقۃ ان تشبع کبدا جائعا۔ (رواه البیهقی فی شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

باب ما تنفق المرأۃ من مال زوجها

خاوند کے مال سے بیوی کا خرچ

پہلی فصل

۱۸۵۱/۱ عن عائشۃ قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتها غیر مفسدۃ کان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما کسب وللخازن مثل ذالک لا ینقص بعضهم اجر بعض شیئا۔ (متفق علیه)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ پر خرچ کرتی ہے اور فضول خرچی نہیں کرتی تو اسکو خرچ کے مطابق اجر ملتا ہے اور اسکے شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی وجہ سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (متفق علیہ)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۸۵۲
۲
وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت مصرف خیر میں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔
(متفق علیہ)

۱۸۵۳
۳
وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ اتنا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کہا جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔
(متفق علیہ)

۱۸۵۴
۴
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناگہانی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۵۵
۵
عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَالِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

۱۸۵۶
۶
وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِّسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلٰى اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلند قامت خاتون نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے مال میں سے کیا (خرچ کرنا) حلال ہے تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھاؤ بھی اور ہدیہ بھی دو۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۱۸۵۷ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِي مَوْلَايَ
اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَنِي مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ
فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَدَعَاهُ
فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهُ
فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا
فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَصَدَّقُ مِنْ
مَّالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب عمیر مولیٰ ابی اللحم کے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے آقا نے کہا کہ میں ان کے لیے گوشت پکاؤں اس دوران ایک فقیر آیا تو میں نے اس کو اس میں سے دیدیا میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے مجھ کو مارا میں نے آکر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپنے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کیوں مارا تو انھوں نے کہا کہ یہ بغیر میری اجازت کے میرا کھانا دیدیتا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں اسطرح ہے کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے صدقہ کر سکتا ہوں تو آپنے فرمایا ہاں! اور اس کا ثواب تم دونوں کو آدھا آدھا ملیگا (مسلم)

بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

۱۸۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ
فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ
اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي
صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ
كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ
فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کی راہ میں کسی کو گھوڑا دیا لیکن وہ شخص اسکی حفاظت نہ کر سکا تو آپنے اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو سستے داموں بیچ ڈالیگا لہٰذا میں نے رسولِ خدا سے اجازت طلب کی تو آپنے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدو چاہے وہ ایک درہم کا ہی دے کیونکہ اپنے کئے ہوئے صدقہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۵۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّي بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ
وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ
عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس وقت میں رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اسوقت ایک خاتون آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی لیکن اُن کا انتقال ہو گیا تو سرکار نے فرمایا تمہارے لیے اجر واجب ہو گیا اور انکی موت نے تم پر میراث واپس کر دی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ اُن کے ذمہ ایک ماہ کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں آپنے فرمایا رکھ لو اس خاتون نے پھر کہا کہ انھوں نے حج بھی نہیں کیا تھا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَقَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں! تم اُن کی طرف سے حج کرو ۔ (مسلم)

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

پہلی فصل

١٨٦٠ ١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ۔ (متفق علیہ)

١٨٦١ ٢ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّآئِمُوْنَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ۔ (متفق علیہ)

١٨٦٢ ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ۔ (متفق علیہ)

١٨٦٣ ٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک کر دیا جاتا ہے ماسوا روزہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے ۔ اور روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں ایک خوشی اسکو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی ۔ اور روزہ دا

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ فحش بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو گالی دے تو اس کو چاہیئے کہ گالی دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۴ (۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور البتہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے بھلائی کو طلب کرنے والے آگے بڑھ اور برائی کو طلب کرنے والے ٹھہر جا اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ۔ احمد نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ (۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ نے تم پر اس مہینہ کے روزے فرض فرمائے۔ اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد۔ نسائی)

۱۸۶۶ (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ کہے گا خداوندا میں نے اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا تھا للہٰذا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ قرآن کریم کہے گا میں نے اسکو رات میں سونے سے روکے رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما للہٰذا ان دونوں کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

١٨٦٧ / ٨ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

١٨٦٨ / ٩ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ۔

١٨٦٩ / ١٠ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ

شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو رسول خدا نے فرمایا بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بدنصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرکار دو عالم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جو ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو نفل مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ستر فرض ادا کیے یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کی جزا جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کروانے کا سبب ہے۔ افطار کرانے والے کے لیے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھلائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو دخول جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت کا درمیانی حصہ مغفرت کا اور آخری حصہ نار دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نار دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب ماہ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائل

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کُلَّ اَسِیْرٍ وَّ اَعْطٰی کُلَّ سَآئِلٍ ۔

کو کچھ نہ کچھ دیتے ۔

۱۸۷۰ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَّأْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ هَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْیُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْیُنُهُمْ بِنَا رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت کو ابتدائے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے حور عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کہتی ہیں خداوندا اپنے بندوں میں ہمیں ایسے خاوند عطا فرما جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں (مذکورہ بالا تینوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

۱۸۷۱ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَهِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کیا بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

بَابُ رُؤْیَۃِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کا بیان

پہلی فصل

۱۸۷۲ / ۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند کو نہ دیکھ لو اسی طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابر آلود ہو تو اندازہ کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۳ / ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔
(متفق علیہ)

۱۸۷۴ / ۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ایسی قوم ہیں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے مہینہ اس طرح

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ الثَّلٰثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد عقد انامل کے طریقہ پر بناتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انتیس دن کا اور ایک تیس دن کا (متفق علیہ)

۱۸۷۵/۴ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کبھی ناقص یا ناکمل نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

۱۸۷۶/۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کرسکتا ہے (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۷۷/۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان ہوجائے تو روزے نہ رکھو۔ (دارمی)۔

۱۸۷۸/۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان سے کرو۔ (ترمذی)

۱۸۷۹/۸ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان اور رمضان کے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

۱۸۸۰/۹ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شک والے دن (یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۱۸۸۱ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی علیہ السلام نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! تب نبی علیہ السلام نے جناب بلال سے فرمایا کل کے روزہ کا اعلان کردو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ دارمی)

۱۸۸۲ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ رَاَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں نے چاند دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

تیسری فصل

۱۸۸۳ / ۱۲ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے اتنا کسی مہینہ کی تاریخوں کا اہتمام نہ فرماتے رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر انتیس کو ابر ہوتا تو تیس دن پورے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۸۸۴ / ۱۳ وَعَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالبختری روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے جب ہم بطن نخلہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا اسوقت بعض آدمی کہنے لگے کہ یہ تین رات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ لہٰذا ہم نے جناب ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین رات کا چاند ہے۔ بعض کہتے ہیں دو رات کا۔ جناب ابن عباس نے دریافت کیا تم نے چاند کب دیکھا - - - - - - - ہم نے بتایا فلاں رات کو دیکھا تھا۔ اسوقت جناب ابن عباس نے فرمایا رسول خدا نے چاند دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے اور وہ اسی رات کا ہے جب تم نے دیکھا ایک اور روایت میں جناب ابوالبختری نے اسطرح نقل کیا ہے کہ ہم نے ذات عرق میں دیکھا تو ہم نے معلومات کیلئے جناب ابن عباس کے پاس ایک شخص کو بھیجا تو اس شخص سے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ رسول خدا نے اسکی دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے یعنی جب تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔

MARKAZ ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

۱۸۸۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَۃً۔
۱
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھایا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتٰبِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ۔
۲
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے

(مسلم)

۱۸۸۷ وَعَنْ سَھْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔
۳
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ۔
۴
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کرلے۔ (متفق علیہ)

۱۸۸۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِّثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔
۵
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (لگاتار روزوں) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب سرکار دوعالم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَفَہٗ عَلٰی حَفْصَۃَ مَعْمَرٌ وَّ
۶

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ معمر۔ زبیدی ابن عیینہ یونس ایلی سب نے اس حدیث کو

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الزُّبَیْدِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَۃَ وَیُوْنُسُ الْاَیْلِیُّ کُلُّھُمْ عَنِ الزُّھْرِیِّ۔

ام المومنین حضرت حفصہ تک موقوف کیا ہے۔)

۱۸۹۰/۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سنے اور اس کے ہاتھ میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرلے۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۱/۸ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں سے ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

۱۸۹۲/۹ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ غَیْرُ التِّرْمِذِیِّ) فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) لیکن برکت کا لفظ صرف صاحب ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۹۳/۱۰ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَیْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تُمَیْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ملتیں تو خشک کھجور (چھوارہ) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی موجود نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابوداؤد و صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

۱۸۹۴/۱۱ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمُحْیِ السُّنَّۃِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ صَحِیْحٌ)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو سامان جنگ دیا تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا (جتنا کہ ان دونوں کو) بیہقی در شعب الایمان اور محی السنۃ نے شرح السنہ میں اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

۱۸۹۵/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے پیاس جاتی رہی رگیں تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگیا۔ (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۱۸۹۶ / ۱۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذ بن زہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو کہتے: اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔ اسے ابوداؤد نے مرسلاً روایت کیا۔

تیسری فصل

۱۸۹۷ / ۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۸۹۸ / ۱۵ وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْنَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ یُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَیُّهُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰکَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰی۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوعطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے) ام المومنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں عجلت کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسولِ خدا کا عمل بھی یہی تھا۔ (مسلم)

۱۸۹۹ / ۱۶ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی السَّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَی الْغَدَآءِ الْمُبَارَكِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔ (ابوداؤد، نسائی)

۱۹۰۰ / ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔ (ابوداؤد)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ تَنْزِيْهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱
۱
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے (بخاری)

۱۹۰۲
۲
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں تقبیل بھی فرماتے اور ملاست بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۳
۳
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت احتلام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔
(متفق علیہ)

۱۹۰۴
۴
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۵
۵
وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیئے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۶
۶
وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اسوقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کی ہے سرکار نے فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا دو مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہو کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَالِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بیٹھے رہے ہم بھی وہیں حاضر رہے اسی دوران نبی علیہ السلام کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب آپ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا اس طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۰۷ ۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اُن کے ساتھ تقبیل فرماتے اور انکی زبان بھی چوس لیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۱۹۰۸ ۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ ملامست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمادیا کیونکہ جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)

۱۹۰۹ ۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا أُرَاهُ مَحْفُوظًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطراری طور پر قے آجائے تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص خود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

۱۹۱۰ ۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ

حضرت معدان بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق میں نے جناب ابوالدرداء سے سنا ہے کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں قے ہوئی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا راوی کہتے ہیں میری ملاقات جناب ثوبان سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی تو میں نے ان سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کہا کہ جناب ابوالدرداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسولِ خدا نے قے کی اور روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے درست فرمایا میں نبی علیہ السلام کو وضو کرا رہا تھا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ دارمی)

۱۹۱۱ / ۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۱۹۱۲ / ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِي أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَأَبُوْعَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولِ خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوعاتکہ راوی ضعیف ہے)

۱۹۱۳ / ۱۳ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ)

صحابہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا یا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے۔ (مالک۔ ابوداؤد)

۱۹۱۴ / ۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ)

حضرت شداد بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگوا رہا تھا یہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کے روزے ٹوٹ گئے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ شیخ الاسلام محی السنہ نے فرمایا کہ جو لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور لگوانے والا دونوں افطار کے درپے ہوتے ہیں سینگی لگوانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے اور لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیٹ میں چلا جائے۔

۱۹۱۵ / ۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر روزے رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ اور امام بخاری نے اس حدیث کو مقدمۃ الباب میں روایت کیا ہے۔ لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوالمطوس

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے)

۱۹۱۶ (۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ فِيْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں ملتا (دارمی اور لقیط بن صبرہ کی حدیث وضو کی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۹۱۷ (۱۷) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زَيْدٍ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پچھنا لگوانے قے آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۸ (۱۸) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِلَّا مِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سینگی لگوانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف کمزوری کی وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۹ (۱۹) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سینگی لگواتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا تھا اور رات کو سینگی لگواتے تھے۔

۱۹۲۰ (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضِيْرُهٗ اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهٗ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اِنَّهٗ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُّنْهٰى عَنْهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کے لیے منہ میں پانی لیکر پھینک دے تو یہ عمل اسکے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس بقیہ پانی کو نگل لے اسیطرح روزہ کی حالت میں مصطگی نہ چبائے اور اگر اسکا لعاب نگل لے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ افطار کرلے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا ہے۔ (امام بخاری نے مقدمۃ الباب میں نقل کیا ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ
مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی جو کثرت سے روزہ رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو روزہ رکھو اور چاہو افطار کرو۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۲ (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَۃَ مَضَتْ مِنْ شَہْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ یَعِبِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سولہ رمضان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہم میں بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا روزہ رکھنے والوں نے نہ رکھنے والوں پر اعتراض کیا اور نہ ہی روزہ رکھنے والوں نے روزہ نہ رکھنے والوں پر کوئی اعتراض کیا (مسلم)

۱۹۲۳ (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ایک جگہ اژدہام دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے تو آپ کو بتایا گیا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں (متفق علیہ)

۱۹۲۴ (۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِیَۃَ وَسَقَوُا الرِّکَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے روزے تھے بعض کے نہیں ایک گرمی کے دن جب ہم نے پڑاؤ کیا تو روزہ دار گر پڑے اور نہ رکھنے والے کھڑے رہے اور انہوں نے ہی خیمے لگائے سواریوں کو پانی پلایا اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔ (متفق علیہ)

۱۹۲۵ (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَہٗ اِلٰی یَدِہٖ لِیَرَاہُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰی قَدِمَ مَکَّۃَ وَذٰلِکَ فِیْ رَمَضَانَ فَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جا رہے تھے۔ جب آپ عسفان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ افطار کر لیا پھر آپ مکہ آ گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے لہٰذا جو چاہے روز

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

رکھے اور جو چاہے افطار کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد افطار کیا)

دوسری فصل

۱۹۲۶ (۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف نماز معاف فرما دی مسافر، حاملہ عورت اور بچے کو دودھ پلانے والی کے لیے روزہ کو معاف کر دیا۔
(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۱۹۲۷ (۷) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیئے کہ وہ روزہ رکھے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۹۲۸ (۸) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب قافلہ کراع الغمیم تک پہنچا تو صحابہ نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ گنہگار ہیں۔ (مسلم)

۱۹۲۹ (۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مقیم کے لیے روزہ نہ رکھنا۔
(ابن ماجہ)

۱۹۳۰ (۱۰) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں کیا مجھے گناہ ہوگا تو نبی علیہ السلام نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت (اجازت) ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو محبوب رکھتا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزہ کی قضاء کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۱ ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِي الشُّغُلَ مِنَ النَّبِيِّ اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں صرف شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی ۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲ ۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خاتون کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی کو شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے ۔ (مسلم)

۱۹۳۳ ۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزہ کی تو قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں ۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا ۔ (مسلم)

۱۹۳۴ ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اسکا ولی روزوں کی قضا کرے ۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۳۵ ۵ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص مرا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۱۹۳۶ / ۶ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ۔ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطا)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفل روزوں کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۷ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ افطار نہ کریں گے اور اگر افطار کرتے یعنی روزے چھوڑتے تو ہمیں خیال ہونے لگتا کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے آپ کو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اسی طرح شعبان کے مہینہ میں سب سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینہ میں کم ہی کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۸ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُومَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورے مہینے روزے نہ رکھے ہوں، یہاں تک کہ آپ واصل بحق ہوتے۔ (مسلم)

۱۹۳۹ / ۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ یا تو میں نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے کسی سے فرمایا اے فلاں کے بیٹے کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لینا۔ (متفق علیہ)

۱۹۴۰ / ۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے ہیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اور فرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی نماز ہے۔ (مسلم)

1941/5 وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشورا کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

1942/6 وَعَنْهُ قَالَ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس دن کی تو یہود ونصاریٰ عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مسلم)

1943/7 وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یوم العرفہ کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارہ میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ ہے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا آپ اسوقت میدان عرفات میں اونٹ پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے وہ دودھ پی لیا۔ (متفق علیہ)

1944/8 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

1945/9 وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ

حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اسکی بات سے اسوقت آپکے چہرہ پر غصّے کے آثار نمودار ہوتے جب حضرت عمر نے سرکار کے انداز کو دیکھا تو فوراً یہ کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کی وہ بار بار تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپکا غصہ دور ہو گیا تب جناب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سارے سال روزے رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ تو اسنے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسنے روزہ بھی نہیں رکھا اور افطار بھی نہیں کیا (راوی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ذَالِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَالِكَ صَوْمُ دَاؤُدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے۔ حضرت عمر نے پھر معلوم کیا کہ اسکے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے۔ رسولِ خدا نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے آپنے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اسکی طاقت مل جاتی۔ اسکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے (پورے مہینہ کے) یہ سارے سال کے روزوں کے برابر ہیں اور یوم عرفہ کے روزہ کے بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے اُمید ہے کہ اسکی وجہ سے ایک سال پہلے اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلہ میں امید ہے کہ اس کی وجہ سے سال گزشتہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

۱۹۴۶ / ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُّ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر پہلی وحی آئی (مسلم)

۱۹۴۷ / ۱۱ وَعَنْ مُّعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُّبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دوبارہ سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپ یہ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن کون سے ہوں۔ (مسلم)

۱۹۴۸ / ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

۱۹۴۹ / ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی ممانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

۱۹۵۰ / ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔

(متفق علیہ)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

1951/15 وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

1952/16 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اُس سے بعد والے دن کا بھی۔ (متفق علیہ)

1953/17 وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو۔ اور دنوں میں روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے معمولات کے دن جمعہ کا دن آ جائے۔ (مسلم)

1954/18 وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

1955/19 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوٗدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ وَّاقْرَاْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَّرَّةً وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے اور تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے۔ جس نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور ہر مہینہ کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہٰذا ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھو اور ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو صوم داؤد ہیں یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۹۵۶ / ۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی نسائی)

۱۹۵۷ / ۲۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا میں یہ چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔ (ترمذی)

۱۹۵۸ / ۲۲ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تم روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

۱۹۵۹ / ۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی۔ نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔

۱۹۶۰ / ۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

۱۹۶۱ / ۲۵ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۹۶۲ / ۲۶ وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی اور نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (شوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الدَّھْرَ کُلَّہٗ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

اگر ان دنوں میں تم نے روزے رکھے تو گویا تم نے ہمیشہ روزے رکھے (ابوداؤد، ترمذی)

۱۹۶۳/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَۃَ بِعَرَفَۃَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نو ذی الحجہ کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۹۶۴/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِہِ الصَّمَّآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَۃٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَۃٍ فَلْیَمْضَغْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن جناب صماء سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو اگر تمہیں انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی ہی مل جائے تو اس کو چبالو۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

۱۹۶۵/۲۹ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

۱۹۶۶/۳۰ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُّرْسَلٌ وَّذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّۃِ۔

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر محنت و مشقت کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جناب ابوہریرہ کی حدیث مامن ایام احب الی اللہ والی قربانی کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

۱۹۶۷/۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَوَجَدَ الْیَھُوْدَ صِیَامًا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ تَصُوْمُوْنَہٗ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ اَنْجَی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَقَوْمَہٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَہٗ فَصَامَہٗ مُوْسٰی شُکْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ رَسُوْلُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام شکر الٰہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا آپ نے

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

۱۹۶۸/۳۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور اتوار کو روزہ رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

۱۹۶۹/۳۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے ترغیب دلاتے اور ہماری نگرانی بھی فرماتے تھے۔ (مسلم)

۱۹۷۰/۳۴ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَّمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ چار عمل ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے، عاشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (نو دن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت نماز کی ادائیگی۔ (نسائی)

۱۹۷۱/۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کبھی افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

۱۹۷۲/۳۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَّزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۹۷۳/۳۷ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے مگر ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو۔ ان کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو اسوقت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں (احمد، ابن ماجہ)

۱۹۷۴/۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضامندی کے حصول کے لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَّهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت کہ ایک کوّا اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۷۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد) پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں حیس ہدیہ میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ کی حالت میں کی تھی اس کے بعد آپ نے حیس کھایا۔ (مسلم)

۱۹۷۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ فَقَالَ اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهِ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهَا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوروں کو اس کے برتن میں اور گھی کو اس کی مشک میں واپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ نے مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل) نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے ام سلیم اور ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ (بخاری)

۱۹۷۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی حالت میں ہو تو وہ یہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو بلانے والے کیلئے دعاء برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

دوسری فصل

۱۹۷۸ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهٗ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَآئِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَآئِمَةً فَقَالَ الصَّآئِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهٖ اِنْ شَآءَ صَامَ وَاِنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

۱۹۷۹ (٥) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَآئِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّا كُنَّا صَآئِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِّنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَآئِشَةَ مُرْسَلًا وَّلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا اَصَحُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ)

۱۹۸۰ (٦) وَعَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَآئِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّآئِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى يَفْرَغُوْا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

جب کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں اسی وقت خادمہ ایک برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن جناب ام ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اسکے بعد کہنے لگیں یا رسول اللہ میں نے تو افطار کر لیا حالانکہ میں تو روزہ سے تھی۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا یہ روزہ قضا کا تھا ام ہانی نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی مضائقہ نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں ام ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار رہے چاہے روزہ کو مکمل کرے یا افطار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزے سے تھیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھا لیا اس پر جناب حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھیں ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھا لیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بعد کو اسکی قضا کر لینا (ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حفاظ حدیث کی ایک جماعت کے حوالہ سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند صحیح ہے لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام زمیل نے حضرت عروہ اور ام المومنین حضرت عائشہ کے حوالہ سے روایت کیا ہے)

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپکے لیے کھانا منگایا نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اسکے لئے انکے فارغ ہونے تک دعا کرتے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۱۹۸۱ (٧) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رسول خدا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاءَ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کی خدمت میں صبح حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ تو جناب بلال نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ دار ہوں اسوقت نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے اے بلال تمہیں معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح میں مصروف رہتی ہیں۔ اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔

(شعب الایمان)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

پہلی فصل

۱۹۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

۱۹۸۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا۔ اس سلسلہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے خوابوں میں مماثلت دیکھتا ہوں تم میں سے شب قدر کا متلاشی شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

۱۹۸۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (خصوصیت کے ساتھ) پچیسویں، ستائیسویں، اور انتیسویں راتوں میں۔

(بخاری)

۱۹۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف چھوٹے خیمہ میں کیا اس اعتکاف کے دوران سر مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا تو میں لیلۃ القدر کو

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ
فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ
اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ
اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ
اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ مِّنْ صَبِيْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا
فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ
فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ
فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ
صَبِيْحَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنٰى وَ
اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ
وَالْبَاقِيْ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ
لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔　(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۶ / ۵ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ
فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ
يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ
النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي
الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ
لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ
شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ
اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۷ / ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا
يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔　(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۸۸ / ۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَ
اَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔　(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ اب جو میری سنّت کے اتباع میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گیلی کیچڑ جیسی زمین میں محو سجدہ ہوں لہٰذا تم اس (لیلۃ القدر) کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کیچڑ ہوئی تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ (امام مسلم کی روایت میں صرف عشر اواخر تک کا ذکر ہے اور مکمل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے اور جناب عبداللہ بن انیس کی روایت میں یہ مذکرہ تیئسویں رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زر ابن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپکے بھائی جناب عبداللہ ابن مسعود یہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزانہ شب بیداری کرتا ہو وہ لیلۃ القدر کو پالے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا ہے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بھی آخری عشرہ میں اور ستائیسویں شب کو ہے (لوگ صرف اسی رات کو عبادت کریں گے) پھر جناب ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ ستائیسویں شب کو ہے راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ اے ابو المنذر اتنے یقین سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کی وجہ سے یا نشانی کی وجہ سے (شک راوی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اس دن سورج اسطرح طلوع ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کر باندھ لیتے اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو جگاتے۔ (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

دوسری فصل

۱۹۸۹ / ۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑھو۔ (احمد۔ ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

۱۹۹۰ / ۹ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِيْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں اکیسویں تیئسویں۔ پچیسویں یا ستائیسویں، انتیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

۱۹۹۱ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابواسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوفاً روایت کیا)

۱۹۹۲ / ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ بَادِيَةً اَكُوْنُ فِيْهَا وَاَنَا اُصَلِّيْ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اُنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ قِيْلَ لِابْنِهٖ كَيْفَ كَانَ اَبُوْكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک رات بتا دیں تاکہ اس رات میں مسجد میں حاضر ہو جایا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیئسویں تاریخ کو مسجد میں آیا کرو۔ (راوی کہتے ہیں) جب جناب عبداللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے تھے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پاتے اور اس

تیسری فصل

۱۹۹۳ / ۱۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حجرہ سے باہر

MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِى التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں کے جھگڑے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب ممکن ہے کہ یہ بات تمہارے لیے بہتر ہو لہٰذا اب اس کو پچیسویں یا ستائیسویں اور انتیسویں میں تلاش کرو (بخاری)

۱۹۹۵ / ۱۳ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَآئِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَّذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِىْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى اللّٰهُ بِهِمْ مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِىْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ وَّفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ قَالَ مَلٰٓئِكَتِىْ عَبِيْدِىْ وَاِمَائِىْ قَضَوْا فَرِيْضَتِىْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَآءِ وَعِزَّتِىْ وَجَلَالِىْ وَكَرَمِىْ وَعُلُوِّىْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِىْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبرئیل ملائکہ کے جلو میں آتے ہیں اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے اللہ کی عبادت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے فخر و ناز سے فرماتا ہے اے فرشتو اس مزدور کے لیے کیا ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اسکا صلہ پوری مزدوری ہے جو اسکو ادا کی جائے۔ تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور بندیوں نے اپنے اوپر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے پکارتے اور دعا کرتے ہوئے عیدگاہ کی طرف نکلے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور علو مرتبت کی قسم میں انکی دعا قبول کروں گا اسوقت اللہ فرماتا ہے واپس ہو جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس بات کو نقل کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو ان کے گناہ بخشے جا چکے ہوتے ہیں۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

پہلی فصل

۱۹۹۶ / ۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرنے لگیں۔
(متفق علیہ)

۱۹۹۷ / ۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِىْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرَئِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِىْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو خصوصیات کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبرئیل رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام نبی علیہ السلام کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چلتی ہوئی تیز ہوا ۴ سے زیادہ تیز ہوتی (متفق علیہ)

۱۹۹۸/۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیقِ اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دو مرتبہ ہوا۔ آپ ہر سال (رمضان میں) دس دن اعتکاف فرماتے لیکن اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔ (بخاری)

۱۹۹۹/۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں کنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

۲۰۰۰/۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۰۰۱/۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعتکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اعتکاف فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

۲۰۰۲/۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۰۰۳/۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْاَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

٢٠٠٤ / ٩ وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ مجامعت کرے نہ اس کے ساتھ ملامست کرے نہ قضائے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

٢٠٠٥ / ١٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (مسجد میں) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی تھی۔
(ابن ماجہ)

٢٠٠٦ / ١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکوکار کہ اس کی نیکیاں ہی جاری رہتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کے فضائل

پہلی فصل

٢٠٠٧ / ١ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

٢٠٠٨ / ٢ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ پر بیٹھے تھے اسوقت آپ نے فرمایا تم میں سے کون بڑے کوہان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور زبردستی کے حاصل کی گئی ہوں ان پر وادی عقیق یا بطحان روزانہ جانا چاہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی دو آیتوں کی تلاوت کرتا ہے یا دو آیتیں کسی کو سکھاتا ہے تو یہ دو اونٹنیوں کو صدقہ کرنے سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِھِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

بہتر ہے اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ اونٹنیوں کے صدقہ سے بہتر

۲۰۰۹
۳
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْہِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَأُ بِھِنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں صحابہ نے عرض کیا بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آیتوں کی تلاوت نماز میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

۲۰۱۰
۴
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَّہٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترتیل اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو دقت کے ساتھ اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔ (متفق علیہ)

۲۰۱۱
۵
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں سے غبطہ حسد کرنا جائز ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) وہ جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۰۱۲
۶
وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا رِیْحَ لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس سنگترہ کی سی ہے جو عمدہ خوشبو رکھتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندرائن کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کڑوا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سنگترہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۱۳
۷
وَعَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر (عدم تعمیل) کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

۲۰۱۴
۸
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهٗ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اِقْرَاْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلٰى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اسید بن حضیر ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا سامنے بندھا ہوا تھا اس نے کودنا شروع کر دیا جب جناب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی رُک گیا جناب اسید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کودنے لگا جب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا پھر رُک گیا اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب اسید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہیں یہ گھوڑا بیٹے پر نہ گر جائے جس سے بچے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب اسید نے آکر سارا واقعہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے جناب اسید نے کہا مجھے یہ ڈر ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو نہ روند ڈالے کیونکہ میرا بچہ یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا لہٰذا میں نے اس کو سرکا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں اس طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب اسید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ [2] لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ (حدیث بالفاظ بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ایک جملہ بدلا ہوا ہے)

۲۰۱۵
۹
وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی سورہ کہف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب دو رسیوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہوتے رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماجرا سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۱۶ / ۱۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ قَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابو سعید بن معلی روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں مصروف نماز تھا (اس لیے حاضر نہ ہوا) اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔

۲۰۱۷ / ۱۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرے سا نہ بناؤ اور جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھگ جاتا ہے۔

(مسلم)

۲۰۱۸ / ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَیَایَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا یَسْتَطِیْعُهَا الْبَطَلَةُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور چمکتی ہوئی دو سورتیں بقرہ آل عمران کی تلاوت کرو یہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح سایہ فگن ہوں گی۔ پرندوں کی مانند دو صف بستہ ٹکڑیاں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھگڑا کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطل پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

۲۰۱۹ / ۱۳ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالْقُرْاٰنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِیْنَ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَیْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں اور اس پر سورۂ بقرہ اور آل عمران اس کے آگے چلتی ہوں گی اور وہ سرمئی یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دمک ہوگی یا وہ صف بستہ پرندوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۰
۱۴
وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ
كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ
قَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ
أَعْظَمُ قُلْتُ اللهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ
فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۱
۱۵
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِيْ آتٍ فَجَعَلَ
يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ مُحْتَاجٌ
وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ
عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ
فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ
وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ
فَجَآءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ
لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ دَعْنِيْ فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ لَّآ أَعُوْدُ
فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا
فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ شَكَا حَاجَةً
شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ
أَمَا إِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ
يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

کے لیے جھگڑا کریں گی۔
(مسلم)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ قرآن کریم کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کونسی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ آیت الکرسی۔ پس میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابومنذر! تمہیں یہ علم مبارک ہو۔
(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کر دیا لیکن میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گڑگڑا کر کہنے لگا کہ میں غریب عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا اے ابوہریرہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیالداری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس نے تم سے یقیناً جھوٹ بولا وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہٰذا میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے ہی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ زاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے آگیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا۔ رحم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا تمہاری رات قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیالداری سخت ضرورت اور حاجتمندی کا اظہار کیا میں نے رحم کرکے اسکو چھوڑ دیا یہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا لہٰذا میں پھر اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کیا تو میں نے اسکو پھر پکڑ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْکَ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمٰتٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰہُ بِھَا قَالَ اَمَا اِنَّہٗ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطٰنٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

اور کہا کہ آج تو ضرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وعدہ کرتا ہے کہ نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے یہ تیسری مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں ایک محافظ مل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا بات تو اس نے سچ کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

۲۰۲۲ / ۱۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَیْنَمَا جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنْ فَوْقِہٖ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ فَقَالَ ھٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْیَوْمَ لَمْ یُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَنَزَلَ مِنْہُ مَلَکٌ فَقَالَ ھٰذَا مَلَکٌ نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ لَمْ یَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْیَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَھُمَا لَمْ یُؤْتَھُمَا نَبِیٌّ قَبْلَکَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیْتَہٗ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل نے ایک آواز سن کر آسمان کی جانب توجہ کر کے کہا کہ یہ آسمان کے اس دروازہ کے کھلنے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ اس فرشتے نے بارگاہ نبوی میں آکر سلام عرض کیا اور کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ ان دونوں میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب ملے گا یا دعا کو قبول کیا جائے گا۔

(مسلم)

۲۰۲۳ / ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ مَنْ قَرَأَ بِھِمَا فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(متفق علیہ)

۲۰۲۴ / ۱۸ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشَرَ اٰیَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۱۹ وَسَلَّمَ أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ)

۲۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۲۰ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهٖ فِي صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهٗ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
۲۱ إِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

۲۰۲۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
۲۲ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
۲۳ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ

یا ذکر کے تلاوت کیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابوالدرداء ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ...... ایک رات میں تہائی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورۂ اخلاص کی تلاوت ثلث قرآن کے برابر ہے (مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابوسعید سے روایت کیا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ چھوٹے (لشکر) کا امیر بنا کر بھیجا یہ صاحب نمازوں میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرأت میں سورہ اخلاص پڑھتے۔ جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے آکر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت مرغوب ہے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتا دو کہ اللہ تعالٰی بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ قل ہو اللہ احد کو محبوب رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائیگی (ترمذی لیکن امام بخاری نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں اُن جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورہ فلق اور ناس کی ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے

www.waseemziyai.com
MAKTABAH AL-OLOOMIE ISLAMIA ACADEMY

يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذَالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

جہاں تک ہاتھ جاتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ باب المعراج میں ذکر کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰/۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے حجت کریگا اور قرآن کی ظاہری اور باطنی حیثیات ہیں۔ دوسری امانت، تیسری صلہ رحمی۔ امانت ندا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے مجھے قطع کیا (امانت نہ دی) اللہ تعالیٰ اسکو قطع کرے (شرح السنہ)

۲۰۳۱/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی تلاوت کر اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر ترتیل کے ساتھ جس طرح تو دنیا میں پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۲۰۳۲/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں وہ (دل) ویران گھر کی مانند ہے۔

(دارمی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

۲۰۳۳/۲۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہوں اور کلام الٰہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۴ / ۲۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمّٓ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيمٌ حَرْفٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔

۲۰۳۵ / ۲۹ وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ أَوَقَدْ فَعَلُوهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ أَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهٗ مَجْهُولٌ وَّفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ۔

۲۰۳۶ / ۳۰ وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی۔ اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

حضرت حارث اعور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد کی طرف سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیکار باتوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ معاملہ حضرت علی کے سامنے رکھا تو آپ نے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے، میں نے کہا بیشک تو جناب علی نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فتنہ واقع ہوگا اسوقت میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس سے خلاصی کس طرح ممکن ہے تو آپ نے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پچھلوں کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارے درمیان مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی بری بات نہیں جس متکبر نے اس قرآن کو چھوڑا اسکو اللہ ہلاک کرے گا اور جسنے اسکے علاوہ اور کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اسکو گمراہ کریگا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات باطل کی طرف ملتفت نہیں ہوتیں اس سے زبانیں ملتفت نہیں ہوئیں اور نہ اس سے علما سیر ہوئے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پرانا نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں نے اسکو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور بیساختہ کہہ اٹھے ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اسپر ایمان لائے جسنے اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا، اور جسنے اسپر عمل کیا وہ اجر و ثواب پائے گا اور جسنے اسکے مطابق فیصلہ دیا اسنے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھے راستہ کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں مجہول ہیں اور راوی حارث کا حال محل نظر ہے)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْرِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

قیامت کے دن اس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد و ابوداؤد)

۲۰۳۷/۳۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر قرآن کریم کو چمڑے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔
(دارمی)

۲۰۳۸/۳۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر یاد رکھا اور اس کے احکام کے مطابق حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کے ایسے دس افراد کے بارے میں اسکی شفاعت مقبول ہوگی جو شخص دوزخی تھے (احمد، ابن ماجہ، دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اسکے راوی حفص بن سلیمان قوی الحدیث نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہیں)

۲۰۳۹/۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَاِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ۔
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ مَا اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا تم نماز میں قرأت کس طرح کرتے ہو تو انہوں نے سورہ فاتحہ سنائی نبی علیہ السلام نے ان سے سورۂ فاتحہ سن کر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تورات انجیل و زبور اور قرآن کریم میں اس جیسی اور کوئی سورت نازل نہیں ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ اس قرآن کریم میں دوبار نازل ہوئی جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔
(دارمی میں صرف تورات و انجیل تک روایت ہوئی اور اس میں ابی بن کعب کا تذکرہ نہیں ہے لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حدیث حسن اور صحیح ہے)

۲۰۴۰/۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ فَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَّمَثَلُ مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سیکھو اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم کو سیکھنے اسکی تلاوت کرتے اور اسکے ساتھ قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جسطرح مشک کی تھیلی کو مکان میں جتنی مرتبہ لایا جاتا ہے تو اسکو معطر کر دیتی ہے اسکی مثال

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا) تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک کی تھیلی پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۲۰۴۱/۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلٰى إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی کی صبح تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۰۴۲/۳۶ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

(دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۲۰۴۳/۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کہف کی ابتدائی تین آیتوں کی تلاوت کی وہ فتنہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے)۔

۲۰۴۴/۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورۂ یٰسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس مرتبہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

(دارمی لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۲۰۴۵/۳۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یٰسین اور طٰہٰ کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورتوں کو سنا تو کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوں گی اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يُنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَ طُوْبٰى لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

مبارک ہیں وہ شکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ جاری ہوں گی۔

(دارمی)

٢٠٤٦/٤٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِىْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّعُمَرُ بْنُ اَبِىْ خَثْعَمٍ الرَّاوِىْ يُضَعَّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَّعْنِى الْبُخَارِيَّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدخان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عمر بن خثعم ضعیف الحدیث ہے اور امام بخاری نے فرمایا یہ شخص منکر حدیث ہے)۔

٢٠٤٧/٤١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِىْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّ هِشَامُ اَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِىْ يُضَعَّفُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے (صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ ہشام ابو المقدام راوی ضعیف ہے)۔

٢٠٤٨/٤٢ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَّرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک آیت ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد۔ دارمی بحوالہ خالد بن معدان مرسلاً لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

٢٠٤٩/٤٣ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ سُوْرَةً فِى الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِىَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شفاعت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورہ تبارک الذی ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

٢٠٥٠/٤٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَّهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَّقْرَاُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر بغیر جانے بوجھے خیمہ نصب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آئی جو سورہ تبارک الذی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیمہ لگانے والے صحابی نے آکر ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

یہ سورت اللہ کے عذاب کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۲۰۵۱ / ۴۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک الم تنزیل السجدہ اور سورہ تبارک الذی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

(احمد، دارمی لیکن امام ترمذی نے اور محی السنہ نے شرح السنہ میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مصابیح میں اس حدیث کو غریب بتایا گیا ہے)۔

۲۰۵۲ / ۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر سورہ اخلاص ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفرون (اجر میں) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

۲۰۵۳ / ۴۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللهُ بِهٖ سَبْعِينَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر سورہ حشر کی آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن بھر ہونے والے گناہوں کی مغفرت اور اس کے لیے طلب خیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کو اس دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۰۵۴ / ۴۸ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی کا قرض نہ ہو۔ (ترمذی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَلَمْ یَذْکُرْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ)

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق پچاس مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور اس میں قرض کا تذکرہ نہیں ہے)۔

۲۰۵۵/۴۹ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ یَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص جب سونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ دائیں کروٹ لیٹے اور سو بار سورہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے داہنی طرف سے جنت میں داخل ہوجا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۵۶/۵۰ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَأُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی میں نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔

(مالک۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۰۵۷/۵۱ وَعَنْ فَرْوَۃَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ فَاِنَّھَا بَرَاءَۃٌ مِّنَ الشِّرْکِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس چیز کی بابت بتائیں جو میں سوتے وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورۂ کٰفرون کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

۲۰۵۸/۵۲ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْجُحْفَۃِ وَالْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِیَتْنَا رِیْحٌ وَّظُلْمَۃٌ شَدِیْدَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَیَقُوْلُ یَا عُقْبَۃُ تَعَوَّذْ بِھِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِھِمَا

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر میں تھا اس دوران آندھی اور جھکڑ چلنے لگے تو آپ نے سورہ فلق اور ناس پڑھنی شروع کیں اور مجھ سے بھی فرمایا اے عقبہ تم بھی ان کے وسیلہ سے گناہ سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ حاصل نہیں کی۔

(ابوداؤد)

۲۰۵۹/۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خُبَیْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ لَیْلَۃِ مَطَرٍ وَّظُلْمَۃٍ شَدِیْدَۃٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَکْنَاہُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شدید بارش اور اندھیری میں حضور علیہ السلام کی تلاش میں باہر نکلے جب آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص اور معوذتین کی صبح و شام تین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ تمہارے

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

لیے ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی)

۲۰۶۰/۵۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورۃ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

(احمد۔نسائی۔دارمی)

تیسری فصل

۲۰۶۱/۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ وَغَرَائِبُهٗ فَرَائِضُهٗ وَحُدُوْدُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی ومطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام وحدود ہیں۔

۲۰۶۲/۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت عام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح وتکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ (نفل) روزہ سے بہتر ہے حالانکہ روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

۲۰۶۳/۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْاٰنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهٗ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔

حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجر کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

۲۰۶۴/۵۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَاُ كَمَا يَصْدَاُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح زنگ لگتا ہے جس طرح نمی کی وجہ سے لوہا زنگ پکڑتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی قلعی (زنگ دور کرنے) کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا (مذکورہ بالا چار حدیثوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۰۶۵/۵۹ وَعَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ فَاَیُّ اٰیَۃٍ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَکَ وَاُمَّتَکَ قَالَ خَاتِمَۃُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاِنَّھَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تَحْتِ عَرْشِہٖ اَعْطَاھَا ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ لَمْ تَتْرُکْ خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۲۰۶۶/۶۰ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ مُّرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ۔ (رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۰۶۷/۶۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ۔

۲۰۶۸/۶۲ وَعَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَی اللَّیْلِ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

۲۰۶۹/۶۳ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَتَمَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ بِاٰیَتَیْنِ اُعْطِیْتُھُمَا مِنْ کَنْزِہِ الَّذِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْھُنَّ وَعَلِّمُوْھُنَّ نِسَآءَکُمْ فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَآءٌ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

۲۰۷۰/۶۴ وَعَنْ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوْا سُوْرَۃَ ھُوْدٍ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

میں روایت کیا ہے)۔

حضرت ایفع بن عبد الکلاعی رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ قرآن کریم کی کونسی سورت مرتبہ کے اعتبار سے عظیم ہے تو آپ نے فرمایا سورہ اخلاص سائل نے پھر معلوم کیا کہ کونسی آیت مرتبہ میں اعلیٰ ہے تو آپ نے فرمایا آیت الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اس کے بعد سائل نے ایک اور سوال کیا کہ آپ اپنی ذات اور امت مسلمہ کو پہنچنے والی کونسی آیت کو محبوب رکھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا سورہ بقرہ کا آخری رکوع کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانوں میں سے ہے جو اس نے اس امت کو عطا فرمائے اور اس امت کی دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہیں جو اس میں موجود نہ ہو۔

(دارمی)

حضرت عبد الملک بن عمیر سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفا ہے (دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ جس نے رات کے وقت سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی تلاوت کی اس کیلئے پوری رات کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا (دارمی)

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورہ آل عمران کی تلاوت کرے گا فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے (دارمی)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کا ایسی دو آیتوں پر اختتام فرمایا ہے اور مجھے یہ دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے والے خزانے سے عطا کی گئی ہیں ان آیتوں کو خود بھی سیکھو کیونکہ وہ آیتیں رحمت، قرب الٰہی کا سبب اور دعا بھی ہیں (اس حدیث کو دارمی نے مرسلاً روایت کیا)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن سورہ ہود کی تلاوت کرو۔

(دارمی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۰۷۱/۶۵ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَضَاءَ لَہُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

۲۰۷۲/۶۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِیَۃَ وَھِیَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَءُھَا مَا یَقْرَءُ شَیْئًا غَیْرَھَا وَکَانَ کَثِیْرَ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَتِیْ فَشَفَّعَھَا الرَّبُّ تَعَالٰی فِیْہِ وَقَالَ اکْتُبُوْا لَہٗ بِکُلِّ خَطِیْئَۃٍ حَسَنَۃً وَّارْفَعُوْا لَہٗ دَرَجَۃً وَّقَالَ اَیْضًا اِنَّھَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِھَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِکَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِّنْ کِتَابِکَ فَامْحُنِیْ عَنْہُ وَاِنَّھَا تَکُوْنُ کَالطَّیْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ فَتَشْفَعُ لَہٗ فَتَمْنَعُہٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِیْ تَبَارَکَ مِثْلَہٗ وَکَانَ خَالِدٌ لَّا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَھُمَا وَقَالَ طَاؤُسُ فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَۃً۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجات دلانے والی سورۃ الم تنزیل کی تلاوت کرو کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص اس سورۃ کی کثرت سے تلاوت کرتا تھا اور اس کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتا تھا اور یہ شخص بڑا گنہگار تھا اس سورت نے اس پر اپنے پر پھیلا کر رب تعالیٰ سے عرض کیا خداوندا اس کی مغفرت فرما کیونکہ یہ میری کثرت سے تلاوت کرتا تھا لہٰذا اس کی شفاعت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے درجات کو بلند کرو۔ راوی نے یہ فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قبر میں بھی جھگڑے گی اور اللہ تعالیٰ سے یہ کہے گی خداوندا اگر میں تیری کتاب کا ایک جزو ہوں تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اس سے محو فرما دے راوی فرماتے ہیں کہ یہ سورہ جاندار پرندے کی طرح سے ہو گی اور اپنے پڑھنے والے کو اپنے پروں میں چھپائے گی اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرے گی راوی نے سورہ ملک کے بارے میں بھی وہی کہا جو سورہ الم تنزیل کے بارے میں کہا تھا اور راوی حدیث کا معمول یہ تھا کہ وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے جناب طاؤس فرماتے ہیں کہ دونوں سورتوں کو قرآن کریم کی دوسری سورتوں پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے (دارمی)

۲۰۷۳/۶۷ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَآئِجُہٗ۔

(رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا)

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں سورہ یٰسین کی تلاوت کرے گا اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں گی۔

(دارمی مرسلاً)

۲۰۷۴/۶۸ وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ یَسَارِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ یٰسٓ ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ۔

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت معقل بن یسار مزنی روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ یٰسین کی تلاوت کرے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے تم اس سورۃ کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعب الایمان)

۲۰۷۵/۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَّإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابًا وَّإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

کوہان ہے اور قرآن کریم کا کوہان سورہ بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل (سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) ہے۔

(دارمی)

۲۰۷۶ / ۷۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَّعَرُوْسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمٰنُ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآن کریم کا حسن و جمال سورہ رحمٰن ہے۔

۲۰۷۷ / ۷۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَّكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهٖ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا راوی حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر رات سورہ واقعہ پڑھنے کا حکم فرماتے تھے۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)۔

۲۰۷۸ / ۷۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

۲۰۷۹ / ۷۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ الٓرٰ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغَلُظَ لِسَانِيْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِّنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهَا أَبَدًا ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا الٓر سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا حٰم سے ہوتی ہے لیکن اس نے وہی عذر کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورۃ بتا دیں تو نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس میں زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہہ کر پشت کر کے روانہ ہو گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا۔

(احمد و ابوداؤد)

۲۰۸۰ / ۷۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا يَسْتَطِيْعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَّقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ أَنْ يَّقْرَأَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیتوں کو تلاوت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کس میں یہ استطاعت ہو گی

www.waseemziyai.com

الْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ سورہ الھکم التکاثر کی تلاوت کرے۔

(شعب الایمان)

۲۰۸۱ / ۷۵ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهٗ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ مرسلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو تیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے۔ اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یارسول اللہ اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بے پایاں ہے۔

(دارمی)

۲۰۸۲ / ۷۶ وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ اٰيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَتَيْ اٰيَةٍ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ وَلَهٗ قِنْطَارٌ مِّنَ الْاَجْرِ قَالُوْا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت حسن سے مرسلاً روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درمیانی شب میں دو سو آیتوں کی تلاوت کرے گا اس کے لیے پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا کہ اس کو ہزار سال تک روزانہ صبح کو ایک قنطار کے برابر ثواب ملے گا لوگوں نے معلوم کیا قنطار کیا ہے تو آپ نے فرمایا بارہ ہزار۔

(دارمی)

آدَابُ التِّلَاوَةِ

تلاوت کے آداب

پہلی فصل

۲۰۸۳ / ۱ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنَ الْاِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قرآن سینہ سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ رسی سے گردن نکالتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۲۰۸۴ / ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا)

۲۰۸۵ (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۶ (۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۷ (۵) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۰۸۸ (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۹ (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۰ (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہیں فلاں آیت کو بھول گیا بلکہ اس کہے کے بجائے یہ کہے کہ میں بھلادیا گیا قرآن کا ورد رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینے سے نکلنے میں اتنا ہی تیز ہے جتنا کہ اونٹ رسی تڑوا (کر بھاگنے) میں (بخاری) اور امام مسلم نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ اونٹ رسی سے بندھے ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے کی مثال اس اونٹ رکھنے والے کی سی ہے جس نے اس کو رسی سے باندھ رکھا ہے اگر وہ اس کی خبر گیری کرتا رہتا ہے تو وہ بندھا رہتا ہے اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ چلا جاتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تم میں ذوق و شوق باقی رہے تو تلاوت کرتے رہو لیکن جب طبیعت منتشر ہونے لگے تو (تلاوت کرنے سے) کھڑے ہو جاؤ۔

(متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف پڑھنے کا کیا انداز تھا تو آپ نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام ترتیل کے ساتھ طویل قرأت فرماتے اور تلاوت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھتے اسی طرح رحمٰن و رحیم کو بھی کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العالمین کسی چیز کو نہیں سنتا جیسا کہ نبی کی تلاوت قرآن کی آواز کی طرف توجہ فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی اس آواز کے علاوہ جب وہ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں کسی آواز کی طرف توجہ نہیں فرماتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ
۹
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى اَتَيْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز تھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں لہٰذا میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا" اس وقت ان کافروں کا کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (یعنی ہر امت کا نبی) اور تمہیں ان پیغمبروں کا گواہ بنائیں گے۔" یہ آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا بس اتنا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف توجہ کی تو اس وقت چشم مبارک آبدیدہ تھیں

۲۰۹۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۰
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا تذکرہ ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس وقت فرط مسرت سے جناب ابی رونے لگے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا حکم ربی یہ ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اس پر حضرت ابی رونے لگے۔

۲۰۹۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
۱۱
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقہ میں سفر سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ اطمینان نہیں کہ کہیں وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے۔

دوسری فصل

۲۰۹۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِيْ
۱۲
عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ وَقَارِئٌ يَّقْرَاُ عَلَيْنَا اِذْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ اُمِرْتُ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب مہاجر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے مائیگی اور نامناسب اور پھٹے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا تمام تعریفیں اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسْطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَآءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَّذَالِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

۲۰۹۵ / ۱۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

۲۰۹۶ / ۱۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَّقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

۲۰۹۷ / ۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

۲۰۹۸ / ۱۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۲۰۹۹ / ۱۷ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ)

۲۱۰۰ / ۱۸ وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ

خدائے لم یزل کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جن کے بارے میں مجھ سے یہ فرمایا گیا میں خود کو ان کے پاس روکوں (یعنی ان کے پاس بیٹھوں) پھر آپ ہماری نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں یکسانیت پیدا ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح حلقہ بنا لو لہٰذا سب حلقہ بنا کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا اے مہاجرین کے غریب گروہ تمہیں قیامت کے دن کی مکمل نورانیت مبارک ہو تم مالداروں سے نصف یوم پیشتر جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور وہ نصف یوم پانچ سو سال کا ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دو۔ (یعنی حسن قرأت اختیار کرو) (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھ کر اس کو بھول جائے وہ قیامت کے دن رب کریم سے حالت جذام میں ملے گا۔

(ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں ختم کیا وہ اس کو کچھ بھی نہ سمجھ سکے گا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ علی الاعلان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا خاموشی کے ساتھ صدقہ دینے والے کی مثل ہے (ابوداؤد، نسائی۔ صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے کو حلال جانے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلی بن مملک سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ

MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حرفاً حرفاً نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔ (ترمذی۔ابوداؤد۔نسائی)

۲۱۰۱ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهٗ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ)

حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقف فرماتے پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب لیث نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ سے روایت کیا جناب لیث کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے جو اوپر درج کی گئی ہے)۔

تیسری فصل

۲۱۰۲ / ۲۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهٗ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں دیہاتی اور عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھ رہا ہے عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس اجر کو آخرت تک موخر نہیں کریں گے (ابوداؤد۔شعب الایمان)

۲۱۰۳ / ۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةً قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ) (فِيْ كِتَابِهٖ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن کریم کو عربوں کے لہجہ اور انداز میں پڑھو گویوں اور اہل کتاب یعنی تورات وانجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن کو گویوں اور نوحہ خوانوں کے انداز میں پڑھے گی اور ان کا حال یہ ہو گا کہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان رزین)

۲۱۰۴ / ۲۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔ (دارمی)

۲۱۰۵ (۲۳) وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْاٰنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ يَقْرَأُ اُرِيْتَ اَنَّهٗ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ)

طاؤس سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں حسن صوت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے راوی کہتے ہیں جناب طلق میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

۲۱۰۶ (۲۴) وَعَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهٗ فَاِنَّ لَهٗ ثَوَابًا۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبیدہ الملیکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق کے مطابق تلاوت کرو خواہ رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ اچھی آواز سے تلاوت کرو مضامین قرآن پر غور کرو تاکہ فلاح پاؤ اور اس قرأت کا اجر فوری طلب نہ کرو کیونکہ یہ (تاخیر) بڑے اجر کا سبب ہے۔ (شعب الایمان)

اختلاف قرأت کا بیان

پہلی فصل

۲۱۰۷ (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَأْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں ان سے فوراً مواخذہ کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو مہلت دی اور قرأت سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کی گردن میں چادر ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

MARKAZUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

۲۱۰۸ / ۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۰۹ / ۳ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهٖ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِيْ يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قراتوں اور سات حروف پر نازل ہوا لہٰذا تمہیں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔
(بخاری و مسلم الفاظ حدیث بحوالہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرأت کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے عرض کیا تو آپ کے چہرہ مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپ نے فرمایا تم دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف نہ کرو تم سے پہلے جو امتوں نے بھی قرأت میں اختلاف کیا تھا اور ہلاک ہو گئے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ میرے علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور اس نے جو تلاوت کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب یہ دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو ہم تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے آکر اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی تو میرے دل میں جھوٹ (یا اتہام) کا خیال آیا جس کا مرتکب میں زمانہ قبل اسلام میں بھی نہ ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف الٰہی مجھ پر طاری ہوا اور میں اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سرکار نے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس فرشتہ قرآن لے کر آیا کہ میں اس کو ایک قرأت سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں رب کریم سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قراتوں میں پڑھنے کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو تین قراتوں کی آسانی میسر ہوئی اس کے بعد سات قراتوں میں پڑھنے کی آسانی میسر کی گئی اور یہ اس طرح ہوا کہ میں ہر مرتبہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا کہ ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے تو مجھ سے مانگ لو۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خداوندا میری امت کو بخش دے خداوندا میری امت کو بخش دے تیسرے سوال کو میں نے اس دن تک مؤخر کر دیا جبکہ لوگ حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رغبت کریں گے شفاعت کے لئے۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۱۱۰ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ تَكُوْنُ وَاحِدًا لَّا تَخْتَلِفُ فِيْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے تکرار کی تو وہ انداز قرأت میں اضافہ کرتے رہے اور پڑھواتے رہے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۱۱ / ۵ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبریل میں ایسی امّی (ان پڑھ) امت کی جانب مبعوث ہوا ہوں جن میں بوڑھے بھی ہیں اور بوڑھیاں بھی بڑے ہیں اور بچے بچیاں بھی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب جبریل نے کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے (ترمذی) لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قراتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی و وافی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل و میکائیل میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبریل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قراتوں سے پڑھیے جن کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی و وافی ہے)۔

۲۱۱۲ / ۶ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر ایک قصہ گو پر ہوا تو تلاوت قرآن کر کے بھیک مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کر کے اللہ سے مانگو اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔

(احمد و ترمذی)

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOM-IL-ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۲۱۱۳ / ۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

۲۱۱۴ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

۲۱۱۵ / ۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علقمہ سے روایت ہے کہ ہم حمص میں تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ . . . . نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی علیہ السلام نے میرے پڑھنے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخاطب کے منہ سے شراب کی بو آئی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الٰہی کی تکذیب کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر حد جاری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

۲۱۱۶ / ۱۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَإِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَأَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَأٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق نے یمامہ کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر مجھے بلایا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب صدیق نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قاری شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اسی طرح قاری شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا بہت حصہ جاتا رہے گا ان کا اصرار یہ ہے کہ میں جمع قرآن کا انتظام کروں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمر کہتے ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور ضروری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کر چکے ہیں جس کی وجہ سے انشراح صدر ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب اس سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

MARK AZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَّمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْ بَكْرٍ يُّرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ أَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہے حضرت زید فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا تم جوان اور عقلمند انسان ہو معاشرہ کے صالح فرد ہو کوئی تمہیں کسی طرح متہم نہیں کرتا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت وحی کرتے رہے ہو۔ لہٰذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو۔ حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کام قرآن کریم جمع کرنا میرے لیے مشکل معلوم ہوا میں نے جناب صدیق سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہت بہتر کام ہے پھر جناب ابوبکر مجھے اس کام کے لیے مجبور کرتے رہے یہاں تک کہ میرا بھی انشراح صدر اللہ رب العالمین نے کر دیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرات ابوبکر و عمر کا کیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا جو پتھروں کھجور کی چھالوں پر اور لوگوں کے سینوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورہ توبہ کا آخری حصہ مجھے جناب ابوخزیمہ انصاری سے ملا جو مجھے کسی دوسرے سے نہیں ملا تھا۔ وہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم (آخر سورۃ تک) یہ مجموعہ قرآن وقت وفات تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد یہ مجموعہ قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے بعد جناب حفصہ کی تحویل میں رہا۔

(بخاری)

۲۱۱۷/۱۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَازِيْ أَهْلَ الشَّامِ فِيْ فَتْحِ أَرْمِيْنِيَّةَ وَأَذْرَبِيْجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلٰى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حذیفہ بن یمان حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب عثمان شام اور عراق آرمینیہ آذربائیجان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے جناب حذیفہ کو اختلاف قرأت کے خوف نے پریشان کر رکھا تھا اس لیے انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیر المومنین اس امت کی ابھی سے خبر لیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قرأت کا شکار ہو جائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہلوایا کہ آپ ہمیں وہ نسخہ قرآن (جو زید بن ثابت نے جمع کیا تھا) دے دیں ہم اس کی نقول کرا کر آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہ نے وہ مجموعہ جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرات زید بن ثابت۔ عبداللہ بن زبیر سعید بن الحارث بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَاهَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نقول تیار کریں جب عثمان نے تینوں قریشیوں سے کہا جب تم اور زید ابن ثابت کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا تلفظ لغت قریش کے مطابق کرو کیونکہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کاتب حضرات نے اسی طرح نقول تیار کیں اور اصل نسخہ جناب حفصہ کو واپس کر کے نقول صوبوں کے گورنروں کو بھجوا دیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منتشر اور متفرق اوراق کو نذر آتش کر دیا جائے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے جناب خارجہ نے کہا کہ میرے والد کو سورہ احزاب کی ایک آیت ان صحائف میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تلاش کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے ملی وہ آیت من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ یہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں شامل کر دی (بخاری)

۲۱۱۸
۱۲
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٍ وَّهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے سورہ انفال اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثانی میں سے اور سورہ برأت مئین (دو سو آیت والی) سے ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے جو آیات قرآن کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں مضمون کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔ جبکہ سورۃ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورۃ برأت نزول کے اعتبار سے آخری سورۃ ہے اور ان دونوں کے مضامین آپس میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں حضور انور علیہ السلام نے اپنی حیات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِّنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَّكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَّنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذَالِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

مقدس کے آخری دور تک یہ نہ فرمایا کہ سورہ انفال اور سورہ براءت دونوں ایک سورۃ ہیں اس لیے دونوں کو مجتمع تو کر دیا گیا (لیکن ان کی انفرادیت برقرار رکھی)، اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

دعاؤں کا بیان

پہلی فصل

۲۱۱۹/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّي اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کو خصوصیت عطا کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسلہ میں عجلت کی لیکن میں نے اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک موخر کر دیا ہے اب اس دعا میں انشاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری نے اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا)

۲۱۲۰/۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی خداوندا میں نے تیری بارگاہ میں دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوندا میں لباس بشری میں ہوں میں نے تیرے جس بندے کو ایذا دی اس کو برا کہا اس پر لعنت کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب بنا دے (بخاری، مسلم)

۲۱۲۱/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر اور تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کرتا ہے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۱۲۲ (۴) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوندا اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرمادے بلکہ یقین اور رغبت کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔ (مسلم)

۲۱۲۳ (۵) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَّا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب تک گناہ قطع رحم اور جلدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا یہ کہے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہوتا دیکھ کر تھک کر بیٹھ جائے۔ (مسلم)

۲۱۲۴ (۶) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُّوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ متعین کردیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی ویسی ہی دعا کی مقبولیت کی دعا کرتا ہے (مسلم)

۲۱۲۵ (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْئَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں اموال اور اولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی ساعت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہوجائے۔ (مسلم اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث جس میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے)۔

دوسری فصل

۲۱۲۶ (۸) **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۲۷
۹
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔
(ترمذی)

۲۱۲۸
۱۰
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۲۱۲۹
۱۱
وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز قضا کو تبدیل نہیں کرتی اور عمر کی زیادتی کا سبب سوائے نیکی کے اور کوئی نہیں۔
(ترمذی)

۲۱۳۰
۱۲
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَآءِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اے اللہ تعالیٰ کے بندو خود پر دعا کو لازم کر لو۔
(صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔

۲۱۳۱
۱۳
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْ بِدُعَآءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ اَوْ کَفَّ عَنْہُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَہٗ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلاؤں کو رفع فرما دیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔
(ترمذی)

۲۱۳۲
۱۴
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت وسعت اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

۲۱۳۳
۱۵
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۲۱۳۴
۱۶
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لیے قبولیت دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دعا یہ ہے کہ اس سے عافیت کے لیے دعا کی جائے۔

(ترمذی)

۲۱۳۵ / ۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات محبوب ہو کہ سختی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اس کو چاہیئے کہ وہ وسعت اور فراخی کے عالم میں اللہ سے کثرت کے ساتھ طلب کرے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۲۱۳۶ / ۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ سے دعا کرو تو تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہونا چاہیئے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دلوں کی دعا کو قبول نہیں کرتا

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)

۲۱۳۷ / ۱۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مالک بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا کرو تو ہتھیلیوں کا رخ چہرہ کی طرف رکھو اور ہاتھوں کی پشت تمہارے چہرہ کی جانب نہ ہو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھوں کو اپنے چہرہ پر پھیر لو ایک اور روایت جو جناب ابن عباس سے مروی ہے اس طرح ہے کہ اللہ سے دعا ہاتھوں کے اندرونی حصہ کی طرف سے مانگو اور ہاتھوں کے بیرونی رخ سے طلب نہ کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (ابوداؤد)

۲۱۳۸ / ۲۰ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارا رب حیی و کریم ہے جب بندہ دعا کے لیے اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ وہ بندے کے ہاتھوں کو خالی واپس کر دے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دعوات کبیر)

۲۱۳۹ / ۲۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو منہ پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ رکھتے۔

(ترمذی)

www.waseemziyai.com
MAKTABA-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۴۰/۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے علاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۱۴۱/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

۲۱۴۲/۲۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَّا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے کر فرمایا بھائی ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا اور ہمیں نہ بھولنا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جملہ سے زیادہ اور کوئی جملہ مسرت نہیں دیتا تھا۔ (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف "نہ بھولنا" تک روایت کیا ہے)

۲۱۴۳/۲۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی دعا جو وہ افطار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم میں ان کی ضرور مدد کروں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

۲۱۴۴/۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۴۵/۲۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ الْمِلْحَ وَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے مرسلاً جناب ثابت بنانی کی روایت کو اس

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

حَتّٰی یَسْأَلَهٗ شِسْعَهٗ إِذَا انْقَطَعَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

طرح نقل کیا کہ نمک کی طلب بھی اللہ تعالیٰ سے کرے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

۲۱۴۶ / ۲۸ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ إِبْطَیْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

۲۱۴۷ / ۲۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُوْ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے۔

۲۱۴۸ / ۳۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے (یعنی) دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور (بعد میں) ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے (مذکورہ بالا تینوں حدیثیں بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہیں)۔

۲۱۴۹ / ۳۱ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيْرَ بِإِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا وَّفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ۔
(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو کندھوں یا ان کے قریب تک اٹھاؤ۔ اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرو دعا میں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لمبا کرو ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ عاجزی کرنا یہ ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔
(ابوداؤد)

۲۱۵۰ / ۳۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّ رَفْعَكُمْ أَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ إِلَى الصَّدْرِ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں کو اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سینہ سے اونچے نہیں اٹھائے۔
(احمد)

۲۱۵۱ / ۳۳ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔
(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

۲۱۵۲ / ۳۴ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا إِثْمٌ وَّلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا إِحْدٰى ثَلٰثٍ إِمَّا أَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَإِمَّا أَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهَا قَالُوْا إِذًا نُّكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْثَرُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسولِ خدا نے فرمایا اللہ کا فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

۲۱۵۳ / ۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا جو بدلے کے طور پر ہو۔ حاجی کی دعا جب وہ حج کر کے واپس آتا ہے مجاہد کی دعا جب وہ جنگ سے بیٹھے ایک مسلمان بھائی کی دوسرے مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر آپ نے فرمایا ان میں جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے کی ہو۔

(بیہقی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔)

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

ذکر الٰہی اور تقرب خداوندی

پہلی فصل

۲۱۵۴ / ۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ و ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الٰہی کے لیے بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون اطمینان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

۲۱۵۵ / ۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُّقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا جلد چلو یہ جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مفردون پیش قدمی کر گئے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مرد جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں اور وہ خواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۵۶ / ۳ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

(متفق علیہ)

۲۱۵۷ / ۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اجتماع میں میرا تذکرہ کرتا ہے تو میں اس سے بہتر اجتماع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۲۱۵۸ / ۵ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَآءُ سَیِّئَةٍ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً وَّمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جو شخص ایک نیکی کرے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اس کے مساوی دیتا ہوں یا اس کی بخشش کر دیتا ہوں اور جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں اور جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے برابر اس کی جانب سبقت کرتا ہوں اور جو میری جانب قدم بقدم آتا ہے تو میں تیزی سے اس کی جانب آتا ہوں اور جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گناہوں کے ساتھ آتا ہے اور اس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کی مقدار کے مساوی بخشش

۲۱۵۹ / ۶ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جس نے میرے دوست کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں مجھے سب سے پیارے فرائض ہیں جو میں نے اُس پر عائد کیے ہیں اور وہ ہمیشہ نوافل کے ذریعہ میرے قرب کے حصول میں کوشاں رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو محبوب کیا اور جب میں نے اس کو محبوب بنا لیا تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ذریعہ وہ سنتا ہے اور بصارت بنتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بن جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب مغفرت کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بُدَّ لَهُ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۶۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُحَمِّدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَّاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَّيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ

کرتا ہوں اور کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں کرتا میرا تردد اس مومن کے بارے میں ہوتا ہے جو موت کو پسند نہیں کرتا میں اس کی ناپسندیدگی کو پسند نہیں فرماتا۔ حالانکہ اس کی موت سے چھٹکارا نہیں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہو گئی ذکر کرنے والے مل گئے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح و تحمید تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا نبی علیہ السلام نے فرمایا تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی علیہ السلام فرماتے تھے رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ
قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ أَيْنَ
جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ
يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ
وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ
جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ
قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ
قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ
وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا
نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ
غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ
مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ
عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ
فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ
جَلِيسُهُمْ۔

۲۱۶۱ / ۸ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأُسَيْدِيِّ
قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ
قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ
قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا
الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا
وَأَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ
عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَ
الْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اور اس سے بہت ڈرتے تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت فرما دی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالےٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے (بخاری) لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی مجلس ملتی ہے تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے پروں میں چھپا لیتے ہیں اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں بھر جاتے ہیں اور جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے حالانکہ وہ ان کے حال سے بخوبی واقف ہوتا ہے فرشتو تم کہاں سے آرہے ہو فرشتے عرض کریں گے ہم زمین سے تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں جو تیری تسبیح تہلیل تحمید اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول تھے اور تیرے سامنے سوالی تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت مانگ رہے تھے رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ (بقیہ برصفحہ ۶۰۹)

حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت فرمایا اے حنظلہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا سبحان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو حنظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہ نبوی میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ و جنت کی بابت بتاتے ہیں اس وقت ہماری حالت یہ ہوتی ہے کہ گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب ہم بارگاہ نبوی سے اہل و عیال میں آتے ہیں تو ہم اہل و عیال زمینوں اور باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جناب ابوبکر نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابوبکر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کیونکر حنظلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس حالت پر رہو جیسا کہ میرے پاس ہوتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہو تو فرشتے تم سے بستروں اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول خدا نے فرمایا اے حنظلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۱۶۲ / ۹ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللهِ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَهُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند ہیں اور درجات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور زر و مال کے خرچ سے بھی بہتر ہیں اور اس جنگ سے بھی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتادیں تو آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

(مالک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن مالک نے اس حدیث کو ابوالدرداء پر موقوف کیا ہے)۔

۲۱۶۳ / ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ خوش قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان ذکر الٰہی سے تر ہو۔

(احمد۔ ترمذی)

۲۱۶۴ / ۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

۲۱۶۵ / ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے اس کی یہ نشست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رواہ ابوداؤد)

۲۱۶۶/۱۳ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه الا قاموا عن مثل جيفة حمار وكان عليهم حسرة۔ (رواه احمد وابوداؤد)

۲۱۶۷/۱۴ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جلس قوم مجلسا لم يذكروا الله فيه ولم يصلوا على نبيهم الا كان عليهم ترة فان شاء عذبهم وان شاء غفر لهم۔ (رواه الترمذي)

۲۱۶۸/۱۵ وعن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل كلام ابن ادم عليه لا له الا امر بمعروف او نهي عن منكر او ذكر الله۔ (رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب)

۲۱۶۹/۱۶ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسي۔ (رواه الترمذي)

۲۱۷۰/۱۷ وعن ثوبان قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فقال بعض اصحابه نزلت في الذهب والفضة لو علمنا اي المال خير فنتخذه فقال افضله لسان ذاكر وقلب شاكر وزوجة مؤمنة تعينه على ايمانه۔ (رواه احمد والترمذي وابن ماجة)

خسارے کی جگہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مردہ گدھے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی علیہ السلام پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے وبال ہے اس کو اس کا کوئی نفع نہیں ملتا سوا نیکی کے حکم کرنے اور برائی سے روکنے اور ذکر الٰہی کے۔

(ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الٰہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الٰہی سے خالی ہونا شقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب آیۃ والذین یکنزون الذہب والفضۃ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین دولت یاد الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

تیسری فصل

۲۱۷۱ / ۱۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ ھٰہُنَا قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَالِكَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَالِكَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَلٰکِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ نے مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے اکٹھے ہوئے ہو تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الٰہی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کھائی ہے میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ذکر الٰہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کو اس کے سوا اور کسی چیز نے اکٹھا نہیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تہمت دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل امین نے آکر مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تم لوگوں پر ملائکہ کے مجمع میں فخر کرتا ہے (مسلم)

۲۱۷۲ / ۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے مجھ پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتا دیں جس پر میں تکیہ کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔ (ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)

۲۱۷۳ / ۲۰ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے اور قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں۔ سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری تلوار ٹوٹ جائے اور تم خون میں لتھڑ جاؤ جب بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔ (احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۱۷۴ / ۲۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطٰنُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے)

۲۱۷۵ / ۲۲ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّيْنَ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ كَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِيْ شَجَرٍ يَابِسٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِيْ وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ مِثْلُ مِصْبَاحٍ فِيْ بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُرِيْهِ اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ اللّٰهِ فِي الْغَافِلِيْنَ يُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيْحٍ وَاَعْجَمَ وَالْفَصِيْحُ بَنُوْ اٰدَمَ وَالْاَعْجَمُ الْبَهَائِمُ۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کرنے والا مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الٰہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ۔ ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں سبز درخت اور اندھیرے گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی ہی میں اس کا جنتی مقام دکھا دیتا ہے اور ذکر الٰہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔
(رزین)

۲۱۷۶ / ۲۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الٰہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الٰہی کے (مالک۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۱۷۷ / ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الٰہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا اور ذکر الٰہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔
(بخاری)

۲۱۷۸ / ۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ۔
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الٰہی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی۔ حتیٰ کہ لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے۔ (بیہقی دعوات کبیر)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

کِتَابُ اَسْمَآءِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اسمائے الٰہی کا بیان

پہلی فصل

۲۱۷۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[1] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ سو میں ایک کم جو ان پر مواظبت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا۔ دوسری روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۸۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ[2] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِیْ الْمُمِيْتُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کی مواظبت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا وہ ایسا رب ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مہربانی فرمانے والا بخشش فرمانے والا مالک حقیقی۔ بے عیب۔ بے حد پاک سلامتی دینے والا۔ امن عطا کرنے والا۔ نگہبان۔ بے نہایت۔ درست کرنے والا۔ بے حد بزرگ۔ عدم سے وجود میں لانے والا۔ صورت بنانے والا۔ بے حد بخشش والا۔ رزق دینے والا۔ خلقت کرنے والا۔ حکم دینے والا۔ مواخذہ کرنے والا۔ وسعت عطا کرنے والا۔ بلند و پست کرنے والا۔ عزت و ذلت عطا کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا حکم کرنے والا۔ انصاف فرمانے والا۔ حقیقت پر نظر فرمانے والا۔ دلوں کا حال جاننے والا۔ بردبار۔ بزرگ۔ بخشش کرنے والا۔ قدر دان۔ بلند مرتبہ۔ بڑا۔ حفاظت کرنے والا۔ بڑا سخی۔ نگہبانی کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ وسیع علم والا۔ کاموں کو درست کرنے والا۔ دانا۔ دوست رکھنے والا بزرگ شریف اٹھانے والا۔ حاضر۔ ثابت رکھنے والا۔ قوت والا۔ تمام کاموں میں مدد کرنے والا جس کی تعریف کی گئی۔ گھیرنے والا۔ پہلی بار پیدا کرنے والا دوبارہ تخلیق فرمانے والا۔ زندہ کرنے والا۔ مارنے والا۔ زندہ۔ قائم۔ غنی۔ بزرگ۔ تنہا۔ ایک بے پروا۔ قدرت والا۔ قدرت کا اظہار کرنے والا۔ کام میں سبقت کرنے والا اور اس کا اختتام کرنے والا۔ سب سے پہلے سب سے آخر۔ ظاہر۔ پوشیدہ۔ کارساز۔ بلند مرتبہ۔ احسان کرنے والا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

توبہ کو قبول کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ معاف کرنے والا۔ نہایت مہربان کائنات کا مالک۔ بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا۔ جمع کرنے والا۔ بے پروا ۔ بے پرواہ کرنے والا۔ راہ دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ رہنے والا باقی ۔ کائنات کا راہ نما ۔ بردبار ۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ۔

۲۱۸۱/۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے سوال کرتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا اور بے نیاز ہے نہ تو نے کسی کو جنا اور نہ تو کسی سے جنا گیا تیرا کوئی ہمسر نہیں رسول خدا نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرما دیتا ہے ۔

(ترمذی ۔ ابوداؤد)

۲۱۸۲/۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُّصَلِّيْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے دعا میں کہا خداوندا میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کیونکہ تو تمام تعریفوں کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اے زندہ اور خبرگیری کرنے والے میں تیرے سامنے دست بدعا ہوں رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے واسطہ سے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے جب اس کے واسطہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جب اس کے ذریعہ کوئی سوال کیا جاتا ہے تو عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۱۸۳/۵ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم ہے ۔

(ترمذی ۔ ابوداؤد ۔ ابن ماجہ ۔ دارمی)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

٢١٨٤ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِى النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِىْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِىْ شَىْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ان الفاظ میں تھی خداوندا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(احمد۔ ترمذی)

تیسری فصل

٢١٨٥ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَآءً فَاِذَا رَجُلٌ يَّقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقُوْلُ هٰذَا مُرَآءٍ قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِيْبٌ قَالَ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ لِقِرَآءَتِهٖ ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِىْ اَنْتَ الْيَوْمَ لِىْ اَخٌ صَدِيْقٌ حَدَّثْتَنِىْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص ریاکار تو نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بریدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابوموسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابوموسیٰ مصروف دعا ہوئے اور ان الفاظ میں دعا کی۔ خداوندا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے نہ کسی کو جنا اور نہ تو جنا گیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو یکتا ہے۔ تبی علیہ السلام نے فرمایا ابوموسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگنے والا ہمیشہ دیا جاتا ہے اور اس کے واسطے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتادوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تب میں نے سب سے پہلے جناب ابوموسیٰ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(رزین)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL-ISLAMIA ACADEMY

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر و ثواب

پہلی فصل

۲۱۸۶ (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے چار ہیں سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر کہنا اور دوسری روایت کے مطابق یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی ضرر کی بات نہیں۔ (مسلم)

۲۱۸۷ (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تسبیح و تحمید تہلیل و تکبیر کہنا مجھے خطہ زمین کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ (مسلم)

۲۱۸۸ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

۲۱۸۹ (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَاْتِ اَحَدٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔ (متفق علیہ)

۲۱۹۰ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۱ (۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِهٖ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَيُحَطُّ بِغَيْرِ اَلْفٍ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ ۔

۲۱۹۲ (۷) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳ (۸) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۴ (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلَ

اور سبحان اللہ العظیم ہیں (متفق علیہ)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم میں کوئی اس عمل سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روز کمائے حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ کس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روز حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (شک راوی) صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ جہنی کی روایتوں میں معاف کرنے کے الفاظ ابوبکر برقانی سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابو عوانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے جو روایت کی اس میں ہزار کا لفظ نہیں ہے اور یہی حمیدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا کلام سب سے بہتر و افضل ہے تو آپ نے فرمایا وہ جس کو اللہ اور فرشتوں نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ سے نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصلے پر تھی لیکن جب چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو مجھے مصلے پر پاکر فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصلے پر ہی ہو میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت سے ہوں آپ نے فرمایا یہاں سے جانے کے بعد میں چار ایسے کلمات پڑھے ہیں اگر تمہاری سارے دن کی عبادت کا ان سے موازنہ کیا جائے تو وہ کلمات وزن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے نامہ اعمال

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
۱۴
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَّا یَحْمَدُہٗ۔

۲۲۰۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
۱۵
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ یُّدْعٰی اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔
(رَوَاھُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

۲۲۰۱ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
۱۶
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُكَ بِہٖ وَاَدْعُوْكَ بِہٖ فَقَالَ یَا مُوْسٰی قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِكَ یَقُوْلُ ھٰذَا اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِہٖ قَالَ یَا مُوْسٰی لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَھُنَّ غَیْرِیْ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِیْ کِفَّۃٍ وَّلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کِفَّۃٍ لَّمَالَتْ بِہِنَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔
(رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ)

۲۲۰۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ
۱۷
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ صَدَّقَہٗ رَبُّہٗ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَکْبَرُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ یَقُوْلُ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِیْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِیْ وَکَانَ یَقُوْلُ مَنْ قَالَھَا فِیْ مَرَضِہٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْہُ النَّارُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

ذکر اللہ کی وحدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں بلایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تنگی میں اللہ کی حمد کرتے رہے ہیں مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان[۴]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا خداوندا مجھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) میری وحدانیت کا ذکر کر و لا الہ الا اللہ کہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتا دیجیے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر ساتوں آسمان اور جو ان کے آباد کرنے والے ہیں (یعنی بسنے والے) اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلے میں رکھے جائیں اور دوسرے پلے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلا دوسرے پلے ر[illegible] آباد کاروں[۲]

حضرات ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق ستائش اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی لیے ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے پھیرنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری طاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے پھیرتا[۴]

[۴] ہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے بیماری میں یہ کلمات کہے اور اس کو موت آ گئی تو اس کو آگ نہ جلائے گی (ترمذی ۲۱۰، ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۲۰۳/۱۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی امْرَاَةٍ وَّبَیْنَ یَدَیْهَا نَوًی اَوْحَصًی تُسَبِّحُ بِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَیْسَرُ عَلَیْكِ مِنْ هٰذَا اَوْ اَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذَالِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذَالِكَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذَالِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذَالِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گیا تو وہ ان کے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو بہتر یا اس سے آسان ہو وہ تسبیح یہ ہے اللہ رب العالمین کے لیے تسبیح ہے آسمان میں پیدا شدہ اشیاء کے مطابق یا زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان دونوں (زمین و آسمان) کے درمیان اشیاء کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان چیزوں کے مطابق جن کی ان سے تخلیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان کے مطابق اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان کے مطابق وہ اپنی شان کے مطابق وہی تحویل فرماتا ہے اور اپنی شان کے مطابق (ہی صفات ہے) (ابوداؤد، جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۰۴/۱۹ وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَّمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذَالِكَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَكْثَرَ مِمَّا اَتٰی بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَالِكَ اَوْزَادَ عَلٰی مَا قَالَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا جو شخص صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گویا اس نے سو حج کیے ہیں اور جو شخص صبح و شام اللہ کی حمد کرتا ہے گویا وہ اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرتا ہے اور جو شخص صبح و شام لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح و شام اللہ کی تکبیر بلند کی اس کے برابر کسی کو سوائے اس شخص کے جس نے تکبیر بلند کی ہو ثواب نہ ملے گا یا اس سے زیادہ مرتبہ اللہ اکبر کہا ہو (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

۲۲۰۵/۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَؤُهٗ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَیْسَ لَهَا حِجَابٌ دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰی تَخْلُصَ اِلَیْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح میزان عدل کا نصف وزن رکھتی ہیں اور تحمید اس وزن کو مکمل کر دیتی ہے اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کے حجابات کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ بندہ بارگاہ الٰہی میں رسائی حاصل کر لیتا ہے (جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)۔ اس کی سند قوی نہیں۔

۲۲۰۶/۲۱ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکَبَآئِرَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

۲۲۰۷ / ۲۲ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاہِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِأْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَآءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَّاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زرخیز ہے اور مسطح ہے وہاں کا پانی میٹھا ہے اور اس میں شجر کاری سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔

(جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے)۔

۲۲۰۸ / ۲۳ وَعَنْ یُسَیْرَۃَ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُنَّ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّھُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَّلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَیْنَ الرَّحْمَۃَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ)

جناب یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرات میں سے ہیں روایت کرتی ہیں کہ ہم سے رسول خدا نے فرمایا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انہیں انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور تم ان سے غافل نہ رہو ورنہ رحمت الٰہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۲۰۹ / ۲۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کَلَامًا اَقُوْلُہٗ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَھٰؤُلَآءِ لِرَبِّیْ فَمَا لِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ شَکَّ الرَّاوِیْ فِیْ عَافِنِیْ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کرتا رہوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللھم اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی وعافنی راوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے عافنی فرمایا یا نہیں۔

(مسلم)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۲۱۰ (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَہَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنے سے بندہ کے گناہ ایسے ہی جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے جھڑ رہے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۱۱ (۲۶) وَعَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّہَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ قَالَ مَکْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاہَا الْفَقْرُ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَّمَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ۔

حضرت مکحول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ راوی حدیث جناب مکحول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کے ستر دروازے دور فرما دیتا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ (حصہ) فقر ہے جامع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب مکحول کی سماعت حضرت ابوہریرہ سے ثابت نہیں)۔

۲۲۱۲ (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُہَا الْہَمُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے ۹۹ بیماریوں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ غم ہے۔

۲۲۱۳ (۲۸) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے سے آیا ہے وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

۲۲۱۴ (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ہِیَ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَلِمَۃُ الشُّکْرِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ الْاِخْلَاصِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ۔ (رَوَاہُ رَزِیْنٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ کلمہ شکر ہے اور لا الٰہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے اور اللہ اکبر کا اجر آسمان اور زمین کے درمیان خلا کو پُر کرتا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(رزین)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ — توبہ و استغفار کا بیان

پہلی فصل

۲۲۱۵ (۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔
(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔
(بخاری)

۲۲۱۶ (۲) وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر حجابات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔
(مسلم)

۲۲۱۷ (۳) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ۔
(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔
(مسلم)

۲۲۱۸ (۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَآئِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ

حضرت ابوذر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے حدیث قدسی کے بارے میں فرمایا رب کریم فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر جس کو میں ہدایت سے نوازوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں غذا فراہم کروں لہٰذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کے گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! نہ تو تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور نہ مجھے نفع دے سکتے ہو اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب سے پہلا اور سب سے آخری انسان

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَ
اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ
مِّنْكُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ
لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ
قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ
اِنْسَانٍ مَّسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ
اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِيْ
اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ
اِيَّاهَا فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ
وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ
رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ
يَسْاَلُ فَاَتٰى رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَلَهٗ تَوْبَةٌ قَالَ لَا
فَقَتَلَهٗ وَجَعَلَ يَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْيَةَ كَذَا
وَكَذَا فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَآءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا
فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ
الْعَذَابِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِيْ وَاِلٰى
هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِيْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰى
هٰذِهٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا
لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ
اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۱ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ
مُسِيْٓءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْٓءُ

اور تمام انس و جن اگر قلب خاشع کے ساتھ آئیں تو کوئی بھی میرے ملک میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارا پہلا اور آخری یا تمام جن و انس مل کر برے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ مانگیں اور کچھ دریافت کریں تو میں ان کے سوالات کو پورا کروں گا اور اس سے میرے خزانہ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ سوئی کو دریا میں بھگو دیا جائے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہیئے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کیا پھر وہ توبہ کے لیے دربدر مارا پھر ا یہاں تک کہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو راہب نے کہا نہیں اس نے راہب کو مار ڈالا۔ اس قاتل نے پھر ایک شخص سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن راستہ میں ہی اس کو موت آگئی لیکن اس کا منہ اسی گاؤں کی طرف تھا اب رحمت اور عذاب کے فرشتے آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالٰی نے ایک بستی کو حکم دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جا اور دوسری بستی سے کہا کہ تو اس سے دور ہو جا اس کے بعد اللہ تعالٰی نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں ؎

؎ کا فاصلہ ناپو جب فاصلہ دیکھا گیا تو وہ جس طرف جا رہا تھا وہ ایک بالشت کم تھا لہٰذا اس بنا پر اس کی بخشش کر دی گئی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم ارتکاب گناہ نہ کرو تو اللہ تعالٰی تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لائیگا جو ارتکاب گناہ کر کے اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(مسلم)

حضرت ابو موسٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اسی طرح دن کو دست قدرت دراز کرتا ہے تاکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سے سورج کے طلوع ہونے تک رتا قیام قیامت، جاری رہے گا۔ (مسلم)

۲۲۲۲ ۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بندہ جب گناہ کا اعتراف کرکے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو وہ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے (متفق علیہ)

۲۲۲۳ ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا رہے گا۔

(مسلم)

۲۲۲۴ ۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَتْ رَاحِلَتُهٗ بِأَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَأَيِسَ مِنْهَا فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَأَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی توبہ کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو کھو جائے اور وہ اس کی بازیابی کی امید کھو کر ایک سایہ دار درخت کے نیچے پڑ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو دیکھے کہ میری سواری کھڑی ہے اور فرط مسرت سے اس کی مہار پکڑ کر یہ بھی کہہ دے خداوندا تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں اور خوشی کی زیادتی میں غلط کلمات ہی کہہ دے۔

(مسلم)

۲۲۲۵ ۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهٗ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهٖ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر بندے نے گناہ کرکے یہ کہا خداوندا مجھ سے صدور گناہ ہوا ہے میری مغفرت فرمائے رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا پروردگار بخشش فرمانے والا ہے جو گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے لہٰذا میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے زندگی کے لمحات گزارتا رہتا ہے لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کی مغفرت فرما دے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب گناہ پر مواخذہ کرتا ہے اور مغفرت بھی کر دیتا ہے لہٰذا میں نے اس کو بخش دیا پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک زمانہ گزرتا ہے پھر اس بندے سے گناہ صادر ہوتا ہے اور وہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرکے کہتا ہے خداوندا میری مغفرت فرما دے تو رب تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا رب ہے گناہ بخشتا اور مواخذہ کرتا ہے اور اس کو بخش دیا ہے تو میں نے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اب وہ جو چاہے کرے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM
ISLAMIA ACADEMY

۲۲۲۶ / ۱۲ وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَتَاَلّٰى عَلَىَّ اَنِّىْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّىْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن رب کریم نے فرمایا ہے کون شخص یہ گمان کرتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس شخص کے کہ اس نے یہ کہا تیرے عمل ضائع کر دیئے (مسلم)

۲۲۲۷ / ۱۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَىَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِىَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوندا تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر ان الفاظ میں یقین کامل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن شام تک فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی مستحق جنت ہے

(بخاری)

دوسری فصل

۲۲۲۸ / ۱۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِىْ وَرَجَوْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِىْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِىْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِىْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِىْ لَا تُشْرِكُ بِىْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِىُّ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ وَّقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے جب بھی پکارا اور مجھ سے رجوع ہوا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھے اس کی پرواہ نہیں اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بے نیاز ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں (احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا)۔

۲۲۲۹ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّىْ

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

ذُو قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا أُبَالِيْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

۲۲۳۰ / ۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۱ / ۱۷ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۲۳۲ / ۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۲۳۳ / ۱۹ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۲۳۴ / ۲۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۵ / ۲۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِيْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِيْ أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ

کی مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا وطیرہ بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سارے بنی آدم خطاء کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ زنگ ہے جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان کے (بندوں کے) اعمال نے ان کے قلوب کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ (احمد ابن ماجہ۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک کہ سانس کا ڈورا باقی رہتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ روح ان کے جسموں میں ہے بہکاتا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

٢٢٣٦ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔
٢٢
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

٢٢٣٧ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ)
٢٣

٢٢٣٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْاٰخَرُ يَقُوْلُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ حَتّٰى وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ اِسْتَعْظَمَهٗ فَقَالَ اَقْصِرْ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰى عَبْدِيْ رَحْمَتِيْ فَقَالَ لَا يَا رَبِّ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ۔
٢٤
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

٢٢٣٩ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ
٢٥

عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)

حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لمبائی ستر برس کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا اور یہ کلام الٰہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب کریم کی جانب سے اس دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی کہ جو پہلے سے دولت ایمان سے مشرف نہ ہوا ہوگا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔
(ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم نے فرمایا ہجرت توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔
(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے جن میں سے ایک تو عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار عابد اپنے دوست سے کہتا کہ تو گناہ کم کردے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو بہت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے حال پر رہنے دے کیا تو میرا نگران ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تیری ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا اور تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں نے ان دونوں کی ارواح کو قبض کرلیا جیسے دونوں روحیں بارگاہ الٰہی میں پیش ہوئیں تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہوجا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا فرشتو اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسماء بنت یزید روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہِ اِنَّ اللہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَّفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ یَقُوْلُ بَدَلَ یَقْرَأُ۔

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرمانے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے (احمد جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب شرح السنہ نے تلاوت کی بجائے یقول کا لفظ استعمال کیا ہے)۔

۲۲۴۰/۲۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللہِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَّاَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا۔
(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللمم کے بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوندا اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو گناہ کبیرہ معاف فرما تیرا وہ کونسا بندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

۲۲۴۱/۲۷ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسْئَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسْئَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُّذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَّلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَّا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَّا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُّلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَّرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَھَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَّعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔
(رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو راہ دکھاؤں گا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جس کو میں غنی کروں۔ مجھ سے مانگو میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عافیت عطا کروں پس تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے (بندوں میں سے) اگلے اور پچھلے زندہ اور مردہ۔ تر اور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو میرے ملک واقتدار میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک وتر میرے شقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک واقتدار سے ایک مچھر کے پر کے برابر کمی نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے خشک وتر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو ان کی خواہش کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سوئی کو ڈالے تو اس کے سرے میں جتنا پانی لگے گا اور یہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور بزرگ ہوں اور وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں ہو جا تو وہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔
(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

MARKAZUL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۲۲۴۲
۲۸
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَاَ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے میری شان کے لائق یہ ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں اور جس کے دل میں میری خشیت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۲۲۴۳
۲۹
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ مِائَةَ مَرَّةٍ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کو سو مرتبہ تک شمار کر لیا کرتے تھے آپ کہتے خداوندا میری توبہ کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ بیشک تو توبہ کو قبول فرمانے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے (احمد ترمذی۔ ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۲۴۴
۳۰
وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوُدَ هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت بلال بن یسار بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو دادا جان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا جس نے یہ کلمات کہے میں اس رب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس کی ذات حیی وقیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہوا ہی کیوں نہ ہو (صاحب ابوداؤد نے بلال کی بجائے ہلال نام کہا ہے جبکہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)۔

تیسری فصل

۲۲۴۵
۳۱
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کہتا ہے یہ درجہ مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے (احمد)

۲۲۴۶
۳۲
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا قبر میں مردہ کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے ہو یا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی ہے تو وہ اس کو دنیا وما فیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک رب کریم

www.waseemziyai.com
MAPKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلٰی اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۲۴۷/۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ وَّجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ)

۲۲۴۸/۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۲۴۹/۳۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا اَيْ بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَّجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ

دنیا والوں کی دعائیں مُردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور زندوں کا اپنے مُردوں کی طرف تحفہ ان کے لیے مغفرت کی طلب ہوتی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی (ابن ماجہ نسائی نے اپنی کتاب عمل یوم ولیلۃ میں نقل کیا)۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: خداوندا مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے خوش ہوں اور برائی کر کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں (ابن ماجہ دعوات کبیر)

حضرت حارث بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں ایک کی نسبت تو رسول خدا کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ یہ ہیں مومن اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے اشارہ سے ناک سے اڑا دیا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سرکار دوعالم کی حدیث اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا رب کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے بہت خوش ہوتا ہے بمقابلہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اترا کہ اس کے ساتھ سواری اور کھانے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہوا یا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہ میں تھا لوٹ کر سووں گا یہاں تک کہ مجھے موت آئے لہٰذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار میں لیٹ گیا لیکن جب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھانے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ رَوَى مُسْلِمٌ اِلَيْهِمْ مَرْفُوْعًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا۔

۲۲۵۰ ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ۔

۲۲۵۱ ۳۷ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا الْاٰيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

۲۲۵۲ ۳۸ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ۔

۲۲۵۳ ۳۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يَعْدِلُ بِهٖ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

۲۲۵۴ ۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰى عَنْهُ مَوْقُوْفًا

پینے کا سامان بعینہٖ موجود تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو بندہ مومن کی توبہ سے اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے پر نہیں ہوتی (امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا اور امام بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک موقوف کیا ہے۔)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (احمد)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم میری رحمت سے ناامید نہ ہو"، (آخر آیت تک) حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا ہو یہ سن کر نبی علیہ السلام نے سکوت فرمایا لیکن بعد میں فرمایا۔ ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا (احمد)

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے جب تک کہ پردہ حائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا انسان کو حالت شرک میں موت آئے۔ (بیہقی کتاب البعث والنشور)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پہاڑ کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (بیہقی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس سے صدورِ گناہ نہ ہوا ہو (ابن ماجہ شعب الایمان میں بیہقی نے روایت کر کے یہ کہا کہ یہ روایت صرف نہرانی سے منقول ہے جو مجہول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے موقوف ذرائع پر روایت منقول ہے راوی نے فرمایا ندامت بھی توبہ کی طرح ہے اور

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَّالتَّائِبُ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے صدورِ گناہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِهٖ

وسعت رحمت الٰہی

پہلی فصل

۲۲۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

۲۲۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَالَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ..... فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف ایک رحمت نازل فرمائی جو انسانوں جنوں درندوں اور پرندوں کے درمیان تقسیم ہوئی اُسی رحمت کی وجہ سے یہ سب آپس میں محبت اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے رکھی ہوئی ہیں اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالہ سے فرمایا کہ اس ایک رحمت سے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا)

۲۲۵۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَّلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ..... نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو (متفق علیہ)

۲۲۵۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ تمہاری جوتی کے تسمہ سے زیادہ قریب ہیں۔
(بخاری)

۲۲۵۹ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لِأَهْلِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيْهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَهٗ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهٗ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۰/۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَقُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ اَللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۱/۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّنْجِيَ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۶۲/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ کبھی بھلائی نہیں کی اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو جلادینا اور میری نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف کو دریا میں بہادینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا تو مجھے ایسا عذاب ہوگا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ جب وہ شخص مر گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق ومالک نے دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے اور تو میرے حال سے خوب واقف ہے اس کی عرض داشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی (متفق علیہ)

حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ ٹپک رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیرخوار بچہ نظر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینہ سے لگاتی اور اس کو دودھ پلاتی تھی اس موقعہ پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی؟ حاضرین نے عرض کیا جب تک اس کا بس چلے گا وہ ایسا نہ کرے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی صحابہ نے عرض کیا نہ آپ کو یا رسول اللہ! نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں نہ مجھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہٰذا اپنے کردار و گفتار کو درست کرو۔ طلب ثواب کرو صبح وشام عمل خیر کرو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ میانہ روی اختیار کرو تاکہ مقصد (ثواب ونجات) حاصل کرلو (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ نار دوزخ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سے بچائے گا صرف رحمت الٰہی میری بھی (معاون ہو گی)

(مسلم)

۲۲۶۳ / ۹ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ یقین کامل اور اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے اور اگلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے اعمال خیر کا ایک سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے دو گنا اجر عطا فرماتا ہے لیکن اس کا گناہ صرف ایک ہی لکھا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس سے بھی درگزر فرماتا ہے۔ (بخاری)

۲۲۶۴ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ لَهٗ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ...... صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور گناہ مقرر کر دیئے ہیں جو شخص نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن عمل نہیں کرتا تو اس کو اس ارادہ کا ایک اجر ملتا ہے اور اگر ارادہ پر عمل بھی کرے تو ایک نیکی کے عوض دس نیکیوں سے سات سو گنے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرماتا ہے اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو بھی اس کو ایک نیکی کا اجر ملتا ہے لیکن اگر برائی کا ارادہ کر کے اس کا ارتکاب کیا تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۲۶۵ / ۱۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ۔

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس شخص کی جو برائیوں میں جکڑا ہوا ہو پھر وہ نیکیوں کی طرف مائل ہو ایسی ہے کہ جس کے بدن پر تنگ اور باعث اذیت زرہ ہو جب وہ نیکیاں کرتا ہے تو اس کے حلقے گرنے لگتے ہیں اور آخر میں وہ کھل کر زمین پر گر جاتی ہے۔

(شرح السنۃ)

۲۲۶۶ / ۱۲ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ

حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا جو شخص بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لیے دو جنتیں ہیں راوی کہتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

ہیں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چور ہو یا زنا کا ارتکاب کرتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ ولمن خاف مقام ربہ جنتن کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکار نے اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابو الدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

(احمد)

۲۲۶۷
۱۳
وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيْهَا اَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ فَاَخَذْتُهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِيْ كِسَائِيْ فَجَاءَتْ اُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلٰى رَاْسِيْ فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِيْ فَهُنَّ اُوْلَاءِ مَعِيْ قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَاَبَتْ اُمُّهُنَّ اِلَّا لُزُوْمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَفْرَاخِ فِرَاخَهَا فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتّٰى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُنَّ وَاُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِهِنَّ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کمبل پوش صاحب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کمبل میں چھپی ہوئی تھی انہوں نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پرندوں کی آوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کمبل میں چھپا لیا لیکن ان بچوں کی ماں آکر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کمبل کو کھول دیا تو وہ بھی کمبل میں آگئی تو میں نے اس کو بھی چھپا لیا اب یہ سب میرے کمبل میں ہیں نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہٰذا اس نے سب کو کمبل سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پرندوں کی ماں اپنے بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں چمٹانے لگی اس موقعہ پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ماں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو ماں کے ساتھ وہیں چھوڑ آؤ جہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا تعمیل ارشاد میں وہ شخص ان پرندوں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

تیسری فصل

۲۲۶۸
۱۴
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ وَامْرَاَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهٖ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ قَالَ
بَلٰى قَالَتْ اَلَيْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا
قَالَ بَلٰى قَالَتْ اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِيْ وَلَدَهَا فِي النَّارِ
فَاَكَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ ثُمَّ
رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ
اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِيْ يَتَمَرَّدُ عَلَى اللّٰهِ وَاَبٰى
اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۶۹/۱۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ فَلَا يَزَالُ بِذٰلِكَ
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِيْلَ اِنَّ فُلَانًا عَبْدِيْ
يَلْتَمِسُ اَنْ يُّرْضِيَنِيْ اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِيْ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ
جِبْرِيْلُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَيَقُوْلُهَا حَمَلَةُ
الْعَرْشِ وَيَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَهَا
اَهْلُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَى
الْاَرْضِ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۲۲۷۰/۱۶ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ)

بچے کو دور کر لیتی تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں، پھر اس عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ان بہت زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو جھکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں اور اس کی وحدانیت کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بندہ جب ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ فگن ہے پھر جناب جبریل اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہے تو حاملان عرش اور ان کے گرد اگرد جو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح وشام اور سوتے وقت پڑھی جانے والی دعائیں

پہلی فصل

۲۲۷۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا کا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تو آپ کہتے تھے ہم نے شام کی اور اللہ تعالیٰ کا ملک بھی شام کے وقت میں داخل ہوا تمام تعریفیں خالق و مالک کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے حمد ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں اس رات میں جو بھی بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور اس رات میں جو بھی شر ہے اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں سستی سے بڑھاپے سے تکبر اور برائی بڑھاپے سے دنیا کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے۔ جب صبح ہوتی تو اس طرح کہتے ہم پر صبح نمودار ہوئی اور ملک خداوندی میں بھی صبح نمودار ہوئی دوسری روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام کہتے تھے خداوندا میں تیری جانب سے دوزخ کے عذاب اور فتنہ قبر سے پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

۲۲۷۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر کہتے: ۔ خداوندا تیرا نام لے کر مرتے ہیں اور تیرا نام لے کر زندہ ہوتے ہیں (یعنی تیرا نام لے کر سوتے اور جاگتے ہیں) اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو اس طرح کہتے: اُس رب کی تعریف ہے جس نے مرنے کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اس کی طرف لوٹنا ہے (بخاری لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت براءؓ سے روایت کیا)

۲۲۷۳ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بستر پر جائے تو چاہیے کہ پہلے اسے چادر سے جھاڑے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے بستر پر کیا گرا پڑا ہے پھر بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے خداوندا تیرا نام لے کر میں نے بستر پر کروٹ لی ہے اور تیرے ہی حکم سے بستر سے اٹھوں گا اور اگر نیند میں تو میری

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ لْيَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَّاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا۔

۲۲۷۴ / ۴ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَرْسَلْتَ وَقَالَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۷۵ / ۵ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَّا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۷۶ / ۶ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِیْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى وَبَلَغَهَا اَنَّهٗ جَاءَهٗ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ

جان لے لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر داہنی کروٹ لیٹے پھر مذکورہ دعائیہ کلمات کہے (متفق علیہ لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو اپنے لباس (کی چادر) سے تین مرتبہ جھاڑے اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے)

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو داہنی کروٹ لیٹ کر کہتے:۔ خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے سارے کام تیرے سپرد کر دیئے اپنی پیٹھ کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے ۔ کوئی جائے پناہ اور چھڑانے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا (خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت ورسالت پر ایمان لازم تھا۔ اشعۃ اللمعات) نبی علیہ السلام نے فرمایا ان کلمات کو کہنے کے بعد اگر کسی کو اسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی۔ ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب براء نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو نماز کا سا وضو کرو پھر داہنی کروٹ لیٹ کر کہو خداوندا میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور مذکورہ دعا سے اَرْسَلْتَ تک کے کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر زندگی میں صبح کی تو بھلائی ملے گی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیہ کلمات فرماتے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہماری مدد فرمائی ہمیں پناہ دی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا اور ان کو ٹھکانا دینے والا کوئی نہیں (مسلم)

حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے نشانات کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے گئیں کیونکہ انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فَجَآءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَجَآءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى بَطْنِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت عائشہ سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت ہمارے گھر تشریف لائے جب ہم بستروں پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا لیٹے رہو پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی ٹھنڈک محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز نہ

۲۲۷۷/۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّعِنْدَ مَنَامِكِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ایک خادم کا سوال کرنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۲۲۷۸/۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوندا تیری توفیق سے ہم نے صبح و شام کی۔ تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف ہمیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوندا تیری توفیق کے مطابق ہم نے شام و صبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۲۷۹/۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشِرْكِهٖ قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو "خداوندا! ظاہر و باطن کو جاننے والے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں شیطان کے مکر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں یہ دعائیہ کلمات صبح وشام اور رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کرو (ترمذی - ابوداؤد - دارمی)

۲۲۸۰
۱۰
وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا اس خالق ومالک کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین و آسمان کی کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی وہ سننے والا اور جاننے والا ہے تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا جناب ابان کو فالج ہوگیا تو ایک شخص رات کے وقت عیادت کے لیے آیا اور ان کو دیکھنے لگا تو جناب ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے۔ حدیث کی صداقت مسلم ہے لیکن جس دن مجھ پہ مرض کا حملہ ہوا اس دن میں یہ دعا نہیں پڑھ سکا تھا (ترمذی - ابن ماجہ لیکن سنن ابوداؤد میں اس طرح ہے جو شخص اس دعا کو پڑھے گا اس کو شام سے صبح تک کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے گا وہ شام تک محفوظ رہے گا)۔

۲۲۸۱
۱۱
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسٰى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكِبْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوءِ الْكُفْرِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کہا کرتے تھے، ہم نے اور مملکت خداوندی نے شام کی ہے تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش ہے اور اس کے لیے اقتدار اعلیٰ ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے خداوندا میں آج کی شب اور اس کے بعد کی راتوں کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور آج کی رات اور آئندہ راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں سستی بڑھاپے کی برائی یا کفر سے پناہ مانگتا ہوں ایک روایت میں اس طرح ہے کہ میں بڑھاپے تکبر دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں صبح کے وقت دعا میں صبح کا تذکرہ کرتے اور شام کے وقت دعا میں شام کا تذکرہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد لیکن جامع ترمذی میں کبر کے ساتھ کفر کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۲۲۸۲
۱۲
وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضور کی ایک صاحبزادی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں صبح کے وقت اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۸۳ / ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۸۴ / ۱۴ وَعَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّكَانَ فِيْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰى كَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا عَيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ ۔

(رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

۲۲۸۵ / ۱۵ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ

پاک اور لائق حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذات قوت و اقتدار اسی کے پاس ہے جو وہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الٰہی ہر چیز کو محیط ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون ولہ الحمد فی السموٰت والارض وعشیا وحین تظھرون ... تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت کیں تو یہ دن کے رہ جانیوالے معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام کو تلاوت کیں تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(ابوداؤد)

حضرت ابوعیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ۔ اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے خواب میں معلوم کیا یا رسول اللہ ابوعیاش آپ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت حارث بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ ثُمَّ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مُتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو خداوندا مجھے نار دوزخ سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت واقع ہو گئی تو آتش دوزخ سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد پڑھو اور اسی دن میں موت آجائے تو نار دوزخ سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۶/۱۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِي الْخَسْفَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوندا میں تجھ سے دین دنیا میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دینی دنیاوی امور میں اپنے اہل و مال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوندا میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوندا میں تیری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمین میں دھنسے جانے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

۲۲۸۷/۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہو خداوندا ہم نے صبح کی تیری ذات کو تیرے حاملان عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے سرزد ہونے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس رات میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

(ابوداؤد لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے)

۲۲۸۸/۱۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسٰى

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ)

۲۲۸۹ / ۱۹ وَعَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ رَاْسِہٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَآءِ)

۲۲۹۰ / ۲۰ وَعَنْ حَفْصَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْقُدَ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

۲۲۹۱ / ۲۱ وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِکَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُکَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُکَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

۲۲۹۲ / ۲۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَاْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ اَوْ عَدَدَ اَیَّامِ الدُّنْیَا۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

۲۲۹۳ / ۲۳ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر اسلام کے دین بر حق ہونے اور محمد مصطفےٰ کی رسالت پر راضی ہوا" (احمد۔ ترمذی)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سونے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹتے پھر کہتے:۔ خداوندا مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو اٹھائے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے براء سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کے لیے لیٹتے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات تین مرتبہ ادا فرماتے تھے۔ خداوندا تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں تیری ذات پاک سے اور تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اے رب کریم میں اس شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی تو پیشانی پکڑ کر کھینچ لیتا ہے خداوندا تو گناہوں اور قرض کو دور کرتا ہے اور تیرا لشکر شکست نہیں کھاتا نہ تیرا وعدہ غلط ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی دولتمند کو اس کی دولت نہیں بچا سکتی پاک ہے تیری ذات اور تو ہی لائق ستائش ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ یا ریگستان کے ریت کے برابر یا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں ان کی مغفرت فرما دیتا ہے وہ دعا یہ ہے میں اس ذات سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی وقیوم ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّأْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۹۴/۲۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُّسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهٗ وَيُكَبِّرُهٗ وَيَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ۔

۲۲۹۵/۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ

علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جاگنے تک کوئی اذیت دینے والی چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان داخل جنت ہوگا متوجہ ہو کہ وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے والے بہت تھوڑے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر ترازو میں باعتبار وزن ڈیڑھ ہزار ہیں دوسری بات یہ کہ جب (مسلمان) بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۳ بار تسبیح کرے ۳۳ بار حمد وثنا کرے اور ۳۴ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد تو سو ہوتی ہے مگر میزان میں ایک ہزار کے برابر ہے تم میں کون ایسا ہے جو شب و روز میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں ہر شخص کے پاس حالت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منعطف کراتا ہے اسی طرح رات کو سوتے وقت بھی اس کو سلا دیتا ہے (اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا ہے) ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابو داؤد نے اس طرح روایت کیا ہے دو خصلتیں یا دو عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ تعداد ایک سو پچاس ہی کے بعد فرمایا۔ جو اللہ اکبر چونتیس بار کہے جائیں اور بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے چونتیس بار تکبیر اور تینتیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں ہے؎

حضرت عبداللہ بن غنام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملتی ہے تیری ذات واحد سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے

؎ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ILM ISLAMIA ACADEMY

ذٰلِكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ -

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات تشکر ادا کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

۲۲۹۶ / ۲۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ -

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے۔ خداوندا! آسمانوں۔ زمینوں اور ہر چیز کے خالق۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے۔ تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے۔ یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی مخفی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے)

۲۲۹۷ / ۲۷ وَعَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى -

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوندا میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کرا دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

۲۲۹۸ / ۲۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ وَاٰوَانِيْ وَاَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ -

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق ومالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی۔ مجھے ٹھکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پلایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والے سب کے معبود میں تجھ سے نار دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

۲۲۹۹ / ۲۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكٰى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خالد بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللہِ مَا اَنَامُ اللَّیْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَالْحَکِیْمُ بْنُ ظُھَیْرٍ الرَّاوِیْ قَدْ تَرَكَ حَدِیْثَہٗ بَعْضُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو تو دعا کرو۔ خداوندا ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر زیادتی کرنے والے کی زیادتی اور ظلم سے محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری ثنا سب سے بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن ظہیر کی روایت کردہ حدیث کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

تیسری فصل

۲۳۰۰ / ۳۰ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ ھٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَہٗ وَنَصْرَہٗ وَنُوْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَھُدَاہُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوندا میں آج کے دن کی فتح و نصرت نور و برکت اور ہدایت طلب کرتا ہوں۔ میں آج کے دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح شام کے وقت کہے۔
(ابوداؤد)

۲۳۰۱ / ۳۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ کُلَّ غَدَاۃٍ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ تُکَرِّرُھَا ثَلٰثًا حِیْنَ تُصْبِحُ وَثَلٰثًا حِیْنَ تُمْسِیْ فَقَالَ یَا بُنَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِھِنَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِہٖ ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ کلمات پڑھتے ہیں "خداوندا تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔
(ابوداؤد)

۲۳۰۲ / ۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ۔

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے خلق۔ امر اللہ کے لئے ہیں شب و روز اور ان دونوں میں جو آرام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لیے ہیں خداوندا اس دن کی ابتدا نیکی کا سبب درمیانی حصہ کو حاجتوں سے نجات کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن سنی کے حوالہ سے نقل کیا ہے)

۲۳۰۳ (۳۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے "ہم نے اسلام کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر جو مشرکوں میں نہ تھے صبح کی۔

(احمد۔ دارمی)

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ — مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

پہلی فصل

۲۳۰۴ (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ (اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ خداوندا ہمکو اور ہمیں جو اولاد عطا فرمائے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شوہر کی اس مقاربت سے جو بچہ پیدا ہو گا اسکو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔ (متفق علیہ)

۲۳۰۵ (۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے۔ عظیم اور حلیم خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۰۶ (۳) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں

www.waseemziyai.com

جُلُوْسٌ وَّاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِاحْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۷ (۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَّاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۸ (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۰۹ (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں جس کو غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جاتا رہتا ہے "اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم" یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا توان صاحب نے کہا کہ میں مجنون نہیں ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالےٰ سے فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کو رینگتے سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت، تین بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوندا ہم اس سفر میں بھلائی اور تقوےٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہو۔ خداوندا اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی درازی کو مختصر فرما دے خداوندا تو سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سفر کی مشقتوں برے حالات اور اہل وعیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے ہم واپس ہونیوالے توبہ کرنیوالے رب کریم کی عبادت کرنے والے اور اسکی حمد کرنیوالے ہیں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جاتے تو سفر کی مشقتوں واپسی کے مصائب سے نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپسی پر اہل وعیال کو بری حالت میں اور غربت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

MAKTABA FAIZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَالْمَالِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۲۳۱۰ وَعَنْ خَوْلَۃَ بِنْتِ حَکِیْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
۷
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِہٖ ذٰلِکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی منزل پر اُترے اور یہ کلمات کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ لیتا ہوں مخلوق کے شر سے۔ تو اُسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اُس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

۲۳۱۱ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی
۸
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَۃَ قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّکَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھو نے کاٹ لیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں: "میں اللہ تعالیٰ سے اس کے کامل کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

۲۳۱۲ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
۹
کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّاَسْحَرَ یَقُوْلُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَآئِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے: "اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سننے والے نے سنی اور اس بہتر نصیحت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمائی۔ خداوندا تو ہماری محافظت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش دوزخ سے پناہ حاصل کرنے کیلئے

۲۳۱۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
۱۰
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد، حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے توبہ کرنے والے عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کافروں کے لشکر کو تنہا شکست دی۔ (متفق علیہ)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا
۱۱
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: اے کتاب کے نازل فرمانے والے جلدی

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حساب لینے والے معبود خداوندا الکفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما انہیں شکست دے اور انکے پائے ثبات میں لغزش ڈالدے (متفق علیہ)

۲۳۱۵/۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَیْہِ طَعَامًا وَّوَطْبَۃً فَاَکَلَ مِنْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَکَانَ یَاْکُلُہٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ وَیَجْمَعُ السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَجَعَلَ یُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَھْرِ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَہٗ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہٖ اُدْعُ اللّٰہَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان ہوئے ہم نے آپکی خدمت میں کھانے کی چیزیں بشمول ملیدہ پیش کیں اسکے بعد آپکی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپنے ان میں سے کچھ کھائیں اور گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان دبا لیا۔ اور ایک روایت میں اسطرح منقول ہے کہ کھجور کی گٹھلیوں کو اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا اسکے بعد آپکی خدمت میں پانی لایا گیا جو آپ نے پیا۔ راوی کہتے ہیں میرے والد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے تھے تو نبی علیہ السلام سے التجا کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں تو آپنے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوندا انہیں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے، ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۳۱۶/۱۳ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیا) چاند دیکھتے تو دعائیہ کلمات اس طرح کہتے: خداوندا امن۔ ایمان۔ سلامتی اور اسلام کے ساتھ (زیر سایہ) ہم پر چاند کو نکال دے۔ اے چاند! تمہارا اور ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

۲۳۱۷/۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَّجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا اِلَّا لَمْ یُصِبْہُ ذٰلِکَ الْبَلَاءُ کَائِنًا مَّا کَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ الرَّاوِیْ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ)

حضرات عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس دعا کو پڑھنے سے وہ مبتلائے آلام نہیں ہو گا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا کیونکہ عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے)

۲۳۱۸/۱۵ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَّمَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَّرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَّبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُّبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ -

۲۳۱۹ (۱۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا خَيْرًا فَقَالَ اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَسْئَلْهُ الْعَافِيَةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۰ (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِى الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

۲۳۲۱ (۱۸) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِى الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اسکے دست قدرت میں بھلائی ہے اور ہر چیز پر اسکا اقتدار ہے۔ پس اللہ تعالےٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ برائیاں اسکے نامہ اعمال سے مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں گھر بن جائے گا (ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنہ میں بازار کی بجائے سوق جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید وفروخت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خداوندا میں تجھ سے پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت سے کیا مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعائیہ کلمے سے میں بھلائی کی توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تکمیل سے مراد دخول جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا کرنے والے سے سنا وہ ذوالجلال والاکرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تیری دعا قبول ہوئی۔ اب مانگ لے! نبی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو اسطرح دعا کرتے سنا خداوندا میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو آپنے فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر بیکار باتیں کی ہوں تو اس کو چاہیئے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی دعوات کبیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں پیر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوندا تیری ذات پاک ہے میں نے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت کرنے والا نہیں یہ کلمات کہہ کر جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا اے امیر المومنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا میں نے وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲ طلب کرتا ہے تو رب کریم خوش ہوتا ہے اور اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۲ گناہوں کی مغفرت

۲۳۲۲ / ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرْ وَآخِرَ عَمَلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا دوسری روایت میں اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں (ترمذی لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

۲۳۲۳ / ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابوداؤد)

۲۳۲۴ / ۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي فَقَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعائے برکت فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں پرہیزگاری عطا فرمائے اس میں کچھ زیادتی فرمائیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پہ آسانی فرمائے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

۲۳۲۵ / ۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا خشیت الٰہی خود پر لازم کر لو اور ہر بلند جگہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۲۶/۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ أَسَدٍ وَّأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۷/۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ وَبِكَ أَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۸/۲۵ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاؤُدَ)

۲۳۲۹/۲۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَّزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَّفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاؤُدَ وَابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِيْ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۲۳۳۰/۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوندا! اس کے سفر کے بُعد کو کم فرما اور سفر کو اس کے لئے آسان فرما۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اندر جو برائی ہے اس سے اور تجھ پر جو چلتے ہیں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں شیر کالے ناگ سانپ، بچھو، شہر میں رہنے والوں۔ پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقعہ پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا تو میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے سہارے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوندا ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔

(احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے "اللہ کے نام کیساتھ" جس پر میں نے بھروسہ کیا۔ خداوندا ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم لغزش میں پڑیں یا ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوندا میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں کج روی کروں یا راہ سے بھٹکایا جاؤں۔ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جائے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ يُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)

جب کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے میں اللہ کا نام لے کر اسکے بھروسے پر نکلا ہوں۔ اسکے سوا نہ تو گناہ سے پھرنے اور نہ نیک عمل کرنے کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جاتا ہے تیری راہ راست کی جانب رہنمائی کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ اب تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی حفاظت کی گئی اور تیرے شر سے بچا لیا گیا (ابو داؤد) لیکن جامع ترمذی نے صرف شیطان کی دوری تک روایت کیا

۲۳۳۱/۲۸ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اس پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔ (ابو داؤد)

۲۳۳۲/۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نئے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرماتے اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۲۳۳۳/۳۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوِ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوندا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگتا ہوں اور جب اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا کرے (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۲۳۳۴/۳۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوبکرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت زدہ کے لئے دعائیہ کلمات یہ ہیں خداوندا میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قبضہ نہ دے اور میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ (ابو داؤد)

۲۳۳۵/۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّيْ وَقَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۲۳۳۶/۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِيْ بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى)

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ غموں کا مارا اور قرض کے بوجھ سے نڈھال ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں ایسی بات نہ سکھاؤں جو تمہارے غموں کو دور کرکے قرض سے نجات دلائے۔ اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائیں نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح وشام یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے غم اور تفکرات سے عجز اور سستی سے بزدلی اور کنجوسی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں قرض اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح وشام ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے غموں کو مجھ سے دور کیا اور قرض سے بھی نجات عطا فرمائی (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک مکاتب (غلام) نے آکر کہا کہ میں اپنی کتابت (شرائط آزادی) سے عاجز آگیا ہوں میری مدد کریں۔ جناب علی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تمہیں وہ کلمات بتاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاتے تھے اگر تم پر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کر دے گا۔ تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے حلال کا رزق عطا فرما اور حرام روزی سے بے پروا کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

(ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اذا سمعتم نباح الکلاب فی باب تغطیۃ الاوانی انشاء اللہ تعالیٰ کے ذیل میں نقل کریں گے)

تیسری فصل

۲۳۳۷/۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۳۳۸/۳۵ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گی تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے اس پر مہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کرو گی تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے وہ کلمات اس طرح ہیں۔ رب کریم تیری ذات پاک ہے تو لائق حمد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (نسائی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس

www.waseemziyai.com
MAKTABA-TUL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس خدا کی حمد ہے جو ماہ گزشتہ کو لے لیا گیا اور یہ مہینہ عطا فرمایا۔
(ابو داؤد)

۲۳۳۹/۳۶ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَجِلَآءَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ بِهٖ فَرَجًا۔
(رَوَاهُ رَزِيْنٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے خداوندا میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندی کا بیٹا ہوں تیرے زیر اقتدار ہوں میری پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے مجھ پر تیرا حکم جاری ہے تیرا فیصلہ انصاف پہ مبنی ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے خود کو مسمیٰ کیا یا اسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے بندوں میں سے کسی کو بتایا یا پردہ غیب میں جو اختیار کیا کہ قرآن کریم کو میرے قلب کی بہار میرے غموں کا مداوا بنادے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسانیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔
(رزین)

۲۳۴۰/۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے
(بخاری)

۲۳۴۱/۳۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَّلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے حی و قیوم میں تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور غیر محفوظ بتایا ہے۔

۲۳۴۲/۳۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَیْءٍ نَّقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَآئِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! اس طرح دعا کرو خداوندا ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابو سعید خدری فرماتے ہیں۔ ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا نے دشمن کو شکست دیدی۔

۲۳۴۳/۴۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو یہ بات فرماتے۔ اللہ کا نام لیکر یہاں آئے ہیں۔ خداوندا ہم اس بازار اور جو کچھ اس میں بھلائی ہے اسکو طلب کرتے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوندا میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو یہاں پہنچنے والی ہو۔ (بیہقی دعوات کبیر)

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ
پناہ طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

۲۳۴۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت۔ بدبختی آنے۔ تقدیر کی برائی اور دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ (متفق علیہ)

۲۳۴۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تفکرات۔ غم۔ بیچارگی سستی۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ قرض اور دشمنوں کے غلبہ سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے سستی طول عمر قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میں دوزخ کے عذاب آگ کے نقصانات۔ قبر کے فتنہ اس کی عذاب ہوں۔ دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ خداوندا میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میلا کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوندا میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا ہی بُعد پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مشرق و مغرب میں بُعد رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے بیکسی۔ سستی۔ بزدلی۔ بخل۔ طول عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوندا میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوندا

MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو بہترین تزکیہ فرمانے والا کارساز اور مالک مطلق ہے۔ خداوندا میں تجھ سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ مانگتا ہوں (مسلم)

۲۳۴۸/۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوندا میں تجھ سے نعمت کے زائل ہونے سکون کے ختم ہونے۔ ناگہانی عذاب اور تیرے غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
(مسلم)

۲۳۴۹/۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کہا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔
(مسلم)

۲۳۵۰/۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا میں نے تیرے اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع ہوا تیری مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوندا میں تیری عزت وجلال کی پناہ میں آتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن وانس کو موت آئے گی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۵۱/۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں ان چار باتوں سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو۔ ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو۔ ایسے نفس سے جس کو کبھی سیری نہ ہو۔ اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا اور نسائی نے دونوں راویوں سے روایت کیا ہے)

۲۳۵۲/۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ بری عمر۔ سینہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-ISLAMIA ACADEMY

وَسُوْٓءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۳ (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فقر، معاشی کمی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۴ (۱۱) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے اختلاف نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۵ (۱۲) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں فاقہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری عادت ہے۔
(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۳۵۶ (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں برص۔ جذام۔ جنون اور بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔
(ابوداؤد۔ نسائی)

۲۳۵۷ (۱۴) وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَآءِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوندا میں برے اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔
(ترمذی)

۲۳۵۸ (۱۵) وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِيْذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِيِّیْ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ)

حضرت شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیں جس کا میں ورد کروں تو آپ نے فرمایا (اس طرح دعا کرو) خداوندا میں اپنی سماعت بصارت۔ نطق۔ قلبی اور مادہ مردمی کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۳۵۹ (۱۶) وَعَنْ اَبِی الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا میں تجھ سے پناہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

الْهَدَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَآئِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى وَالْغَمِّ)

طلب کرتا ہوں کہ میں کسی چیز سے دب کر مروں۔ بلند جگہ سے گرتے غرق ہو کر اور جل کر مرنے سے . . . . . . خداوندا میں طول عمر سکرات کے وقت شیطان کے بہکانے۔ میدان جنگ سے بھاگ آنے اور سانپ کے ڈسنے کی موت سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد نسائی صاحب نسائی نے غم کے لفظ کا بھی اضافہ کیا ہے)

۲۳۶۰/۱۷ وَعَنْ مُّعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَّهْدِيْ اِلٰى طَبَعٍ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو نقصان کی طرف لے جاتا ہو۔

(احمد، بیہقی۔ دعوات کبیر)

۲۳۶۱/۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا اے عائشہ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ یہ پوشیدہ ہونے کے بعد تاریکی کا سبب بنتا ہے۔

(ترمذی)

۲۳۶۲/۱۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَآءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيَ الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَّنِيْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا تم دن میں کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو تو میرے والد نے کہا سات کی جن میں سے چھ زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم امید اور خوف میں کس سے رجوع ہوتے ہو۔ میرے والد نے کہا آسمان والے سے نبی علیہ السلام نے فرمایا اے حصین اگر تم اسلام قبول کر لو تو میں تمہیں ایسی دو باتیں بتاؤں جو تمہارے لئے منفعت بخش ہوں گی۔ میرے والد نے جب اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ اب مجھے وہ باتیں بتا دیں جن کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا یہ دعا کرو خداوندا میرے دل میں ہدایت ڈال دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ (ترمذی)

۲۳۶۳/۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں ڈر جائے تو وہ اس طرح دعا کرے :۔ میں اللہ تعالیٰ سے پورے کلمات کے ساتھ اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر اور اپنی ذات پر شیطانوں کے تسلط اور ان کی اپنے پاس موجودگی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ)

سے پناہ طلب کرتا ہوں ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات سے محفوظ ہوجائے گا۔ جناب عبداللہ بن عمرو دعائیہ کلمات اپنے بچوں کو یاد کراتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

(ابوداؤد والفاظ حدیث بحوالہ ترمذی)

۲۳۶۴
۲۱
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت یہ التجا کرتی ہے خداوندا اس کو جنت میں داخل کردے اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ درخواست کرتی ہے۔ خداوندا اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی۔ نسائی)

تیسری فصل

۲۳۶۵
۲۲
عَنِ الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت قعقاع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب احبار کہتے تھے کہ اگر میں یہ چار کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا ڈالتے جب ان سے معلوم لیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انہوں نے بتایا "میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع ومانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک وبد کوئی تجاوز نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جنکو میں جانتا ہوں یا انکا علم نہیں رکھتا۔ اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسکو انسے پیدا کیا اس کو پھیلایا اور اپنی کثرت سے قطع نظر برا دی کی (مالک)

۲۳۶۶
۲۳
وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ ۔ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ وَعِنْدَهٗ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ۔

حضرت مسلم بن ابی بکرہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے خداوندا میں کفر۔ فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں بھی یہ دعائیہ کلمات پڑھنے لگا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے (نسائی لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد کا تذکرہ کیا ہے)

۲۳۶۷
۲۴
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوندا میں کفر اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں

MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

وَالدَّیْنِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ قَالَ نَعَمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَّیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

(رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرض کو برابر سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں دوسری روایت کے مطابق یہ دعا اس طرح منقول ہے خداوندا میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں (نسائی)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

جامع دعائیں

پہلی فصل

۲۳۶۸ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَآ اَخَّرْتُ وَمَآ اَسْرَرْتُ وَمَآ اَعْلَنْتُ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْٓ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے تھے خداوندا میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں اسراف اور میری کمزوریوں کو جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب کو بخش دے خداوندا میری بیجا کوششوں بیہودہ گوئی قصداً اور بلاقصد مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرما دے۔ خداوندا میرے اگلے پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو جن کو تو خوب جانتا ہے معاف فرما دے تیری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۶۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَعِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْٓ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا دین کو میرے لئے بہتر اور آسان فرما۔ جو میرے کاموں کا نگران ہے اور دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی کو ہر کار خیر کی زیادتی فرما اور میری موت کے ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔

(مسلم)

۲۳۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے ہدایت۔ پرہیزگاری حرام روزی سے باز رہنے اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۲۳۷۱ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَ اذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوندا مجھے ہدایت عطا فرما مجھے سیدھا رکھ آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستہ کا تصور کرو اور سیدھا رکھنے سے نظر کی راستی کا تصور رکھو۔ (مسلم)

۲۳۷۲/۵ وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰٓؤُلَاءِ الْکَلِمٰتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے اور اس سے فرماتے کہ ان الفاظ سے دعا کرو "خداوندا میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔ (مسلم)

۲۳۷۳/۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوندا ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۷۴/۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر کسی کو غلبہ نہ دے۔ میرے لئے تدبیر فرما میرے مقابل کی تدبیر میں مدد نہ کر مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور جو مجھ سے بغاوت کرے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما اے میرے رب تو مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی جانب رجوع ہونے والا۔ تجھ سے عاجزی کرنیوالا اور تجھ سے تضرع کرنیوالا بنا۔ خداوندا میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے گناہوں کو دھوڈال۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما۔ میری بات کو سچا کر میرے قلب کو ہدایت عطا فرما۔ اور میرے قلب کی سیاہی کو دور فرما۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۳۷۵/۸ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِیْنِ خَیْرًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوئی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا۔

ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن اور غریب ہے۔

۲۳۷۶ / ۹ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ کونسی دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے کاموں میں معافی طلب کرو۔ اس شخص نے دوسرے دن آکر یہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن آکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ نے وہی جواب دہرا کر فرمایا جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت اور معافات مل گئی تو تمہیں فلاح حاصل ہوگئی۔

(ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

۲۳۷۷ / ۱۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَآئِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا میں یہ کلمات فرماتے تھے خداوندا مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے عطا فرما خداوندا تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنا دے اور اے پروردگار میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جسکو تو محبوب رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

۲۳۷۸ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَآءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین (صحابہ) کے لئے دعا فرماتے۔ خداوندا تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرمادے اور ہمیں اتنا یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوندا زندگی میں ہمیں اچھی سماعت۔ بصارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپسی پر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیلئے کر دے اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے اور ہمارے علم کے لئے مرکز آزمائش نہ بنا اور جو ہم پہ رحم نہ کرے اس کو ہم پہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

غلبہ نہ عنایت کر۔
(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)

۲۳۷۹ (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ بِمَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوندا جو علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما۔ میرے علم میں زیادتی کر اور مجھے علم نافع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی سی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

۲۳۸۰ (۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَءَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوندا ہمیں افزائش فرما کمی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذلیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے۔ دعا کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگیا۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے بعد قد افلح المومنون سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۳۸۱ (۱۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک نابینا شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کردوں اور چاہو تو اس پر صبر کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرکے یہ دعا پڑھو۔ خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے میں آپ کے ذریعے اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ وہ حاجت کو پورا فرمادے خداوندا نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمالے (جامع ترمذی)

نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۳۸۲/۱۵ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے۔ خداوندا میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرا دے۔ اے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات۔ مال۔ اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ جناب داؤد بہت زیادہ عبادت کرنیوالوں میں سے تھے (جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے)

۲۳۸۳/۱۶ وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی بِنَا عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ صَلٰوۃً فَاَوْجَزَ فِیْھَا فَقَالَ لَہٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَّا عَلٰی ذٰلِکَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِیْھَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ ھُوَ اَبِیْ غَیْرَ اَنَّہٗ کَنّٰی عَنْ نَّفْسِہٖ فَسَاَلَہٗ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِہِ الْقَوْمَ اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ۔ (رَوَاہُ النَّسَآئِیُّ)

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز ادا کی . . . تو نہایت مختصر نماز پڑھی تو لوگوں نے کہا کہ آپ نے ہلکی اور مختصر نماز پڑھائی۔ جناب عمار نے فرمایا کوئی بات نہیں میں نے اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کھڑے ہوئے تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور آکر اپنی قوم کو وہ دعا بتائی (الفاظ دعا) خداوندا میں تیرے عالم الغیب ہونے اور خلق پر قدرت رکھنے کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت بھیج دینا جب تک تیرے علم میں میرے لیے موت بہتر ہو۔ اے اللہ میں غیب اور شہادت میں تیرے خوف کا سوال کرتا ہوں اور غم و سرور میں تجھ سے کلمہ حق کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں مالداری اور غربت میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو ہمیشہ رہے۔ اور قضاء کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد زندگی کی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت طلب کرتا ہوں تیری لقاء شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ میں نہ تو فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوندا ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما۔ اور ہمیں سیدھا چلنے والوں کا راہنما بنا (نسائی)

۲۳۸۴/۱۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الْفَجْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عِلْمًا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوندا میں تجھ سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

نَافِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ۔

۲۳۸۵/۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدَعُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي أُعْظِمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۸۶/۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ۔

۲۳۸۷/۲۰ وَعَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۳۸۸/۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللهَ بِهِ فَشَفَاهُ اللهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۸۹/۲۲ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ

نفع دینے والے علم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ۔ بیہقی دعوات کبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوندا مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد رکھوں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوندا میں تجھ سے صحت عفت (پرہیزگاری) حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (دعوات کبیر)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوندا میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو ریاکاری سے میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے محفوظ فرما دے اے مالک و مولیٰ تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو جانتا ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طویل العمری کی وجہ بہت کمزور اور پرندہ کی طرح کمزور ہو گئے تھے ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں رب کریم کی بارگاہ میں دعا کرتا تھا خداوندا اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوندا تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کر اور ہمیں نار دوزخ سے محفوظ فرما راوی کہتے ہیں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جسکی طاقت نہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ بیہقی در شعب الایمان) جامع ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

۲۳۹۰/۲۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی خداوندا میرے باطن کو ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو آراستہ کر دے خداوندا میں تجھ سے وہ بہتری طلب کرتا ہوں جو تو لوگوں کے مال و منال میں مرحمت فرماتا ہے جو نہ گمراہ ہوتے ہیں اور نہ گمراہ کرتے ہیں۔

(ترمذی)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

ارکانِ حج کا بیان

پہلی فصل

۲۳۹۱/۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰۤى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَاۤ اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا؟ یا رسول اللہ ہر سال یہ سن کر نبی علیہ السلام خاموش رہے تو اس نے اپنے سوال کا تین مرتبہ اعادہ کیا۔ بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔ آپ نے فرمایا جس بات سے میں صرف نظر کر دوں تو اس پر اصرار نہ کرو پہلے نبیوں کی امتیں اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات

۲۳۹۲/۲ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا سائل نے معلوم کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

۲۳۹۳/۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کیلئے حج کیا اور اسکے درمیان کوئی غلط اور گناہ کا کام نہیں کیا تو وہ اسطرح واپس ہوگا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت تھا (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۳۹۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔
۴
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کا درمیانی عرصہ گناہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔
(متفق علیہ)

۲۳۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔
۵
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔
(متفق علیہ)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔
۶
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحاء میں ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا [illegible] (مسلم)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔
۷
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرائض میں ایک فریضہ حج میرے والد پر فرض ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر دوں تو آپ نے فرمایا ہاں ۔ راوی کہتے ہیں یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (متفق علیہ)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ وَاِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللّٰهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔
۸
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں! تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کرو اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔
(متفق علیہ)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ وَّلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ۔
۹
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تخلیہ میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا نام تو فلاں فلاں غزوہ کے لئے مقرر ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۴۰۰/۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

۲۴۰۱/۱۱ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن کا سفر نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۲۴۰۲/۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) ذوالحلیفہ (موجودہ نام بیر علی) شام والوں کے لئے جحفہ نجدیوں کیلئے قرن منازل یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لیے ہیں جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر علاقوں سے ان کی جانب گزر کر آئیں اور انکی حدود سے باہر رہتے ہوں۔ انکی حدود میں رہنے والا شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کیلئے اسکا گھر میقات ہے اور یہ حکم تمام مواقیت کیلئے ہے یہاں تک کہ مکہ کے رہنے والے بھی وہیں سے احرام باندھیں گے (متفق علیہ)

۲۴۰۳/۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَّمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستہ سے ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے۔ عراقیوں کے لئے میقات ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یلملم ہے۔ (مسلم)

۲۴۰۴/۱۴ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِىْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعْرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِىْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوتے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ کے لئے جعرانہ سے جنگ حنین کے بعد اموال غنیمت کی تقسیم سے فارغ ہوکر روانہ ہوئے یہ تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں) (متفق علیہ)

۲۴۰۵/۱۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۴۰۶ / ۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جناب اقرع بن حابس نے کھڑے ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمر میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد۔ نسائی۔ دارمی)

۲۴۰۷ / ۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی سواری کا مالک ہو جو اسکو خانہ کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اخراجات سفر ہوں اسکے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر تا ارشاد ربانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو زاد راہ کی کفالت کر سکیں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اور اسکی سند محل نظر ہے کیونکہ هلال بن عبد اللہ مجہول اور حارث ضعیف الحدیث ہیں)

۲۴۰۸ / ۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرورت نہیں۔ (صلاحیت کے باوجود حج و نکاح نہ کرنا) (ابوداؤد)

۲۴۰۹ / ۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو ادا کرنے میں عجلت کرے۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۲۴۱۰ / ۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جسطرح بھٹی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی۔ نسائی) جبکہ احمد اور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

احمد وابن ماجۃ عن عمر الی قولہ خبث الحدید)

۲۴۱۱/۲۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۴۱۲/۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ قَالَ زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ)

۲۴۱۳/۲۳ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

۲۴۱۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَّفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۱۵/۲۵ وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

۲۴۱۶/۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۴۱۷/۲۷ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ

ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے صرف لوہے کے میل تک روایت کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ حج کی فرضیت کے اسباب کیا ہیں تو آپ نے فرمایا سامان سفر اور سفر کی سہولت کا موجود ہونا۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حاجی اور حج کرنے کی تعریف کیا ہے آپ نے فرمایا بغیر خوشبو لگائے سر کے بالوں کو پراگندہ رکھنا ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کونسا حج افضل ہے آپ نے فرمایا بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا اسی دوران ایک اور سائل نے کھڑے ہو کر سوال کیا قرآن میں سبیل سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا زادراہ اور سواری (شرح السنہ) لیکن صاحب ابن ماجہ نے آخری الفاظ:

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد بوڑھے ہو گئے ہیں اور نہ تو سواری پر سوار ہو سکتے ہیں نہ حج وعمرہ کر سکتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج وعمرہ کر لو۔ (ابوداؤد۔ نسائی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شبرمہ کی جانب سے لبیک پکارتے سن کر اس سے دریافت فرمایا شبرمہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا رشتہ دار (شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکار دو عالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی جانب سے حج کرو (شافعی ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کے رہنے والوں کے لئے میقات عقیق مقرر فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات ذات عرق مقرر فرمایا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس شخص نے حج وعمرہ کے لئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۴۱۸ ۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں کا وطیرہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لاتے اور مکہ میں آکر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا زادراہ لیکر چلو اور بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔ (بخاری)

۲۴۱۹ ۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو آپ نے فرمایا ہاں ایسا جہاد جس میں جنگ وجدل نہیں وہ حج وعمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۴۲۰ ۳۰ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری حاجت مزاحم ہوئی نہ وہ بیماری یا حاکم کے جبر کی وجہ سے رکا بلکہ بلاوجہ حج نہ کیا اب اس کو چاہیئے کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ (دارمی)

۲۴۲۱ ۳۱ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ اِنْ دَعَوْهُ اَجَابَهُمْ وَاِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

۲۴۲۲ ۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں۔ مجاہد حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی۔ شعب الایمان)

۲۴۲۳ ۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۴۲۴/۳۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَ الْمُعْتَمِرِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج۔ عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِیَةِ

احرام اور تلبیہ (لبّیک) کا بیان

پہلی فصل

۲۴۲۵/۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ بِالْبَیْتِ بِطِیْبٍ فِیْهِ مِسْكٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مانگ میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۴۲۶/۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ مُلَبِّدًا یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَا یَزِیْدُ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جمے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور اقتدار تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اضافہ نہ کرتے تھے (متفق علیہ)

۲۴۲۷/۳ وَعَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پیر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تلبیہ شروع کر دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۴۲۸/۴ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلند آواز سے بارگاہ الٰہی میں فریاد کرتے تھے (مسلم)

۲۴۲۹/۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَیَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِیْعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابوطلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج عمرہ کہہ رہے تھے۔ (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۴۳۰ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لئے (قران کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔
(متفق علیہ)

۲۴۳۱ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ بَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۴۳۲ (۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۲۴۳۳ (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام باندھنے سے قبل) اپنے بالوں کو خطمی سے جمایا۔ (ابوداؤد)

۲۴۳۴ (۱۰) وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے آ کر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں۔ شک راوی (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ، دارمی)

۲۴۳۵ (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر اور ادھر سے ختم ہوتی ہے (یعنی جانبین میں کنارے زمین تک)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۴۳۶ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلبیہ پڑھتے حاضر ہوں خداوندا تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادتمندی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں۔ تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔

(متفق علیہ بالفاظ مسلم)

۲۴۳۷ / ۱۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهٗ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ۔

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔

(شافعی)

تیسری فصل

۲۴۳۸ / ۱۴ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کرایا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام بیدا تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

۲۴۳۹ / ۱۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ اس طرح پکارتے خداوندا میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ تم پر افسوس ہے بس بس خاموش ہو جاؤ لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیرا شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اسکا تو بھی مالک ہے۔ وہ لوگ دوران طواف اسطرح کہتے رہتے

(مسلم)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع کے واقعات

پہلی فصل

۲۴۴۰ / ۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZUL OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ فِى الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُّحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِىْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشٰى اِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ

دسویں سال جب آپ نے حج کا ارادہ کیا تو اعلان کرا دیا کہ نبی علیہ السلام کا حج کا ارادہ ہے یہ سنکر بہت سے لوگ مدینہ آ گئے اور سب نبی علیہ السلام کے ساتھ حج کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اسماء بنت عمیس کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر متولد ہوئے تو جناب اسماء نے نبی علیہ السلام سے معلوم کرایا کہ اب میں کیا کروں۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور گدی رکھ کر اسے باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی۔ اور قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام بیداء میں پہنچی تو آپ نے ان الفاظ میں تلبیہ پڑھی میں حاضر ہوں خداوندا میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور نعمتیں تیرے لئے ہیں تو صاحب اقتدار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ جناب جابر فرماتے ہیں کہ سوائے ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ سے واقف بھی نہ تھے جب ہم نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھیروں میں معمول کے مطابق چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت تلاوت کی "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ" اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپکے اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ ایک اور روایت کے مطابق وہاں آپنے دو رکعتیں پڑھیں جس میں سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب چلے گئے اور صفا کے قریب پہنچ کر یہ کلمات ارشاد فرمائے بیشک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں میں شروع کرتا ہوں جسطرح اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سعی کی ابتداء میں صفا پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دیکھ کر اسکی جانب منہ کر کے اللہ کی تکبیر و تحمید بیان کی اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اس نے اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو تنہا شکست دی اسکے بعد دعا فرمائی اس طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفا سے اتر کر مروہ کی جانب روانہ ہوئے جب پہاڑی سے اتر کر ہموار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور اسی طرح پر دعائیں اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفا پر کی تھی۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا

لیکن جب آخری پھیرے میں مروہ پر آئے تو صحابہ پہاڑ سے نیچے تھے اس وقت آپ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لیکر نہ آتا اور پہلے عمرہ کرتا اب تم میں سے جس شخص کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے اور عمرہ کرے۔ اس وقت جناب سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر کہا۔ یارسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدی ہے تو نبی علیہ السلام نے اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمرہ حج میں داخل کر دیا گیا ہے یہ آپ نے دو مرتبہ کہا۔ آپ نے فرمایا یہ حکم ابدی ہے ابدی ہے حضرت علی اپنے ساتھ یمن سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدی لے کر آئے تھے آپ نے ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا (نیت کی تھی) تو کیا الفاظ کہے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوندا میں اس کی نیت کرتا ہوں جو احرام تیرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا چونکہ تم ہدی ساتھ لائے ہو اسلئے ابھی احرام کھولکر حلال نہ ہو راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی ہدی کے جو اونٹ ساتھ لائے تھے وہ تعداد میں سو تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ سوائے ان کے جو ہدی کے جانور ساتھ لائے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں رہے باقی سب نے احرام اتار دیئے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب ترویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو منٰی کی جانب نبی علیہ السلام کے ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا منٰی آکر نبی علیہ السلام نے ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشاء اور نویں کی فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر فجر کے بعد تھوڑی دیر اور قیام کیا۔ یہاں تک کہ نویں کا سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی نمرہ میں خیمہ نصب کرنے کا حکم فرمایا یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے روانہ ہوئے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن نبی علیہ السلام یہاں سے گزرتے ہوئے عرفہ میں تشریف لائے۔ وہاں آپ نے دیکھا کہ آپ کا خیمہ وادی نمرہ میں لگا دیا گیا ہے اسلئے وہاں اتر کر قیام فرمایا جب سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) آپ نے ناقہ قصواء کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار ہوئے اور وادی نمرہ کے اندر آکر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ
وَّدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ
دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا
فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ
وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ
اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ
عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ
فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ
مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا
بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ
تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا
نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا
اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ
بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ
بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ
حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ
وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ
بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ
فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ
وَّاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ

ہوشیار و خبردار! دورِ جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا
گیا ہے۔ دورِ جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے
میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیعہ بن حارث کا تھا جنہوں
نے بنی سعد میں دودھ پیا تھا اور انکو قبیلہ ھذیل نے قتل کیا تھا۔ اسی
طرح دورِ جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور میں اس سلسلہ میں
پہل کر کے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے سودی اموال کو ختم کرتا ہوں
لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان
کی وجہ سے انکی ذمہ داری لی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے ان کی
شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں
پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو
تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان
کے کھانے کپڑے اور ضروریات زندگی کی حسن سلوک سے کفالت کرو میں
نے تم میں ایسی چیز کو چھوڑا ہے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو گے
تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کتاب الٰہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں
سوال ہو گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے
پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت و خیرخواہی کی۔ اس کے
بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے
اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے تین مرتبہ فرمایا
خداوندا تو گواہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان و اقامت
پڑھی تو آپ نے نماز ظہر پڑھائی اس کے فوراً بعد جناب بلال نے پھر اقامت
پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان
سنتیں و نفل نہ پڑھے گئے نماز سے فارغ ہو کر ناقہ قصواء پر سوار ہو کر
عرفات تشریف لائے اور اس طرح اونٹنی کو روکا کہ اس کا پیٹ صخرات
کی جانب تھا اور حبل مشاۃ نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی
طرف اسطرح آپ اسوقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر تھوڑی سی زردی
ختم نہ ہوگئی اور آفتاب غروب نہ ہو گیا یہاں آپ نے جناب اسامہ کو اونٹنی پر اپنے
ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ کی جانب روانہ ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشاء کی
نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے
درمیان اور کچھ نہ پڑھا پھر طلوع فجر تک لیٹے رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطٰى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بُدْنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهٖ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتٰى عَلٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ

قبلہ کیطرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تکبیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اسوقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی پر بیٹھے راستہ میں وادی محسر میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جمرہ کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب والے جمرہ پر آ کر سات چھوٹی کنکریاں بطن وادی سے شیطان پر ماریں اور ہر کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہا رمی سے فارغ ہوکر قربان گاہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کرکے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت علی کو دیا نبی علیہ السلام نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کا لے لیا جائے یہ گوشت ہانڈی میں پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوکر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیارت) کیا اور حرم کعبہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔ نماز سے فارغ ہوکر چاہ زمزم پر آئے اور بنو عبدالمطلب سے جو زمزم کے کوئیں سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنویں سے پانی نکالو اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ انہیں سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا۔ جب ہم مکہ آئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے ہیں وہ (طواف کے بعد) حلال ہوجائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا احرام تو باندھا ہے لیکن ہدی ساتھ لائے ہیں انکو چاہیئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی ہدی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہواری آنے لگی میں نے نہ تو طواف کیا تھا نہ سعی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نو ذی الحجہ) آگیا۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَّجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَّمَشٰى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ

میں نے عمرہ کیلئے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ چوٹی کھول کر کنگھی کروں عمرہ چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر دوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے منٰی سے آکر طواف بھی کیا اور سعی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں نے حج وعمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہدی کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں ویسا ہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہدی کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کرلیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے پاس ہدی کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا ومروہ کی سعی کریں اور بال کترا کر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھ لیں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں مکہ آکر نبی علیہ السلام نے طواف کعبہ کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے۔ طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھیر کر صفا ومروہ کے سات چکر لگائے لیکن اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوئیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبیحہ کیا۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کر کے حلال ہوتے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ حلال ہو گئیں۔ لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہدی کا جانور لائے تھے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OOMIL ISLAMIA ACADEMY

هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔ (متفق علیہ)

۲۴۴۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اِسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استفادہ (تمتع) کیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو بنا دیا گیا ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَّعِيْ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ) آئے اور ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم (احرام اتار کر) حلال ہو جائیں اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم الحج میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور ہمیں یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے آلات تناسل سے مادہ منی خارج ہو کر ٹپکتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر اس دوران جس طرح ہاتھ ہلا کر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اسکے بعد نبی علیہ السلام نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا۔ تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ صالح ہوں اگر میرے ساتھ ہدی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی اسیطرح حلال ہو جاتا جسطرح تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا اسوقت خیال نہ آجاتا جسکا اب خیال آیا ہے تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا لہٰذا تم (احرام اتارو) اور حلال ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپکے فرمان کو سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا کہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جب حضرت علی اپنے کام سے فارغ ہوکر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے تو آپنے دریافت فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے جو اللہ کے رسول نے باندھا ہے تو انسے نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کے جانور کو ساتھ رکھو اور حج تک حالت احرام میں رہو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضور کے لیے قربانی کے جانورم

۲۴۴۵/۶ وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے تو اسوقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے حضور نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا جانور اپنے ساتھ نہ لاتا اور اسکو خرید لیتا اور حلال ہو جاتا جس طرح دوسرے حلال ہوئے ہیں۔

(مسلم)

م حضرت علی لائے تھے اس وقت سراقہ بن مالک بن جعشم نے معلوم کیا تھا یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ابدی۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ حکم ابد تک کے لیے ہے۔

بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

پہلی فصل

۲۴۴۶/۱ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ وَ يُصَلِّيَ فَيَدْخُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَّاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِيْ طُوًى وَّبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپسی میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

۲۴۴۷/۲ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت المعلی کی طرف سے آتے اور زیریں سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

۲۴۴۸/۳ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَآئِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے آپنے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-IL ISLAMIA ACADEMY

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

لیکن یہ عمرہ نہ تھا پھر جناب ابوبکر جب حج کے لئے آئے تو انہوں نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عمرہ نہ کیا پھر حضرت عمر و عثمان نے بھی ایسا ہی کیا۔
(متفق علیہ)

۲۴۴۹ / ۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّمَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔
(متفق علیہ)

۲۴۵۰ / ۵ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود پر ختم کرتے ہوئے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کی رفتار سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان اس خطہ میں جہاں پانی بہتا تھا تیز چلے۔

۲۴۵۱ / ۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ آتے تو خانہ کعبہ میں آکر پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر دائیں جانب چلتے اور تین پھیروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار چکر معمول کے مطابق چلتے۔
(مسلم)

۲۴۵۲ / ۷ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کا استلام کرتے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۵۳ / ۸ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کونوں کے جو یمن کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (متفق علیہ)

۲۴۵۴ / ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپ نے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (متفق علیہ)

۲۴۵۵ / ۱۰ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اَشَارَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا اور جب بھی حجر اسود کے سامنے آئے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

الیہ بشیءٍ فی یدہٖ ویکبر۔ (رواہ البخاری)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

٢٤٥٦ / ١١ وعن ابی الطفیل قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یطوف بالبیت ویستلم الرکن بمحجن معہ ویقبل المحجن۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چھڑی سے اشارہ کرکے اس کو چومتے تھے۔ (مسلم)

٢٤٥٧ / ١٢ وعن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا نذکر الا الحج فلما کنا بسرف طمثت فدخل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال لعلک نفست قلت نعم قال فان ذالک شیء کتبہ اللّٰہ علی بنات آدم فافعلی ما یفعل الحاج غیر ان لا تطوفی بالبیت حتی تطہری۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا تذکرہ تھا۔ جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تمہیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک! تو آپ نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کی بیٹیوں پر مقرر کردی ہے تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاک ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

٢٤٥٨ / ١٣ وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابوبکر فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیہا قبل حجۃ الوداع یوم النحر فی رہط امرہ ان یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ ﷺ نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قربانی کے دن حکم دیا کہ میں لوگوں میں جاکر اعلان کردوں کہ اس سال کے بعد نہ تو کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور نہ کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٢٤٥٩ / ١٤ عن المہاجر المکی قال سئل جابر عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

حضرت مہاجر مکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

٢٤٦٠ / ١٥ وعن ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت فرفع یدیہ فجعل یذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسہ دیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کیا اور جب تک اللہ نے چاہا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہ ما شاء ویدعو۔ (رواہ ابو داؤد)

۲۴۶۱/۱۶ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلمن الا بخیر۔ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی جماعۃ وقفوہ علی ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ تم طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہو لہٰذا جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کہے (نسائی۔ دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے)۔

۲۴۶۲/۱۷ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنۃ وھو اشد بیاضا من اللبن فسودتہ خطایا بنی آدم (رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اترا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ (احمد جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

۲۴۶۳/۱۸ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بھما ولسان ینطق بہ یشھد علی من استلمہ بحق۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو عقیدت و محبت کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۴۶۴/۱۹ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنۃ طمس اللہ نورھما ولو لم یطمس نورھما لاضاءا ما بین المشرق والمغرب۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشنی کرتے۔ (ترمذی)

۲۴۶۵/۲۰ وعن عبید بن عمیر ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین زحاما ما رایت احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزاحم علیہ قال ان افعل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مسحھما کفارۃ للخطایا وسمعتہ یقول من طاف بھذا البیت اسبوعا فاحصاہ کان کعتق رقبۃ وسمعتہ یقول لا یضع قدما ولا یرفع اخری الا حط اللہ عنہ بھا خطیئۃ وکتب لہ بھا حسنۃ۔

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں کسی کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے تھے میں ایسا اس لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور تمام شرائط کی پابندی کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک قدم رکھتا اور دوسرا اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۲۴۶۶ / ۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے دونوں رکنوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھتے سنا۔ (ابوداؤد)

۲۴۶۷ / ۲۲ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ اٰلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ تَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُهٗ يَسْعٰى وَاِنَّ مِيْزَرَهٗ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ)

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو تجراہ کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آلِ ابو حسین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سعی کرتے دیکھا اور تیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالاپوش اڑ رہا تھا اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سعی کو تمہارے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

۲۴۶۸ / ۲۳ وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہو کر سعی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو مارتے نہ ہانکتے اور نہ ہٹو بچو کی صدائیں تھیں۔ (شرح السنہ)

۲۴۶۹ / ۲۴ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت یعلیٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر حالت مضطباع میں خانہ کعبہ کا طواف کیا (چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو مضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔

۲۴۷۰ / ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَّجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جعرانہ کے مقام سے عمرہ کیا اور طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

تیسری فصل

۲۴۷۱ / ۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِيْ شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام (چھونا) بھیڑ ہونے یا نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

٢٤٧٢/٢٧ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٤٧٣/٢٨ وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٤٧٤/٢٩ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

٢٤٧٥/٣٠ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّكُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

نہ چھوڑا جب سے رسول اللہ کو ان دونوں کا استلام کرتے دیکھا تھا (متفق علیہ) اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق حضرت نافع نے فرمایا میں نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے حجر اسود کو چھوتے اور پھر اس ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا راوی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... سے عرض کیا میں بیمار رہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر سواری پر طواف کرلو دوران طواف میں نے نبی علیہ السلام کو خانہ کعبہ کی ایک جانب نماز پڑھتے دیکھا نماز میں آپ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ میں یہ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر اللہ تعالیٰ نے ستر فرشتوں کو مقرر کیا ہے جو شخص (اس کے قریب) یہ دعائیہ الفاظ کہے خداوندا میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوندا ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے محفوظ فرما تو اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

انہی سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کیے ہوئے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس کے نامہ اعمال سے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف باتیں کرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریائے رحمت میں اسی طرح پیر ۵

۵ رکھتا ہے جیسے کوئی شخص پاؤں سمیت پانی میں چلا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ — وقوف عرفات

پہلی فصل

۲۴۷۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ[1] وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقعہ پر کیا پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان پر کوئی معترض نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان سے بھی کوئی تعرض نہ کر رہا تھا۔ (متفق علیہ)

۲۴۷۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هَهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قربانی کے جانور کو یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا موقف ہے۔ مزدلفہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ موقف

۲۴۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[3] قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یوم العرفہ سے زیادہ بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو۔ پہلے رب کریم بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کر کے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

۲۴۷۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ[4] يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى

حضرت عمرو بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقف عمرو بن عبداللہ کے نام سے موسوم تھا یہ نبی علیہ السلام کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور کہا کہ میں سرکار دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے جد اعلیٰ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

۲۴۸۰/۵ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَّنْحَرٌ وَّكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِیْقٌ وَّمَنْحَرٌ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا سارا میدان عرفات موقف ہے اور سارا منی قربانی کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد و دارمی)

۲۴۸۱/۶ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِیْرٍ قَآئِمًا فِی الرِّكَابَیْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک رکابوں میں تھے (ابوداؤد)

۲۴۸۲/۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَآءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ہیں۔ (ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے لاشریک لہٗ تک روایت کیا ہے)۔

۲۴۸۳/۸ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِیْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رُئِیَ الشَّیْطٰنُ یَوْمًا هُوَ فِیْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْیَظُ مِنْهُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِمَا یَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ اِلَّا مَا رُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ قِیْلَ مَا رَاٰى یَوْمَ بَدْرٍ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا وَّفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور کسی دن زیادہ ذلیل، حقیر اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور اس کا سبب رحمت الٰہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبریل ملائکہ کی صفوں کو ترتیب دے رہے ہیں۔

(بروایت امام مالک مرسلاً اور شرح السنہ بالفاظ مصابیح)

۲۴۸۴/۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاحِیْنَ مِنْ كُلِّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا نویں ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے فخریہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ میرے پاس پراگندہ حال شوریدہ بال دور دور سے آتے ہیں۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

فِجٍّ عَمِيقٍ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةُ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں میں نے ان کی بخشش کر دی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خداوندا فلاں شخص مرتکب گناہ مشہور ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی گناہوں میں آلودہ ہیں رب کریم فرماتا ہے میں نے ان کو بھی معاف کر دیا نبی علیہ السلام نے فرمایا یوم العرفہ کے علاوہ اور کسی دن اتنے زیادہ نار دوزخ سے آزاد نہیں کیے جاتے ۔
(شرح السنہ)

تیسری فصل

۲۴۸۵ [10] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش اور جو لوگ ان کے دین کے متبع تھے وہ (نویں ذی الحجہ کو) مزدلفہ میں ٹھہر جاتے تھے اور انہیں حمس (بہادر) بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے ظہور اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا تم عرفات میں وقوف فرماؤ اور وہیں سے واپس ہوں اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے پھر واپس ہو جس جہاں سے لوگ واپس ہوتے ہیں (متفق علیہ)

۲۴۸۶ [11] وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيْبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَإِنِّي آخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيْبَ إِلٰى مَا سَأَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ أَضْحَكَكَ أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَغَفَرَ لِأُمَّتِيْ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَأْسِهِ وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَأَضْحَكَنِيْ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ۔

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے نویں ذی الحجہ کی شام امت مسلمہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے رب کریم نے فرمایا میں نے ان کی خطاؤں کو معاف کر دیا سوائے مظالم کے کیونکہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا نبی علیہ السلام نے کہا خداوندا اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر ظالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اضافہ منظور نہ ہوا مگر جب دوبارہ مزدلفہ میں دعا فرمائی تو قبول ہو گئی راوی کہتے ہیں اس وقت نبی علیہ السلام مسکرائے تو حضرات ابو بکر و عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان رب کریم آپ کو مسکراتا رکھے اس وقت مسکراہٹ کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور امت مسلمہ کی مغفرت فرما دی ہے تو اس نے سر پر خاک بکھیر لی ہے اور ہلاکت ہلاکت پکار رہا ہے اس کی بے چینی دیکھ کر مسکرا رہا ہوں۔
(ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث والنشور)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَ النُّشُوْرِ نَحْوَهُ۔

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات ومزدلفہ سے واپسی

۲۴۸۷ (۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سواری کو دوڑاتے (متفق علیہ)

۲۴۸۸ (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا وَّضَرْبًا لِّلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس ہوتے دوران سفر آپ نے عقب سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز ہنکانے کی آوازیں سنیں تو آپ نے کوڑے سے اشارہ کر کے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا اجر کا سبب نہیں ہے۔ (بخاری)

۲۴۸۹ (۳) وَعَنْهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی پر تھے لیکن مزدلفہ سے منٰی تک نبی علیہ السلام نے فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا یہ دونوں بتاتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جمرہ عقبہ پر دعا کرنے تک تلبیہ پڑھتے رہے۔ (متفق علیہ)

۲۴۹۰ (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی جماعت سے پہلے اقامت کہی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

۲۴۹۱ (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سے ٹالا ہو مگر صرف دو نمازیں مغرب اور عشاء مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھیں اور اسی شب نماز فجر معمول سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)

۲۴۹۲/۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اُن افراد میں تھا جنھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواتین اور ضعیف لوگوں کے [illegible] (متفق علیہ)

۲۴۹۳/۷ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ نبی علیہ السلام نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی محسر میں منیٰ کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا رمی کے لیے کنکریاں چن لو۔ راوی کہتے ہیں آپ رمی کے وقت تک تلبیہ کہتے رہے۔

(مسلم)

۲۴۹۴/۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا لَمْ أَجِدْ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستے میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب وادی محسر پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد آپ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ رمی کے لیے کنکریاں چنے کے برابر یا سنگریزے چنیں آپ نے صحابہ سے فرمایا "شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں"

(صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کے تقدم و تاخر کے ساتھ نقل کیا ہے)

دوسری فصل

۲۴۹۵/۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ خَطَبَنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ)

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ دور جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس وقت واپس لوٹتے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے سروں پر عمامے ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج اتنا بلند ہو جاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر پگڑیاں ہیں۔ البتہ ہم غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ نہ ہوں گے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہو جائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے [illegible] (بیہقی شعب الایمان)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۴۹۶ / ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبدالمطلب کے بہت سے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کرا کے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھٹنوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا صاحبزادہ طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہ کرنا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

۲۴۹۷ / ۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب مزدلفہ سے بھیج دیا انہوں نے منیٰ آ کر رمی کی اس کے بعد طواف افاضہ کیا۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرماتے تھے (ابوداؤد)

۲۴۹۸ / ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (مکہ میں) مقیم یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے (صاحب ابوداؤد نے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا ہے)

تیسری فصل

۲۴۹۹ / ۱۳ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ اَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

یعقوب بن عاصم بن عروہ نے حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹا تو مزدلفہ تک آپ کے قدم زمین سے نہ لگے۔ (ابوداؤد)

۲۵۰۰ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمٌ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اِلَّا سُنَّتَهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالم نے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تمہارا سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نماز جلد پڑھ لو۔ یہ سن کر جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا درست جواب دیا مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحابہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ اسوہ رسول کو اپناتے تھے۔ (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ — کنکریاں مارنے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۰۱ (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا! لوگو! ارکان حج سیکھ لو سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں میرے ساتھ حج کا موقع نہ ملے (مسلم)

۲۵۰۲ (۲) وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انھوں نے ہی فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

۲۵۰۳ (۳) وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو چاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

۲۵۰۴ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ انْتَهٰى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ خانہ کعبہ کی سمت میرے بائیں جانب اور منیٰ میرے دائیں جانب تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگریزہ مارتے وقت تکبیر کہی راوی کہتے ہیں کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۰۵ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَّالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ وَّالطَّوَافُ تَوٌّ وَّإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استنجا میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی جمار صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں ڈھیلے لے۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۰۶ (۶) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ

حضرت قدامہ بن عبد اللہ بن عمار نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہباء پر سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب نہ

MARKAZ UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

وَلَبَّيْكَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ (رواه الشافعي والترمذي و النسائي وابن ماجة والدارمي)

ہٹو بچو کی آوازیں تھیں۔

(شافعی۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ۔ (رواه الترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح)

حضرت عائشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رمی جمار۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی ذکر الٰہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں (دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے)۔

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔ (رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منیٰ میں سایہ دار جگہ نہ بنائیں جہاں آپ آرام کریں فرمایا نہیں منیٰ میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو وہاں جلد پہنچ جائے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ دارمی)

تیسری فصل

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وُقُوفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُو اللهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ (رواه مالك)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جمرہ اولیٰ وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے جہاں وہ تسبیح و تہلیل اور تحمید کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْهَدْيِ

ہدی کے احکام

پہلی فصل

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جوتیوں کا قلادہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بیداء پر آئے تو حج کے لیے تلبیہ پڑھا۔ (مسلم)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی طرف ہدی کیلئے بکریاں روانہ کیں تو ان کے گلے میں قلادہ ڈالا۔ (متفق علیہ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نے دس ذی الحجہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے ذبح کی (مسلم)

۲۵۱۳
۴
وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امہات المومنین کی طرف سے حج کے موقع پر گائے ذبح فرمائی۔ (مسلم)

۲۵۱۴
۵
وَعَنْ عَائِشَةَ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلادے بٹے جن کو نبی علیہ السلام نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا اس وقت حلال چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی (یعنی[۲]

۲۵۱۵
۶
وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں کے قلادے اون سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ کیا تھا (متفق علیہ)

۲۵۱۶
۷
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہنکاتا ہوا لے جا رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے آپ نے اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر بھی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے[۳]

۲۵۱۷
۸
وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابوالزبیر کا بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا جانور نہ ملے تو اس پر مجبوراً سوار ہو جاؤ۔ (مسلم)

۲۵۱۸
۹
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا اس شخص کو امیر مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستہ میں ہی رک جائے تو کیا کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں اس کے کھر رنگ کر کوہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس کا گوشت نہ کھائیں (ترمذی)

۲۵۱۹
۱۰
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[۲] احرام نہ باندھا تھا) (متفق علیہ)

[۳] آپ نے فرمایا تیرے لیے بربادی ہو تو اس پر سوار ہو جا یہ کلمات دو یا تین دو یا تین مرتبہ فرمائے (متفق علیہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ ULOOMI ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَّۃِ الْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔

(رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی جانب سے ذبح کیے۔

(مسلم)

۲۵۲۰ / ۱۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَہٗ یَنْحَرُھَا قَالَ ابْعَثْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً سُنَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اس کو کھڑا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۱ / ۱۲ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بُدْنِہٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِھَا وَجُلُوْدِھَا وَاَجِلَّتِھَا وَاَنْ لَّا اُعْطِیَ الْجَزَّارَ مِنْھَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد اس کے گوشت کھال اور جھول کا صدقہ کر دوں اور ان کو اجرت قصاب میں مجرا نہ کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا قصائی کو اجرت ہم اپنے پاس سے دیں گے (متفق علیہ)

۲۵۲۲ / ۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا لَا نَاْکُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَاَکَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تین دن سے زیادہ کھانے کے لیے قربانی کے اونٹوں کا گوشت ذخیرہ نہ کرتے تھے پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا کہ اس کو کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۲۳ / ۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْدٰی عَامَ الْحُدَیْبِیَّۃِ فِیْ ھَدَایَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَلًا کَانَ لِاَبِیْ جَھْلٍ فِیْ رَاْسِہٖ بُرَۃٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ یَّغِیْظُ بِذٰلِکَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے طور پر مشرکین مکہ کو جلانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں چاندی یا سونے کا چھلا تھا۔

(ابوداؤد)

۲۵۲۴ / ۱۵ وَعَنْ نَاجِیَۃَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ قَالَ انْحَرْھَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَھَا فِیْ دَمِھَا ثُمَّ خَلِّ بَیْنَ النَّاسِ وَبَیْنَھَا فَیَاْکُلُوْنَھَا۔ (رَوَاہُ مَالِکٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نَاجِیَۃَ

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک ہونے لگے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر خون میں لتھیڑ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں (ترمذی ابن ماجہ لیکن ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(الْاَسْلَمِیِّ)

۲۵۲۵ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ یَوْمُ الْقَرِّ قَالَ ثَوْرٌ وَّھُوَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ قَالَ وَقُرِّبَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ اِلَیْہِ بِاَیَّتِھِنَّ یَبْدَأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا قَالَ فَتَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ خَفِیَّۃٍ لَّمْ اَفْھَمْھَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَذُکِرَ حَدِیْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ وَّجَابِرٍ فِیْ بَابِ الْاُضْحِیَّۃِ)

حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قر کا دن (گیارہ ذی الحجہ) ہے نبی علیہ السلام کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سرکار نے کچھ فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے (ابوداؤد) حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی حدیثیں باب الاضحیہ میں نقل کی گئی ہیں)

تیسری فصل

۲۵۲۶ / ۱۷ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحّٰی مِنْکُمْ فَلَا یُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَۃٍ وَّفِیْ بَیْتِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ فَلَمَّا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفْعَلُ کَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِیَ قَالَ کُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ الْعَامَ کَانَ بِالنَّاسِ جَھْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِیْنُوْا فِیْھِمْ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ ہونا چاہیئے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ ہم گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں ان کی مدد کرو
(متفق علیہ)

۲۵۲۷ / ۱۸ وَعَنْ نُبَیْشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا نَھَیْنَاکُمْ عَنْ لُحُوْمِھَا اَنْ تَاْکُلُوْھَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِکَیْ تَسَعَکُمْ جَآءَ اللّٰہُ بِالسَّعَۃِ فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ ھٰذِہِ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ۔
(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت نبیشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت حاصل ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں وسعت حاصل ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلب ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے ہیں۔
(ابوداؤد)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

بَابُ الْحَلْقِ

سر منڈانے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۲۸ (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔ (متفق علیہ)

۲۵۲۹ (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال مروہ کے قریب تیر کے پیکان سے مونڈے۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۰ (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈاتے والوں کے لیے دعا فرمائی خداوندا سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے کہا کہ قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں لیکن آپ نے پھر سر منڈاتے والوں کے لیے دعا فرمائی لوگوں نے پھر قصر کرنے والوں کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا خداوندا قصر کرنے والوں پر بھی رحم فرما۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۱ (۴) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یحییٰ بن حصین نے اپنی دادی جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین دفعہ اور کترانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے ہوئے سُنا۔ (مسلم)

۲۵۳۲ (۵) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَّنَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منیٰ آئے تو جمرہ پر آکر رمی کی پھر اپنی قیامگاہ پر آئے اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا پھر حجام کو بلا کر پہلے حلق کرا کر بال ابو طلحہ انصاری کو دیئے پھر بائیں جانب کے بال منڈا کر وہ بال بھی ابو طلحہ انصاری کو دے کر فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۳ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے اور دس ذی الحجہ کو طواف خانہ کعبہ سے پہلے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔ (متفق علیہ)

۲۵۳۴ (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف افاضہ کیا اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۳۵ (۸) عَنْ عَلِيٍّ وَّعَائِشَةَ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈانے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

۲۵۳۶ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے حلق نہیں ہے بلکہ وہ کچھ بال کتروا دیں۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

(اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے)

قربانی کے ایام خطبہ اور طواف وداع کا بیان

پہلی فصل

۲۵۳۷ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے مسائل کے جوابات دیئے ایک شخص آیا اور کہا مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے بال منڈائے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کرلو کوئی حرج نہیں ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کرو کوئی مضائقہ نہیں اس دن آپ سے ایسے ہی سوال کیے گئے جس میں کسی کام کو مقدم یا موخر کیا گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں صرف یہی کہا ایسا کرو کوئی مضائقہ نہیں (مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے ایک صحابی آیا اور کہا میں نے رمی سے پہلے بال منڈا لیے تو آپ نے فرمایا رمی کرلو کوئی مضائقہ نہیں ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا رمی کرلو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۵۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ منیٰ میں قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیے گئے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں پھر ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اَحْلِقْ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈا لے یا کتر لے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا اب رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ سَعَيْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَخَّرْتُ شَيْئًا اَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَّهُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ میں سفر حج میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرما دیتے کوئی مضائقہ نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔ (ابو داؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

دس ذی الحجہ کا خطبہ۔ ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین ماہ مسلسل ہیں:

وَذُوالْحَجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ وَقَالَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ ذَاالْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۲ وَعَنْ وَّبَرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتٰى اَرْمِى الْجِمَارَ قَالَ اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهٖ فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔
۲

(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

۲۵۴۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِىْ جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا وَّيَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِى الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا ثُمَّ يَرْمِىْ جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ
۳

والے ہیں ذی القعدہ ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا مضر کا رجب جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو حاضرین نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں یہ سن کر آپ خاموش رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہم نے جواب دیا بیشک ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیم (مکہ) نہیں ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے خون۔ مال۔ عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا خبردار میری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک دوسرے کی گردن ص
ص نہ مارنا۔ بتاؤ کیا میں نے (حکم ربی) تم کو پہنچا دیا ہم نے عرض کیا بیشک تو آپ نے کہا خداوندا تو بھی گواہ ہو جا اصحابہ سے فرمایا تم ان لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض وہ ہیں جن تک بات م

حضرت وبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انہوں نے بتایا جب تمہارا امام (قائد) رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلتا تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ پہلے قریب والے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکر پہ تکبیر کہتے اس کے بعد نرم زمین پر آرام سے بہت دیر کھڑے ہوتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا کرتے پھر جمرہ وسطی پر آکر سات کنکریں مارتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے پھر بائیں جانب نرم جگہ آکر قبلہ رو ہو کر طویل دعا کرتے پھر جمرہ عقبی پر جو وادی کے درمیان ہے آکر تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارتے اور اس کے بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آکر فرماتے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

(بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

فَيَقُوْلُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منیٰ کے دوران مکہ مکرمہ میں قیام کی اجازت طلب کی کیونکہ حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

٢٥٤٤/٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِّنْ أَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَأَذِنَ لَهٗ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے فضل سے کہا کہ جاکر اپنی ماں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضرت علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو ام الفضل نے کہا یارسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام نے دوبارہ پانی طلب کرکے پیا پھر چاہ زمزم پہ آئے اور دیکھا کہ لوگ کنویں سے پانی نکال کر پلا رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ حاصل کرلیں گے تو میں بھی سواری سے اتر کر رسی کو کندھے کی جانب اشارہ کرکے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

٢٥٤٥/٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ قَالَ اسْقِنِيْ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں (منیٰ میں) پڑھیں پھر تھوڑی دیر وادی محصب میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہوکر حرم شریف آئے اور طواف کیا (بخاری)

٢٥٤٦/٦ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے رسول خدا سے سن کر یاد رکھی ہو کہ آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ) کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منیٰ میں میں نے معلوم کیا کہ یوم نفر (تیرھویں ذی الحجہ) کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا ابطح میں پھر انہوں نے بتایا کہ تم بھی اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امراء کریں

٢٥٤٧/٧ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام ابطح میں قیام سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ آپ کی وہاں سے (مدینہ کے لیے) روانگی زیادہ آسان تھی (متفق علیہ)

٢٥٤٨/٨ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهٗ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

۲۵۴۹ (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ اٰخِرِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کی پابندیاں خود پر عائد کیں اور عمرہ ادا کیا سرکار دو عالم مقام ابطح میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرہ سے فارغ ہوکر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور خانہ کعبہ آکر نماز فجر سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ کی جانب روانہ ہوئے (مولف کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کیا ہے)

۲۵۵۰ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حج سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ جدھر چاہتے چل دیتے چنانچہ رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو جب تک کہ وہ طواف وداع نہ کرے لیکن ماہواری میں مبتلا خواتین اس سے مستثنیٰ ہوں گی (متفق علیہ)

۲۵۵۱ (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ النَّبِيُّ عَقْرٰى حَلْقٰى اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ روانگی کی شب حضرت صفیہ کو ماہواری آگئی تو کہنے لگیں شاید میری وجہ سے تم سب کو رکنا پڑ جائے جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے (تعجب کے کلمات) فرمائے اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روانگی اختیار کرو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۵۲ (۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ)۔

حضرت عمرو بن احوص سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لوگو آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا حج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا تمہارے خون۔ تمہارے مال تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اور یہ شہر محترم ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے۔ خبردار ہو شیطان اس بات سے تو نا امید ہوچکا ہے کہ اس مقدس شہر میں اس کی اطاعت کی جائے لیکن جن کاموں کو تم حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا (ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)۔

۲۵۵۳ (۱۳) وَعَنْ رَّافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ

حضرت رافع بن عمرو مزنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰى عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَآءَ وَعَلِيٌّ يُعَبِّرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۲۵۵۴ (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۵ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۵۶ (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَآءَ)

۲۵۵۷ (۱۷) وَعَنْهَا قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَّيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

۲۵۵۸ (۱۸) وَعَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَآءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ)

کو منیٰ میں چاشت کے وقت سرخ خچر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے کلمات کو ان لوگوں تک پہنچا رہے تھے یا تشریح کر رہے تھے جو دور کھڑے اور بیٹھے ہوئے تھے۔
(ابوداؤد)

حضرت عائشہ و ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو دسویں ذی الحجہ کی رات تک موخر فرمایا۔
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی اس کے بعد اس پر تمام چیزیں سوائے بیوی سے قربت کے حلال ہو گئیں (صاحب شرح السنہ نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس کو ضعیف بتایا ہوا ہے لیکن احمد اور نسائی کی ایک روایت میں جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا جب کوئی شخص جمرہ پر کنکریاں مارے تو اس کے لیے بیوی کے سوا سب کچھ حلال ہو گیا)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے آخری دن طواف افاضہ نماز ظہر کے بعد کیا پھر آپ تشریف لائے اور ایام تشریق کی بقیہ راتیں وہاں گزاریں اور جمرات کی رمی فرمائی ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہا پہلے اور دوسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر ان کے درمیان ٹھہرے اور طویل قیام فرما کر رقت کے ساتھ دعا فرمائی لیکن تیسرے جمرہ پر کنکریاں مار کر قیام و دعا نہ فرمائی (ابوداؤد)

حضرت ابو البداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے ان لوگوں کو جن کے پاس اونٹ تھے یہ اجازت دے دی کہ وہ دس تاریخ کو رمی کر لیں اور یوم نحر کے بعد بقیہ دونوں کی رمی ایک دن کر لیں۔
(مالک نسائی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہلی فصل

۲۵۵۹ [۱] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ محرم کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنو نہ پگڑیاں باندھو نہ پاجامے پہنو اور نہ بالاپوش استعمال کرو نہ موزے پہنو لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور ایسا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ احرام باندھنے والی خاتون نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)۔

۲۵۶۰ [۲] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سُنا، کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ حالتِ احرام میں موزے پہن لے اور اگر کسی کے پاس تہ بند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

۲۵۶۱ [۳] وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم جعرانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنھوں نے خلوق (ایک خوشبو) سے لتھڑا ہوا کرتہ پہنا ہوا تھا عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ لباس پہنا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا خوشبو کو تین مرتبہ دھوڈالو اور کرتے کو اتار دو اس کے بعد وہی ارکان عمرہ میں ادا کرو جو حج میں کرتے ہو۔

(متفق علیہ)

۲۵۶۲ [۴] وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محرم حالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرائے نہ منگنی کرے۔ (مسلم)

۲۵۶۳ [۵] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی[۴]

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۵۶۴ (۶) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ بْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ۔

یزید بن اصم ابن اخت میمونہ نے حضرت میمونہ سے روایت کی ہے کہ اُن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت شادی کی جب آپ حلال تھے۔ (مسلم)۔ شیخ محی السنہ نے فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ نے حضرت میمونہ سے شادی کی تو آپ حالت احرام میں نہ تھے لیکن اعلان نکاح حالت احرام میں ہوا اور احرام سے فارغ ہو کر مکہ کے راستے میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی۔

۲۵۶۵ (۷) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۶ (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم . . . . صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

۲۵۶۷ (۹) وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دُکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے اُن پر ایلوا لگوایا۔ (مسلم)

۲۵۶۸ (۱۰) وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ سے بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

۲۵۶۹ (۱۱) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا، رسول خدا میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دے رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا سر کو منڈا کر چھ مسکینوں کو ایک فرق کھانا کھلا دو (فرق ایک پیمانہ ہے جس میں تین صاع جنس آتی ہے) یا تین روزے رکھ لو یا ایک جانور ذبح کر دو۔ (متفق علیہ)

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY
www.waseemziyai.com

دوسری فصل

۲۵۷۰ / ۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَآءَ فِىْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرماتے سنا ہے آپ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے چاہیں کپڑے پہنیں، چاہے وہ کسمبی رنگ کے ہوں یا خز کے آپ نے زیور، پاجامہ قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی۔ (ابوداؤد)

۲۵۷۱ / ۱۳ وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا جَاوَزُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک (خاتون) اپنی چادر سر پر ڈالتی اور چہرہ کو چھپا لیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول لیتے (ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے)

۲۵۷۲ / ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِىْ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبودار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۷۳ / ۱۵ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرَّ فَقَالَ اَلْقِ عَلَىَّ ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَاَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَقَالَ تُلْقِىْ عَلَىَّ هٰذَا وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں سردی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برساتی ڈال دی اس وقت انہوں نے فرمایا تم یہ مجھے اڑھا رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

۲۵۷۴ / ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْىِ جَمَلٍ مِّنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِىْ وَسْطِ رَاْسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں حالت احرام میں لحی جمل کے مقام پر دوران قیام سر کے درمیان سینگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

۲۵۷۵ / ۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَھْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ کَانَ بِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ)

نے حالت احرام میں درد کی تکلیف کی وجہ سے پیر کے تلوے میں سینگی لگوائی (ابوداؤد۔ نسائی)

۲۵۷۶ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
۱۸
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَحَلَالٌ وَّبَنٰی بِھَا وَ ھُوَحَلَالٌ وَّکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَیْنَھُمَا۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ)

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں کہ حبیب رسول خدا نے حضرت میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں نہ تھے اور جب ہم بستری فرمائی تو بھی آپ حالت احرام میں نہ تھے اور میں تھا آپ دونوں کے درمیان قاصد کا فریضہ انجام دیا تھا (احمد صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

بَابُ الْمُحْرِمِ یَجْتَنِبُ الصَّیْدَ حالت احرام میں شکار کی ممانعت

پہلی فصل

۲۵۷۷ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ اَنَّہٗ اَھْدٰی
۱
لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّحْشِیًّا وَّھُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَاٰی مَافِیْ وَجْھِہٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّہٗ عَلَیْکَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت صعب بن جثامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کی خدمت میں گورخر پیش کیا آپ اس وقت مقام ابواء یا ودان (شک راوی) میں تھے لیکن نبی علیہ السلام نے اس کو واپس کر دیا جب میرے چہرے سے نبی علیہ السلام نے اظہار افسوس دیکھا تو آپ نے فرمایا ہم نے اس کو اس لیے واپس کر دیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں (متفق علیہ)

۲۵۷۸ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللہِ
۲
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ وَھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَّحْشِیًّا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ فَلَمَّا رَاَوْہُ تَرَکُوْہُ حَتّٰی رَاٰہُ اَبُوْقَتَادَۃَ فَرَکِبَ فَرَسًا لَّہٗ فَسَاَلَھُمْ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَہٗ فَحَمَلَ عَلَیْہِ فَعَقَرَہٗ ثُمَّ اَکَلَ فَاَکَلُوْا فَنَدِمُوْا فَلَمَّا اَدْرَکُوْا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْہُ قَالَ ھَلْ مَعَکُمْ مِّنْہُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاَکَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنْکُمْ اَحَدٌ اَمَرَہٗ اَنْ یَّحْمِلَ عَلَیْھَا اَوْ اَشَارَ اِلَیْھَا قَالُوْا لَا قَالَ فَکُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِھَا۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں میں چند محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا (گورخر) دیکھا لیکن وہ گورخر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا۔ ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابو قتادہ نے اس کو دیکھا تو گھوڑے پر سوار ہو کر ساتھیوں سے ہنٹر مانگا تو انہوں نے نہ دیا تو انہوں نے خود کوڑا لے کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کو زخمی کر کے ذبح کر لیا پھر اس کو خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ ہوئے جب ہم رسول خدا سے جا ملے تو ساتھیوں نے اس بارے میں نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو لوگوں نے کہا کہ اس کی ٹانگ باقی ہے چنانچہ وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام کو پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کچھ کھایا (متفق علیہ بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے ص

ص سوال کیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا یا اس کی جانب اشارہ ص کیا تھا تو انہوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا بقیہ گوشت بھی کھاؤ)

۲۵۷۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
۳

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMI ISLAMIA ACADEMY

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سرزمین حرم پر حالت احرام میں مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو اور پاگل کتا۔ (متفق علیہ)

۲۵۸۰ / ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ موذی جانور ایسے ہیں جنھیں حل وحرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابلق کوا، چوہا، پاگل کتا اور چیل (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۸۱ / ۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَّا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ نہ تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۲۵۸۲ / ۶ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹڈی دریائی شکار میں شامل ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

۲۵۸۳ / ۷ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حالت احرام میں درندہ کو قتل کیا جا سکتا ہے (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۲۵۸۴ / ۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بجو کے بارے میں معلوم کیا کہ وہ شکار میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا، ہاں۔ (نسائی و شافعی جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح بتایا ہے)

۲۵۸۵ / ۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَّيُجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا اِذَا اَصَابَهُ الْمُحْرِمُ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کے بارے میں دریافت کیا کیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے فرمایا ہاں اور اگر حالت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَالدَّارِمِیُّ)

مینڈھا قربان کرے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۲۵۸۶ / ۱۰ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَ يَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِیِّ)

حضرت خزیمہ بن جزی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بجو کو کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کیا بجو کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے بھیڑیئے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے اندر بھلائی ہے کیا وہ بھیڑیئے کو کھاتا ہے (جامع ترمذی) نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۵۸۷ / ۱۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِیَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عبدالرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حالت احرام میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سوئے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بعض نے نہ کھایا جب جناب طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ (حالت احرام میں کھایا ہے (مسلم)

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

حج فوت ہونے اور حالت احرام میں روکے جانیکا بیان

پہلی فصل

۲۵۸۸ / ۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں روکا گیا تو آپ نے سر مبارک منڈایا امہات المومنین سے ہم بستری فرمائی قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۵۸۹ / ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش خانہ کعبہ کی حاضری میں مزاحم ہوئے تو نبی علیہ السلام نے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا بال منڈائے اور صحابہ نے بھی بال منڈائے (بخاری)

۲۵۹۰ / ۳ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی یہی حکم دیا (بخاری)

www.waseemziyai.com
MARKAZUL-ULOOMIL ISLAMIA ACADEMY

۲۵۹۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر نے فرمایا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آزاد ہو کر سال آئندہ حج کر لے اور ہدی (قربانی) دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے۔ (بخاری)

۲۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا شاید تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں خود کو بیمار پاتی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی میں رک جاؤں گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں جانور بدل لیں جو انہوں نے حدیبیہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۵۹۴ وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَوْ مَرِضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيْحِ ضَعِيْفٌ)

حضرت حجاج بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوران احرام حج کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال آئندہ حج لازم ہے (نسائی ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ابوداؤد نے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کوئی احرام میں بیمار ہو جائے جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب مصابیح نے ضعیف کہا ہے)

۲۵۹۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ حج عرفہ کے دن ہے جس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے پہلے پا لیا اس نے حج کو پا لیا اور منیٰ میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں جلدی ارکان ادا کر لیے اس پر مواخذہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (ابوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

حسن صحیح ہے ۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی

حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۵۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ يَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰی خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور نیت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آ جاؤ نبی علیہ السلام نے فتح مکہ کے دن فرمایا مکہ ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام (معزز) فرمایا جس دن آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اور وہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے مجھ سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور (نبی) کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام (خطہ امن) ہے نہ تو اس کے خاردار درخت کو کاٹا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو ہانکا جائے اور نہ یہاں کی گری پڑی چیز کو بغیر پہچانے اٹھایا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت عباس عرض گزار ہوئے کہ اذخر کی اجازت مرحمت ہو کیونکہ وہ لوہاروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی علیہ السلام نے اس کے کاٹنے کی اجازت دے دی (متفق علیہ) لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نہ تو حرم کا درخت کاٹا جائے اور نہ یہاں کی گری ہوئی چیز

۲۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر نہ چلے۔ (مسلم)

۲۵۹۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَ رَجُلٌ وَّقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ مکرمہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو (متفق علیہ)

۲۵۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک . . . . . .

کو اٹھایا جائے مگر اس کی تشہیر اور واپسی کے لیے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اِحْرَامٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

۲۶۰۰ (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ پر ایک لشکر چڑھائی کرے گا جب وہ خطہ زمین پر ایک میدان میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگلے اور پچھلوں کے ساتھ وہ کیسے دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شریک کار نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس لشکر کے شروع والوں اور آخر والوں کو دھنسایا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائیگا۔ (متفق علیہ)

۲۶۰۱ (۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور پتلی پنڈلیوں والا کعبہ مقدسہ کی حرمت کو پامال کرے گا (متفق علیہ)

۲۶۰۲ (۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّيْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے شخص کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور ٹیڑھی ٹانگوں والا ہے اور وہ کعبہ مقدسہ کی ایک ایک اینٹ کو اکھاڑ رہا ہے (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۰۳ (۸) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حرم مقدس کے لیے غلہ کی رسد کو روکنے والے کا عمل الحاد ہے (ابوداؤد)

۲۶۰۴ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِيْ أَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مکہ تو کتنا عمدہ شہر اور مجھے کس قدر محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت کے لیے مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا (جامع ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا یہ حدیث تو حسن و صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)

۲۶۰۵ (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ وَلَوْلَا أَنِّيْ أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اے سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے مکہ چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں یہاں سے نہ جاتا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۶۰۶ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَّوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِھَا دَمًا وَّلَا یَعْضُدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَآئِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَّا قَالَ لَکَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِکَ مِنْکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِی الْبُخَارِیِّ الْخَرْبَۃُ الْجِنَایَۃُ۔

حضرت ابو شریح عدوی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر مکہ کی جانب روانہ کر رہا تھا کہا کہ اے امیر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے رسول خدا سے فتح مکہ کے دوسرے دن کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت نبی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اللہ نے سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرمائی کسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں خونریزی کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرم کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے حجت پکڑے تو اس کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دوسروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمین حرم کا تقدس آج بھی وہی ہے جس طرح کل تھا اور یہ بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں راوی حدیث سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا عمرو بن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہہ دیا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اے ابو شریح حرم غاصب مجرم اور بھگوڑے قاتل یا بھگوڑے مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔م

م (متفق علیہ لیکن امام بخاری نے مجرم کی بجائے مفسد کا لفظ استعمال کیا ہے)

۲۶۰۷ وَعَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ الْمَخْزُوْمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ بِخَیْرٍ مَّا عَظَّمُوْا ھٰذِہِ الْحُرْمَۃَ حَقَّ تَعْظِیْمِھَا فَاِذَا ضَیَّعُوْا ذٰلِکَ ھَلَکُوْا۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمین مکہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو پامال کر دیں گے تو ہلاکت میں پڑ جائیں گے (ابن ماجہ)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E-ISLAMIA ACADEMY

بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرم مدینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۶۰۸ / ۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَاكَتَبْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِىْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۲۶۰۹ / ۲ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۰ / ۳ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں لکھا اور جو اس کتابچے میں ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عیر سے ثور تک کا علاقہ حرم ہے اب جو اس حدبندی میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام بندوں کی لعنت ہے اس کے نہ تو فرائض قبول کیے جائیں گے اور نہ نوافل اور مسلمانوں کا معاہدہ یکساں ہے جو ایک عام مسلمان بھی کر سکتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے عہد کو توڑتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور بندوں کی لعنت ہے جس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ ہوگا اور جو کوئی اپنے دوستوں کی اجازت اور ان کی رضامندی کے بغیر دوسروں سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی لعنت ہو اس کی کوئی فرض و نفل عبادت قبول نہ ہوگی (متفق علیہ) لیکن بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی جانب نسبی نسبت کی یا اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرام کرتا ہوں اس علاقہ میں نہ تو خاردار درخت کاٹا جائے نہ اس میں شکار کیا جائے نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کے تقدس کو جانتے ہوں اگر کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی نہ رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل مہیا فرما دے گا اور جو شخص مدینہ کی سختی اور تنگی محنت و مشقت پر ثابت قدم رہے گا۔ میں قیامت میں اس کا شفیع و شہید ہوں گا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِيْ إِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَآءُوْا بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْ أَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا وَّإِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا أَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَّلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلَفٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَّقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهٗ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ أَبُوْبَكْرٍ وَّبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب فصل کا نیا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب نبی علیہ السلام اس پھل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوندا ہمارے پھلوں اور ہمارے شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوندا جناب ابراہیم تیرے بندے تیرے نبی و خلیل تھے میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور مزید اتنی دعا کرتا ہوں اس کے بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل عطا فرما دیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرمت دی میں مدینہ کو حرمت دیتا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ تو خونریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں اور جانوروں کی غذا کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔　(مسلم)

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہو کر اپنے مکان کی جانب جو وادی عقیق میں تھا گئے تو ایک غلام کو دیکھا کہ وہ یا تو درخت کاٹ رہا تھا یا پتے جھاڑ رہا تھا (شک راوی) تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک نے آکر جناب سعد سے کہا کہ وہ کپڑے یا تو مجھے واپس کر دیں یا اسی غلام کو دے دیں یہ سن کر والد محترم نے کہا خدا کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسولِ خدا نے دیا ہے اور انہوں نے اس کو واپس کرنے سے انکار کر دیا (مسلم)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب صدیق اکبر اور حضرت بلال کو بخار ہو گیا میں نے آکر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعائیہ کلمات کہے کہ خداوندا مدینہ کو ہمیں ایسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-ULOOM ISLAMIA ACADEMY

وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خطہ کو صحت کا گہوارہ بنا دے یہاں کے صاع اور مد میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف ۲ (متفق علیہ)

۲۶۱۵ / ۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رو پراگندہ بالوں والی عورت، مدینہ سے نکل کر مہیعہ جحفہ میں جا کر اتری ہے تو میں نے (نبی علیہ السلام نے فرمایا) اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ جحفہ منتقل ہو گئی (بخاری)

۲۶۱۶ / ۹ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اسی طرح شام فتح ہوگا اور ایک جماعت اپنے اہل وعیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں اسی طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں (متفق علیہ)

۲۶۱۷ / ۱۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی جس کو لوگ یثرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برے لوگوں کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے ۳ (متفق علیہ)

۲۶۱۸ / ۱۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (مسلم)

۲۶۱۹ / ۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس اعرابی کو بخار ہو گیا تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیعت ختم کر دیں لیکن نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا بعد میں اس نے آکر پھر بیعت ختم کرنے کو کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر انکار کر دیا لیکن اس نے پھر آکر بیعت فسخ کرنے کو کہا لیکن پھر بھی نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَہَا وَ تُنْصِعُ طِیْبَہَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)

۲۶۲۰/۱۳ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَۃُ شِرَارَہَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کو اسی طرح نہ نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔ (مسلم)

۲۶۲۱/۱۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلٰٓئِکَۃٌ لَا یَدْخُلُہَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۲/۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِہَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَآفِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا فَیَنْزِلُ السَّبْخَۃَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو دجال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہ جائے سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور ان کے داخلے کا کوئی راستہ نہیں کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی کرتے ہیں لہٰذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں اترے گا پھر مدینہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا پھر ہر کافر و منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)

۲۶۲۳/۱۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکِیْدُ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۲۴/۱۷ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَہٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَآبَّۃٍ حَرَّکَہَا مِنْ حُبِّہَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ناقہ کو تیز کر دیتے اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس (مدینہ) کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے۔ (بخاری)

۲۶۲۵/۱۸ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ہٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰہُمَّ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْہَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبوب رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان جو زمین (مدینہ) ہے اس کو حرمت دیتا ہوں (متفق علیہ)

۲۶۲۶/۱۹ وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۲۷
۲۰ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِاللهِ قَالَ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ فَجَآءَ مَوَالِيْهِ فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ فِيْهِ فَلْيَسْلُبْهُ فَلَا اَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَيْكُمْ ثَمَنَهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے دیکھ کر اس کو پکڑ لیا (کیونکہ نبی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار دیا ہے) تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آقا نے آکر آپ سے کپڑوں کی واپسی کے سلسلہ میں بات چیت کی اس پر جناب سعد نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کر کے فرمایا کہ جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہٰذا میں (وہ لباس) تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کروں گا جو مجھے نبی علیہ السلام نے کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

۲۶۲۸
۲۱ وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلٰى لِسَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا وَجَدَ عَبِيْدًا مِنْ عَبِيْدِ الْمَدِيْنَةِ يَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِيْ لِمَوَالِيْهِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ شَيْءٌ وَّقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلِمَنْ اَخَذَهٗ سَلَبُهٗ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت صالح جو جناب سعد کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کاٹ رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے۔
(ابوداؤد)

۲۶۲۹
۲۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَّعِضَاهَهٗ حِرْمٌ مُّحَرَّمٌ لِّلّٰهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحْيِ السُّنَّةِ وَجٌّ ذَكَرُوْا اَنَّهَا مِنْ نَّاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ اَنَّهٗ بَدَلَ اَنَّهَا)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وادی وج میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد) لیکن امام محی السنہ نے وج کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطابی نے وج کا تذکرہ مؤنث کی جگہ مذکر کی ضمیر سے کیا ہے۔

۲۶۳۰
۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تو اسے اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔ (احمد اور جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے)۔

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

۲۶۳۱ / ۲۴ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)۔

۲۶۳۲ / ۲۵ وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَیَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِیَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِیْنَةِ اَوِ الْبَحْرَیْنِ اَوْ قِنَّسْرِیْنَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں اترو وہ تمہاری جائے ہجرت ہوگی۔ وہ مدینہ، بحرین اور قنسرین ہیں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۲۶۳۳ / ۲۶ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر (نام نہاد مسیح) دجال کا خوف مسلط نہ اس دوران مدینہ کے سات دروازے (راستے) ہوں گے ہر در پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

۲۶۳۴ / ۲۷ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَةِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّةَ مِنَ الْبَرَکَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوندا تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔

(متفق علیہ)

۲۶۳۵ / ۲۸ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ مَّاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصداً میری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہوگا اور جو مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مصائب پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ محشور ہوگا (شعب الایمان)

۲۶۳۶ / ۲۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

(رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا گویا اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

۲۶۳۷ / ۳۰ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا وَّقَبْرٌ یُّحْفَرُ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِی الْقَبْرِ فَقَالَ بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ قَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا اِنَّمَا اَرَدْتُّ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا عَلَی الْاَرْضِ بُقْعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّکُوْنَ قَبْرِیْ بِھَا مِنْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

(رَوَاہُ مَالِکٌ مُّرْسَلًا)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرامگاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا تو نے بُری بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب نہ تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی تو مثال ہی نہیں لیکن اس زمین کے کوئی خطہ مجھے محبوب نہیں کہ جس میں میری آخری آرامگاہ ہو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرمائے۔

(مالک مرسلاً)

۲۶۳۸/۳۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِوَادِ الْعَقِیْقِ یَقُوْلُ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّیْ فَقَالَ صَلِّ فِیْ ھٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَکِ وَقُلْ عُمْرَۃٌ فِیْ حَجَّۃٍ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ وَّقُلْ عُمْرَۃٌ وَّحَجَّۃٌ۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی عقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کریم کے ایک فرشتہ نے آکر مجھے بتایا کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بتا دیں کہ عمرہ بھی حج کا حصہ ہے ایک روایت کے مطابق عمرہ و حج یعنی اس وادی میں نماز حج و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(بقیہ از صفحہ ۴۹۳) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے کہتے اے رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر دیا اور جس چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہگار بندہ بھی ہے جو وہاں سے گذرتے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرما دیتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔)

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOM-E ISLAMIA ACADEMY

جدول

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم ۔ جلد اوّل)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱ تا ۵	۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم	×	×	۱۸۷ تا ۲۶۰	۷۴
۳	کتاب الطہارۃ	۶ تا ۱۸	۱۳	۲۶۱ تا ۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹ تا ۷۲	۵۴	۵۱۸ تا ۱۴۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳ تا ۸۰	۸	۱۴۳۶ تا ۱۶۷۹	۲۴۴
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱ تا ۸۹	۹	۱۶۸۰ تا ۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰ تا ۹۸	۹	۱۸۶۰ تا ۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹ تا ۱۰۰	۲	۲۰۰۷ تا ۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱ تا ۱۰۲	۲	۲۱۱۹ تا ۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳ تا ۱۰۹	۷	۲۱۷۹ تا ۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰ تا ۱۲۴	۱۵	۲۳۹۱ تا ۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان	×	۱۲۴	×	۲۶۳۸

گدائے درِ اولیاء :- عبدالحکیم خاں اختر
مجدّدی مظہری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

جامع ترمذی

(عربی اردو)

مکمّل دو جلدیں

محدّثِ جلیل امام ابو عیسیٰ محمّد بن عیسےٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ
(م ۱۳ رجب ۲۷۹ھ)

مترجم
فاضل شہیر مولینا محمد صدیق ہزاروی

تصحیح وتہذیب
سید حامد لطیف چشتی

ناشر
فرید بکسٹال ◎ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com
MARKAZ-UL-OLOOMIL ISLAMIA ACADEMY

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

تم فرماؤ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں رکھتے ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان)

ریاض الصالحین

(عربی۔اردو)

تصنیف: شیخ الاسلام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی قدس سرہ

{ ٦٣١ھ ـــــــ ٦٧٦ھ }
{ ١٢٣٣ء ـــــــ ١٢٧٧ء }

ترجمہ: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

(مترجم جامع ترمذی، شمائل ترمذی و مؤلف تعارف علمائے اہل سنت)

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLQOMIL ISLAMIA ACADEMY

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

www.waseemziyai.com

بخاری شریف (مترجم و محشی)

تصنیف

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و تحشیہ

فاضل شہیر مولینا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری

صحیح مسلم شریف (مترجم)

تصنیف

امام المحدثین ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۰۲ھ — ۲۶۱ھ

ترجمہ و حواشی

مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی

شیخ الحدیث دار العلوم نعیمیہ کراچی

سُنن ابو داؤد شریف (مترجم)

تصنیف

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

سُنن ابن ماجہ

(عربی - اردو)

تصنیف

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربعی القزوینی رحمہ اللہ تعالیٰ

(المتوفی ۲۲ رمضان ۲۷۳ھ)

ترجمہ

علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری

سُنن نسائی (مترجم)

تصنیف

امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ و تحشیہ

مولٰنا دوست محمد شاکر

جامع ترمذی (مترجم)

تصنیف

محدث جلیل امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسےٰ ترمذی رحمہ اللہ

ترجمہ

فاضل شہیر مولینا محمد صدیق ہزاروی

نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری

تصنیف

فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ

سابق صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارکپور (انڈیا)

شرح مشکوٰۃ

ترجمہ

اشعۃ اللمعات

تصنیف

عارف باللہ شیخ محقق حضرت مولینا شاہ عبد الحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ و حواشی

حضرت علامہ مولینا محمد سعید احمد نقشبندی

فقہ حنفی کے عظیم ماخذ اور حدیث شریف کے اہم ذخیرے کی شرح

شرح موطا امام محمد

تصنیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح

محقق اسلام مولانا علامہ محمد علی

فرید بُک سٹال

۳۸۔ اُردو بازار لاہور

E-mail:info@faridbookstall.com Web Site: www.faridbookstall.com

www.waseemziyai.com

MARKAZ-UL-OLOOM ISLAMIA ACADEMY